ارتقائے ذات
اور
فنون سے لطف اندوزی

جماعت

9

بھارت کا آئین

حصہ 4 الف

بنیادی فرائض

حصہ 51 الف

بنیادی فرائض - بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ...

(الف) آئین پر کاربند رہے اوراس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کوعزیز رکھے اوران کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

(ج) بھارت کے اقتدارِاعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرکے ان کا تحفّظ کرے۔

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کےعوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کوفروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کوفروغ دے۔

(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تا کہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔

(ک) اگر ماں باپ یا ولی ہے، چھے سال سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچے یا وارڈ، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/ (پر۔نمبر۱۶/۴۳) ایس ڈی-۴ مؤرّخہ ۲۵/اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق قائم کی گئی رابطہ کار کمیٹی کی نشست مؤرّخہ ۳/مارچ ۲۰۱۷ء میں اس کتاب کو درسی کتاب کے طور پر منظوری دی گئی۔

ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی

نویں جماعت

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

52HBAN

اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے ذریعے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری ذرائع دستیاب ہوں گے۔

پہلا ایڈیشن :
۲۰۱۷ء (2017)

چوتھا اصلاح شدہ ایڈیشن :
۲۰۲۲ء (2022)

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴۱۱۰۰۴

اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی مضمون کی کمیٹی :

- ڈاکٹر شریشا ساٹھے، صدر
- شریمتی شیتل باپٹ، رکن
- شری وِدیا ندھی (پرساد) ونارسے، رکن
- شریمتی آبھا بھاگوت، رکن
- شریمتی پرتیبھا کدم، رکن
- ڈاکٹر اجے کمار لولگے، (رکن سکریٹری)

مدعوّین :

- شریمتی سایلی تامنے
- شری منیش پمپلے
- شریمتی پرینیتا بال سبرمنیہ
- شریمتی کیتکی شہا
- ڈاکٹر مدھووَنتی ساٹھے
- شریمتی منجیری ٹکلے
- شریمتی نیتا متالک
- شریمتی کلپنا سنچیتی
- شری امتیاز شیخ
- شری سنجے بگٹے
- شری شیواجی ہانڈے
- شری روپیش پنگیرکر
- شریمتی منیشا اشٹپترے
- شریمتی سُمیدھا لیلے
- شریمتی نشی گندھا شیچول
- شریمتی شاملاتائی وَنارسے

مترجمین :

- جناب عبدالحمید انصاری
- جناب وجاہت عبدالستار
- ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط

رابطہ کار مراٹھی :

ڈاکٹر اجے کمار لولگے
اسپیشل آفیسر، عملی تجربہ اور
کارگزار اسپیشل آفیسر، حفظانِ صحت اور جسمانی تعلیم، بال بھارتی، پونہ

خصوصی تعاون :

سنشودھن و وِکاس وِبھاگ
شیاپچی آئی فاؤنڈیشن

Co-ordinator (Urdu) :
Khan Navedul Haque Inamul Haque,
Special Officer for Urdu,
M.S. Bureau of Textbooks, Balbharati

Urdu D.T.P. & Layout :
Asif Nisar Sayyed,
Yusra Graphics,
305, Somwar Peth, Pune-11.

Cover & Designing :
Shrimati Falguni Gokhale
Shrimati Madhura Pendse

Production :
Shri Sachchitanand Aphale
Chief Production Officer

Shri Sachin Mehta
Production Officer

Shri Nitin Wani
Assistant Production Officer

Paper : 70 GSM Creamvowe

Print Order : N/PB/2021-22/50,000

Printer : M/S. SHREE SAMARTH IMPRESSION, NAVI MUMBAI

Publisher
Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi, Mumbai - 25.

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ بنائیں
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں:
انصاف، سماجی، معاشی اور سیاسی؛
آزادی خیال، اظہار، عقیدہ، دین اور عبادت؛
مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع،
اور ان سب میں
اُخوّت کو ترقی دیں جس سے فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور
سالمیت کا تیقّن ہو؛
اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَن گَن مَن - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَت - بھاگیہ وِدَھاتا۔

پَنجاب، سِندھ، گُجرات، مَراٹھا،
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَل دِھ تَرَنگ،

تَوَشُبھ نامے جاگے، تَوَشُبھ آ شِس ماگے،
گاہے تَوَجَیَہ گاتھا،

جَن گَن منگل دایَک جَیَہ ہے،
بھارَت - بھاگیہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گونا گوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس وِرثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

عزیز طلبہ !

نویں جماعت میں آپ سب کا استقبال ہے۔'ارتقائے ذات اورفنون سے لطف اندوزی' نامی درسی کتاب آپ کو پیش کرتے ہوئے ہمیں مسرت ہورہی ہے۔

اکیسویں صدی میں زندگی کی مہارتیں حاصل کرنے اور اپنے کریئر (ذریعۂ معاش) کی کامیاب پیش رفت کے لیے آپ کو اس مضمون سے ضروری رہنمائی حاصل ہوگی۔ آئندہ زندگی میں پیش آنے والے مشکل معاملات سے آپ پوری قوت کے ساتھ نبرد آزما ہوسکیں گے۔ ہمیں اُمید ہے کہ آپ میں اسی طرح خود شناسی اور حاصل ہونے والے مواقع پہچاننے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔

آپ جانتے ہیں کہ انسانی زندگی میں فنون کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ اسی طرح فنون کی وجہ سے زندگی خوشحال ہونے میں مدد ملتی ہے۔ نیز فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی بھی اہمیت کی حامل ہے۔

درسی کتاب 'ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی' کا اصل مقصد آپ کی روزمرہ زندگی سے منسلک ہے۔ کتاب کی ابتدا آپ کو پسند آنے والی تصویری کہانی سے کی گئی ہے۔ اس کے ذریعے اس بات سے باخبر کیا گیا ہے کہ اگلے سبق میں آپ کیا سیکھنے والے ہیں۔ اس کتاب کے ذریعے 'تھوڑی سی تفریح' اور 'بحث کیجیے' جیسی کئی سرگرمیوں سے آپ یہ مضمون سیکھنے والے ہیں۔ ان تمام سرگرمیوں کو لازمی طور پر انجام دیں۔ یہ سرگرمیاں آپ کے سوچنے کے عمل کو تحریک دیں گی۔

درسی کتاب میں کئی چھوٹے چھوٹے کھیلوں کو شامل کیا گیا ہے۔ ان کھیلوں کے ذریعے آپ بہت کچھ اکتساب کریں گے۔ دیا ہوا منصوبہ، اس پر کی جانے والی کارروائی اور اس کے دوران انجام دی جانے والی ضروری سرگرمیاں آپ اپنے طور پر توجہ اور انہماک کے ساتھ کریں۔ اسی طرح جہاں ضروری محسوس ہو اپنے اساتذہ، سرپرستوں اور ہم جماعت طلبہ سے مدد لیں۔ موجودہ ٹکنالوجی کے برق رفتار زمانے میں کمپیوٹر اور اسمارٹ فون سے آپ متعارف ہیں۔ درسی کتاب کا مطالعہ کرتے وقت اطلاعاتی مواصلاتی تکنیک کے ذرائع کا مناسب استعمال کریں تا کہ آپ کا اکتساب سہل اور آسان ہوجائے۔

درسی کتاب پڑھتے وقت، غور وفکر کرتے وقت اور اسے سمجھتے وقت آپ کو اس میں سے جو حصہ پسند آئے، نیز مطالعے کے دوران پیش آنے والی مشکلات، مشکل سوالات ہمیں ضرور بتائیں۔

آپ کی تعلیمی ترقی کے لیے نیک تمنائیں!

(ڈاکٹر سنیل مگر)
ڈائرکٹر
مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و
ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

پونہ۔
تاریخ : ۲۸/اپریل ۲۰۱۷ء، اکشے ترتیہ
بھارتی سَور : ۸/وَیشاکھ ۱۹۳۹

ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی - متوقع صلاحیتیں

نویں جماعت کی تکمیل پر طلبہ میں درج ذیل صلاحیتوں کا فروغ متوقع ہے۔

نمبر شمار	جز	متوقع صلاحیتیں
ا۔	خود شناسی	ا۔ **خود آگہی یعنی خود کو پہچاننا** - اپنے متعلق ایک مربوط تصویر اپنے دل میں بنانا۔ ۲۔ **خود کی دیکھ بھال** - خود اپنی ذاتی، سماجی اور معاشی قوت، استعداد اور اس کی حدود پہچاننا اور ان کا تجزیہ کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ **تنوّعات قبول کرنا** - اطراف و اکناف کے لوگوں میں پائی جانے والی رنگارنگی کو قبول کرنے کی اور ان کی اہمیت سے واقف ہو کر ان کی تائید وحمایت کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۲۔	بڑھتی عمر	ا۔ **خود آگہی یعنی خود کو پہچاننا** - سنِ بلوغ میں ہونے والی تبدیلی اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے امکانی خطرات سے متعلق باتوں کو سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ **جذبات پر خوش اسلوبی سے قابو پانا** - سنِ بلوغ کے دوران پیدا ہونے والی جذباتی تبدیلیوں پر خوش اسلوبی سے قابو پانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ **ناقدانہ نقطۂ نظر** - روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات اور حالات کا تجزیہ کر کے صحیح متبادل منتخب کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ **قوتِ فیصلہ/خود اعتمادی** - خطرات اور غیر ذمہ دارانہ برتاؤ سے پرہیز کرنے کے لیے صحیح متبادل منتخب کرنے کی خود اعتمادی کو اُبھارنا۔
۳۔	اقدار	ا۔ **خود آگہی/ شناسی یعنی خود کو پہچاننا** - اپنی ذاتی اخلاقی قدروں سے متعلق اور اقدارِ حیات کی اہمیت سے متعلق واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ **خود کی دیکھ بھال** - قدروں کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے اپنے اندر پیدا کی جانے والی تبدیلیوں کی منصوبہ بندی کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ **ناقدانہ نقطۂ نظر** - اپنے اخلاق اور ذاتی برتاؤ کا تجزیہ کر کے ان میں پائے جانے والے تضاد کو واضح کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۴۔	سماجی قیادت	ا۔ **معاشرتی شعور اور ذمہ داری** - اطراف و اکناف میں پیش آنے والے معاشرتی مسائل اور اس سے متعلق معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داری کے بارے میں واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ **یگانگت کا احساس** - معاشرے میں موجود ایک دوسرے کی کفالت سے واقفیت اور اس تعلق سے دیگر لوگوں کے بارے میں ہمدردی اور حساسیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ **قائدانہ صلاحیت** - معاشرے میں کوئی چھوٹی سی تبدیلی لانے کے لیے ضروری قائدانہ خوبی کو فروغ دینا۔ ۴۔ **ناقدانہ نقطۂ نظر** - سماجی مسائل کا تجزیہ کر کے اس کے دور رس اثرات کو متعین کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

نمبر شمار	جز	متوقع صلاحیتیں
	سماجی قیادت	۵۔ **مسائل حل کرنا** – معاشرتی مسائل کو حل کرنے کے لیے مناسب متبادل منتخب کر کے مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۶۔ **منزل کا تعین** – انفرادی اور معاشرتی تبدیلی لانے کے لیے حقیقت پسند اور متوازی منزلِ مقصود کو متعین کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۷۔ **اجتماعی عمل** – مل جل کر اجتماعی طور پر کام کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۵۔	فنون سے لطف اندوزی - بصری فنون	۱۔ **فنون سے آگہی** – بصری فنون کی مختلف قسمیں، بصری فنون کی بنیادی اکائیوں سے متعلق واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ **فنکارانہ چیزیں ایجاد کرنا** – مختلف بصری فنون میں سے کسی ایک کا استعمال کر کے کوئی ایک فنی چیز بنانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ **اظہار** – بصری فنون کے توسط سے اپنے خیالات، جذبات اور تجربات کا اظہار کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ **تخلیقی صلاحیت** – کسی ایک فنی تخلیق میں بصری فنون کی بنیادی اکائیوں کا استعمال کر کے نئی چیز بنانے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ **جمالیاتی حس** – (الف) کسی ایک فنی تخلیق میں استعمال کیے ہوئے بصری فن کے بنیادی اجزا پہچاننے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ (ب) کسی فنی تخلیق کا مشاہدہ کر کے اس میں اپنے پسندیدہ مشمولات کا بیان اپنے الفاظ میں کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۶۔ **عملی زندگی میں فن کا اطلاق** – (الف) فن کی اہمیت کا اظہار کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ (ب) کسی مقامی فنکار کے کام سے متعلق روزمرہ کی پیشہ ورانہ پہلوؤں سے متعلق معلومات کو سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔
۶۔	تنازعات کا سدباب	۱۔ **تخلیقی غور وفکر** – تنازعات دور کرنے کے لیے انوکھا راستہ تلاش کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ **ناقدانہ نقطۂ نظر** – متنازع حالات کا معروضی تجزیہ کر کے اپنے طور پر اس کے تمام پہلوؤں کو سمجھنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ **مسئلہ حل کرنا** – ہم جولیوں کا پریشر گروپ یا روزمرہ زندگی میں دیگر تنازعات پر قابو پانے کے لیے سب سے صحیح متبادل منتخب کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ **مؤثر رابطہ** – دیگر لوگوں کے خیالات جاننا، اپنے خیالات کو واضح الفاظ میں پیش کرنا اور مؤثر طریقے سے دیگر لوگوں سے رابطہ قائم کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ **افراد کے درمیان تعلق** – طرفین کے مفاد کا لحاظ رکھتے ہوئے امن وامان کے راستے سے ایک دوسرے کے تعلقات کو نقصان نہ پہنچاتے ہوئے تنازعے کو حل کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔

متوقع صلاحیتیں	جز	نمبرشمار
۱۔ **خود آگہی** – اپنی خوبیوں، فراست، مہارتوں اور خود اپنی ذہنیت کو جاننے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ **خود اعتمادی** – ترقی پذیر ذہنیت پر غور کر کے اپنی حدود کو مات دینے کی غرض سے خود اعتمادی کو فروغ دینا۔ ۳۔ **ناقدانہ نقطۂ نظر** – ترقی پذیر ذہنیت کے ذریعے اپنی کمزوریوں کا تجزیہ کر کے انھیں شکست دینے کے لیے مختلف راستے تلاش کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ **خود کی دیکھ بھال** – اپنی کمزوریوں کو شکست دے کر کامیاب ہونے کے نظریے سے صحیح منصوبہ بندی کی صلاحیت کو فروغ دینا۔	ترقی پذیر ذہنیت	۷۔
۱۔ **خود آگہی** – کریئر بنانے کے لیے خود اپنی پسند، صلاحیت اور دستیاب مواقع کے بارے میں واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ **ناقدانہ نقطۂ نظر** – معروضی ثبوت اور حقائق کی مدد سے اپنی پسند، صلاحیت اور موقع کا ناقدانہ تجزیہ کر کے اپنے الفاظ میں بیان کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ **قوتِ فیصلہ** – پسند کے مطابق کسی بھی ایک زمرے کا انتخاب کر کے اور اس کی تائید و حمایت کرنے کی صلاحیت فروغ دینا۔ ۴۔ **اجتماعی عمل** – گروہ میں کام کرتے وقت یکساں پسند کے زمروں سے متعلق زائد معلومات تلاش کرنے کے لیے اجتماعی سرگرمی کی صلاحیت کو فروغ دینا۔	کریئر (ذریعۂ معاش)	۸۔
۱۔ **فن سے متعلق آگہی** – زندگی میں استعمال ہونے والے فن کی مختلف قسم اور بنیادی اجزا کے بارے میں واقفیت کو فروغ دینا۔ ۲۔ **پیشکش** – زندگی میں استعمال ہونے والے فن کی مختلف قسموں کا استعمال کر کے انھیں پیش کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۳۔ **اظہارِ خیال** – اپنے خیالات، جذبات اور تجربات زندگی میں استعمال ہونے والے فن کے توسط سے ظاہر کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۴۔ **تخلیقی صلاحیت** – زندگی میں استعمال ہونے والے کسی فن میں اپنی تخلیقی صلاحیت کے ذریعے اختراع کی صلاحیت کو فروغ دینا۔ ۵۔ **عملی زندگی میں فن کا اطلاق** – زندگی میں استعمال ہونے والے فن کی اہمیت کے بارے میں آگہی کا اظہار کرنے کی صلاحیت کو فروغ دینا۔	فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی۔ حرکی فن	۹۔

اساتذہ کے لیے

عزیز ساتھیو!

'ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی' نامی اس مضمون کو سکھانے کی انتہائی اہم، فکر انگیز لیکن اتنی ہی مسرت بخش ذمہ داری ہمیں تفویض کی گئی ہے۔ اس بارے میں پہلے ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اس مضمون کی اہمیت، ندرت و امتیاز کو دیکھتے ہوئے کمیٹی کو اُمید ہے کہ اس سے تعلیمی عمل کی اثر پذیری میں اضافہ ہوگا اور طلبہ کے لیے کی جانے والی محنت سے واقعی کامیابی حاصل ہوگی۔

مضمون کی ضرورت :

۱۔ نویں اور دسویں جماعت طلبہ کی تعلیمی ترقی کے نقطۂ نظر سے انتہائی اہمیت کا زمانہ ہے لیکن اس زمانے میں طلبہ میں تیزی سے جسمانی، ذہنی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ ان تمام تبدیلیوں کا اثر ان کے مطالعے، سرپرستوں - اساتذہ سے ان کے تعلقات اور ان کے فیصلوں پر پڑتا ہے۔ ان تبدیلیوں کی نوعیت اور ان پر کامیابی سے قابو پانے کا راستہ اگر طلبہ کو سمجھا دیا جائے تو اس کی وجہ سے ہونے والے مضر اثرات کو زائل کیا جاسکتا ہے۔

۲۔ اس زمانے میں طالب علم اپنے بارے میں، اپنی پسند اور انتخاب، دوست یا سہیلی اور مستقبل کے بارے میں چوکنا رہ کر غور و فکر کرتا ہے۔ سنِ بلوغ کے ان مسائل کو تعلیمی نصاب میں شامل کرنے سے اس کے خیالات کو مثبت سمت مل سکے گی۔ وہ خود غیر جانبدارانہ انداز میں اپنے اندر کی خوبی - خامی کو دیکھ سکے گا۔ اسی مقصد سے مضمون 'ارتقائے ذات اور فنون سے لطف اندوزی' کو نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔

۳۔ بے عیب اور مکمل انسانی زندگی گزارنے کے لیے کسی بھی ایک فن سے اپنا رشتہ استوار کرنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔ مختلف فنون سے طلبہ کی واقفیت اگر ابتدائی تعلیم ہی سے ہوجاتی ہے تب بھی فنون کی اہمیت سمجھنا، انسانی زندگی میں ان کا مقام سمجھنا، ان میں موجود جمالیات کو دیکھ پانا، ارتقائے ذات کے لیے نہایت اہم ہے۔ مہذب و مؤدّب شہری بنانے کے لیے فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی جیسے مضمون کو شامل کیا گیا ہے۔

اس مضمون کو اس طور پر دیکھا جائے کہ یہ ایک پُل ہے جو اسکولی زندگی سے عملی دنیا میں قدم رکھنے کے لیے طلبہ کو خود اعتمادی سے زندگی گزارنے کے لیے آراستہ و پیراستہ کرنے کے مقصد سے بنایا گیا ہے۔

درس و تدریس کا عمل :

اس مضمون کو سکھانے کا طریقہ اور اس سے متوقع نتائج دیگر اسکولی مضامین کی بہ نسبت مختلف ہونے کی وجہ سے اس طریقے کو صحیح طور پر سمجھ کر اس پر عمل آوری لازمی ہے۔

۱۔ کتاب میں شامل مواد کو تشکیل علم کے طریقے سے سکھانا ہے۔ اس کے لیے مناسب سرگرمیاں، رہنما سوالات اور ہدایات درسی کتاب میں دی ہوئی ہیں۔ کسی بھی سبق کو سکھانے سے قبل اس کا مکمل مطالعہ کرنا چاہیے۔ اس میں دی ہوئی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرنا چاہیے۔ سخت ضرورت ہو تب ہی طلبہ کے سامنے کتاب کھول کر پڑھی جائے۔

۲۔ اس مضمون کی کامیابی کا دار و مدار طلبہ کو معلومات پہنچانے تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ خود اپنے بارے میں اور دوسروں کے بارے میں غور وفکر کرنے کے لیے تحریک دینے پر منحصر ہے۔ جماعت میں ہونے والے عمل، سرگرمی، گفتگو، گروہی کام طلبہ کا خود اپنا جائزہ یہی کچھ طلبہ کی صحیح تعلیم ہے۔ اس عمل کو انجام دینے ہی سے مضمون کا مقصد حاصل ہوگا۔ تمام سرگرمیاں صحیح و مناسب طریقے سے کروا کر آزادانہ اور بامعنی بحث کرانا ہی ہمارا فرض ہے۔ ہمیں تسہیل کار کی حیثیت سے رہنمائی کرنا چاہیے۔

۳۔ اس مضمون سے طلبہ کو اپنے بارے میں، خود اپنی مشکلات کے بارے میں آزادانہ طور پر گفتگو کرنے کی توقع کی جاتی ہے۔ اس کے لیے جماعت میں طلبہ کو جہاں تک ممکن ہو خوشگوار اور دوستانہ ماحول فراہم کیا جائے جس کے لیے مستعد و باخبر ہونا اہم ہے۔ طلبہ پر کسی قسم کا دباؤ، ڈر وخوف ہو تو پوری سرگرمی بے معنی ہو کر رہ جائے گی۔ طلبہ کے بتائے ہوئے مسائل اور مشکلات کو سنجیدگی سے لیا جائے۔

۴۔ کتاب کی ہر سرگرمی کے ساتھ انصاف کیا جائے اور اس کے بعد بحث یا گروہی کام بامعنی طریقے سے انجام دینے کی کوشش کی جائے۔ **مضمون کا اہم مغز اس کی سرگرمی، بحث اور گروہی کام ہی میں ہے۔ اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔** کسی بھی وجہ سے خصوصاً نصاب مکمل کرنے کی جلد بازی کر کے بحث یا گروہی کام کو نظر انداز نہ کریں۔

۵۔ توقع ہے کہ سرگرمیوں پر آزادانہ بحث کی جائے گی۔ اس دوران غلطی یا صحیح جواب نہ دینے پر توجہ دی جائے گی۔ طلبہ کو بذاتِ خود غور وفکر کرنے، دلائل کے ساتھ جواب دینے اور ان کے جوابات کو ان کی جانب سے تائید وحمایت حاصل ہونے کی توقع کی جاتی ہے۔

۶۔ جہاں تک ممکن ہو طلبہ کو سوالوں کے یا حالات کے تمام پہلوؤں کا فہم و ادراک ہو جائے۔ اس کے لیے دوطرفہ سوال پوچھ کر ان سے تفصیلی طور پر غور کرنے کی ترغیب دینا متوقع ہے۔

قدر پیمائی :

۱۔ اس مضمون کے لیے کوئی بھی تحریری امتحان نہیں ہے لیکن جماعت میں تعلیمی کاموں کی مسلسل ہمہ جہت قدر پیمائی اور اندراج رکھنا چاہیے۔

۲۔ طلبہ اس مضمون کے لیے ایک ۲۰۰ صفحات کی بیاض رکھیں اور جو سرگرمی بیاض میں حل کرنا ضروری ہے اسے حل کریں۔ کسی بھی قسم کے دیگر وسائل اس کے لیے استعمال نہ کیے جائیں۔

۳۔ ہر سبق کے بعد قدر پیمائی کا ایک خاکہ دیا ہوا ہے۔ اسی کے مطابق طلبہ کی مسلسل ہمہ جہت قدر پیمائی کر کے اس کا اندراج اپنے پاس رکھیں۔ طلبہ نے جو کام بیاض میں کیے ہیں انھیں جانچ کر اس کو کتاب میں دیے اوزان کے مطابق نمبرات دیں۔ سال کے آخر میں طلبہ کے حاصل جمع نمبرات کی بنا پر درجہ (گریڈ) طے کیا جائے۔

فہرست

نمبر شمار	سبق کا نام	صفحہ نمبر
۱۔	خود شناسی	۱
۲۔	بڑھتی عمر	۱۴
۳۔	اَقدار	۲۲
۴۔	سماجی قیادت	۳۱
۵۔	فنون سے لطف اندوزی - بصری فنون	۴۲
۶۔	تنازعات کا حل	۵۸
۷۔	ترقی پذیر ذہنیت	۷۳
۸۔	کریئر (ذریعۂ معاش)	۸۳
۹۔	فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی - حرکی فن	۹۴

کسی زمانے میں ایک گاؤں میں راگھو نامی لڑکا رہتا تھا۔ راگھو، جوزف، حمزہ، نیشا اور ثمینہ پانچوں گہرے دوست تھے۔ ان کا یہ گروہ تھوڑا شرارتی تھا لیکن یہ دل کا بڑا اچھا تھا۔ وہ سب اپنے گھر سے قریب ہی ایک چھوٹے سے اسکول کی نویں جماعت میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ انھیں اپنا اسکول بہت پسند تھا۔
اپنے مکان کے قریب لگے آم کے درخت کے نیچے وہ کبھی کبھی گھنٹوں گپیں ہانکتے۔
روزانہ شام میں انھیں کرکٹ، بیڈمنٹن اور چھپا چھپی (آنکھ مچولی) کھیلنا خوب پسند تھا۔
ان کے ذہن میں اکثر یہ سوال پیدا ہوتا کہ وہ بڑے ہو کر کیا بنیں گے؟ راگھو کی خواہش تھی کہ وہ بڑا ہو کر کوئی مشہور شخصیت بنے... لیکن اس کی سمجھ میں نہ آتا کہ اس کے لیے آخر اسے کیا کرنا چاہیے۔

جوزف کو اسکیچ، خاکے، نقشے بنانے میں دلچسپی تھی۔ اس کا خواب تھا کہ وہ بڑا ہوکر ماہرِ تعمیرات (آرکیٹیکٹ) بنے۔
ثمینہ کے والد کی خواہش تھی کہ ثمینہ بڑی ہوکر معلّمہ بنے۔
حمزہ ہمیشہ تذبذب میں رہتا۔ دن میں تین مرتبہ اُس کی آرزوئیں بدلتی رہتیں۔
اس گروہ میں سب سے زیادہ بے فکر نیشا تھی۔ اس کے ذہن میں کبھی یہ سوال بھی پیدا نہ ہوتا کہ وہ بڑی ہوکر کیا بنے گی۔
ایک دن اپنی روزمرہ کی جگہ پر وہ سب اکٹھا ہوئے۔ وہ دن سب کے لیے خراب گزرا تھا۔ جوزف کو کلاس ٹیسٹ میں سب سے کم نمبرات ملے تھے۔ راگھو نے ایک خطرناک سائیکل ریس میں حصہ لینے سے انکار کردیا تھا اس لیے سب دوست اُسے 'ڈرپوک' کہہ کر چڑا رہے تھے۔ حمزہ کی اپنے والدین کے ساتھ کہا سنی ہوگئی تھی۔
ثمینہ بھی ناراض تھی کیونکہ اس کے والدین نے اُسے نیا ڈریس دلانے سے انکار کردیا تھا۔ نیشا کو تنہا ٹریکنگ کے لیے جانے سے اس کے والدین نے منع کیا اس لیے وہ بھی دُکھی تھی۔ وہ سب اپنی اپنی بے قاعدگیوں پر گفتگو کررہے تھے۔ انھیں لگتا تھا کہ اگر حالات کو بدلنے کی طاقت ان کے پاس ہوتی تو کتنا اچھا ہوتا۔
تبھی اچانک ایک زوردار آواز آئی .... (زیا......پ)
ZAP!
انھوں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا اور مبہوت رہ گئے۔
السلام علیکم دوستو! ہم نے تمھیں ڈرایا تو نہیں نا؟ میں نے سنا کہ کوئی طاقتور بننے کا خواہش مند ہے۔

ارے واہ!
صابر اور صابرہ!!
مجھے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا ہے! کیا تم سچ میں یہاں ہو؟
اب میں پوری جماعت کو بتاؤں گی کہ میں نے صابر اور صابرہ سے ملاقات کی ہے۔
تمھارے اندر موجود توانائی اور طاقت تمھیں کہاں سے حاصل ہوتی ہے؟
اصل طاقت تو خود شناسی سے ہی حاصل ہوگی۔ ہم کون ہیں ہمیں اس بات کی پہچان ہونی چاہیے۔
ہمیں خود اپنے آپ کو پہچاننا ہوتا ہے بیٹے!
لیکن میں کون ہوں!

۱ خود شناسی

اپنی صلاحیتیں پہچاننا

52H7CB

مقاصد :

۱۔ 'خود شناسی' کیا ہے، خود کے الفاظ میں بیان کرنا۔
۲۔ خود شناسی پر اثر انداز ہونے والے عوامل پہچاننا۔
۳۔ ہر انسان کی شناخت مخصوص ہوتی ہے، اس کی وضاحت کرنا۔
۴۔ خود کی طاقت، خامیاں، ترقی کے مواقع اور ترقی کی راہ میں حائل چیلنجز کا خاکہ بنانا۔

۱۔ میرا نام

- میرے نام کے معنیٰ کیا ہے؟
- کیا آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ خود کا نام بدل دینا چاہیے؟ اس کی کیا وجہ ہے؟
- نام بدلنے کے بعد بھی کیا آپ کی شخصیت وہی رہے گی؟ وجہ بتائیے۔

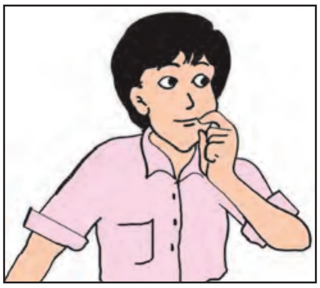

اس مضمون کے لیے ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ایک بیاض بنانے اور اسے خوبصورت کور سے آراستہ کرنے کے لیے کہیں۔ کتاب میں مذکور تمام تجربات اس بیاض میں لکھنا ہے۔

۲۔ میری تصویر :

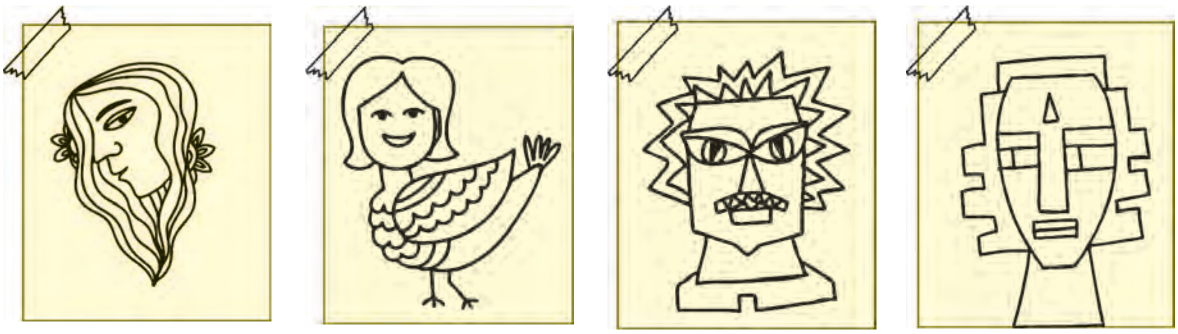

بیاض میں ایسی تصویر بنائیں جس سے خود کی پہچان واضح ہو۔ یہ تصویر آپ کی بھی ہوسکتی ہے یا کسی جاندار یا شے کی جس کی خصوصیات آپ سے ملتی جلتی ہیں یا یہ آزاد تصویر بھی ہوسکتی ہے۔ اس تصویر کے ذریعے آپ کی پہچان ہونی چاہیے۔ درج بالا تصاویر صرف مثال کے طور پر دی ہوئی ہیں۔ اپنی تصویر کے متعلق مختصراً معلومات دیجیے جس میں آپ کی بنائی ہوئی تصویر کے معنی یا وضاحت ہو۔ اپنی بیاض اپنے بازو میں بیٹھے طالب علم کو دیں اور خود اس کی بیاض لے کر اس کی تصویر کو سمجھیں۔

۳۔ ذاتی تجربات :

زندگی میں کچھ خوشی اور کچھ غم کے واقعات، مطالعہ کی ہوئی کتابیں، سیر کیے ہوئے مقامات، دیکھی ہوئی فلمیں وغیرہ کے گہرے اثرات ہماری فطرت، عادت، خیالات پر مرتب ہوتے دِکھائی دیتے ہیں۔ اس طرح اثر انداز ہونے والے واقعات کو اہم تجربات سمجھا جاتا ہے۔

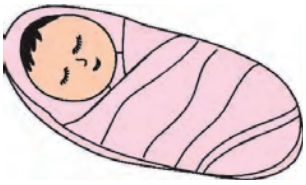

اپنی زندگی سے تین تجربات منتخب کیجیے مثلاً چھوٹے بھائی کی پیدائش، کسی کھلاڑی کی زندگی پر مبنی فلم، والدین کا کسی ضرورت مند کی مدد کرنا، آنکھوں دیکھا حادثہ وغیرہ اہم واقعات و تجربات تحریر کر سکتے ہیں۔

- بچپن سے اب تک تمام اہم 'تجربات' بیاض میں لکھنے کے لیے کہیں۔
- ان واقعات/تجربات سے شخصیت پر اثر انداز ہونے والے تین اہم تجربات کا انتخاب کرنے کے لیے کہیں۔
- ان تجربات سے انھوں نے کیا سیکھا، یہ لکھنے کے لیے کہیں۔

تجربات :
....
....
میں نے کیا سیکھا :
....
....

ان تجربات سے ہم جو سیکھتے ہیں وہی ہماری شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے۔

۴۔ تحریک دینے والی شخصیت یا مثالی شخصیت :

آپ کو متاثر کرنے والے یا مثالی سمجھے جانے والے تین افراد کے نام لکھیے۔ وہ افراد آپ کے والدین، رشتے دار، اساتذہ، کھلاڑی، فن کار، مشہور شخصیت میں سے کوئی بھی ہو سکتے ہیں۔

مثالی شخص کا نام
....
انھوں نے مجھے کیوں متاثر کیا؟
....
....
....

۵۔ فخر کیے جانے والے واقعات :

اکثر کسی مخصوص یا اچھے کام پر ہمیں فخر محسوس ہوتا ہے۔ اس واقعے کو یاد کر کے ہم خوش ہوتے ہیں۔

ایسے تین واقعات یاد کر کے اپنی بیاض میں لکھیے جن پر آپ کو فخر محسوس ہوا ہو۔

فخر کیے جانے والے واقعات کے میڈل یا تمغے تیار کرلیں اور اسے یونیفارم پر لگانے کے لیے کہیں۔
طلبہ کو جماعت میں گشت کرنے دیں۔ پھر انھیں رُکنے کے لیے کہیں۔ اب ہر طالب علم اپنے سامنے والے طالب علم کو اپنے تمغوں کے متعلق بتائے کہ وہ اسے کب حاصل ہوئے ہیں۔ اس سے ایک دوسرے کے اوصاف کی پہچان ہوگی۔

تین اچھے کاموں کے یا حاصل شدہ انعامات کے تمغوں کی تصاویر بیاض میں بنائیں۔ ہر تصویر کے نیچے لکھیں کہ یہ تمغہ آپ خود کو کس لیے عطا کر رہے ہیں۔ ذیل کی تصاویر میں کچھ نمونے دیے ہوئے ہیں۔

روزانہ کھانا پکانے میں ماں کی مدد کرنے پر

کھوکھو کا مقابلہ جیتنے پر

کسی شخص کو مصیبت سے بچانے پر

طلبہ کو بتائیں کہ اسکول، ماحول، جغرافیائی، سماجی حالات کے اعتبار سے فخر محسوس ہونے والے واقعات بدلتے ہیں۔ جس طرح ہمیں چند کاموں پر فخر محسوس ہوتا ہے اسی طرح کچھ کاموں یا خود کو پیش آنے والے کچھ واقعات پر شرم محسوس ہوتی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ کسی سے نہ کہیں۔

طلبہ کی اچھائیوں کی ہمت افزائی کریں، نہ کہ شخصیت کی۔ طلبہ کو فخر محسوس ہونے والی معمولی مثالیں بھی قبول کریں۔

۶۔ میرے جذبات وتاثرات :

مختلف مواقع پر ردّعمل یا برتاؤ ہمارے جذبات وتاثرات سے معلوم ہو جاتا ہے۔ مخصوص جذباتی ردّعمل کی وجہ سے ہم دیگر لوگوں سے الگ دِکھائی دیتے ہیں۔ پیار، غصہ، خوشی، غم، خوف جیسے جذبات کا تجربہ ہوتا ہے تو کسی معاملے میں کسی کا برتاؤ یکساں تو کسی معاملے میں مختلف ہوتا ہے۔ ہر موقع پر جذبات اور تجربے کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے۔

ہر واقعہ پڑھ کر دیکھیں کہ اُس کے لیے کون سا ردّعمل دیا گیا ہے۔ یہ بھی دیکھیں کہ متبادل جواب کتنے طلبہ نے دیے ہیں۔ ردّعمل مختلف بھی ہو سکتے ہیں۔ ایک خیالی واقعہ بتا کر طلبہ اس وقت کیسا برتاؤ کریں گے اور ردّعمل کیا ہوگا یہ بھی پوچھا جائے۔

درج ذیل مواقع پر آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ بیاض میں اپنا ردّعمل لکھیے۔

آپ مقابلے میں ہار گئے۔
۱۔ مایوسی
۲۔ غصہ
۳۔ حسد
۴۔ کچھ بھی اثر نہیں ہوگا۔
۵۔ دیگر

آپ کو کچھ مشکل یا جرأت مندانہ کام کرنے کا چیلنج دیا گیا۔
۱۔ جوش وولولہ
۲۔ خوف
۳۔ ہمت ٹوٹنا
۴۔ کچھ بھی اثر نہیں ہوگا۔
۵۔ دیگر

آپ کسی بھیڑ بھاڑ کے مقام پر ہیں۔
۱۔ مطمئن/خوش
۲۔ غیر محفوظ
۳۔ جوش
۴۔ دیگر

کسی نے آپ کی ہمّت افزائی/تعریف کی۔
۱۔ فخر محسوس ہوگا۔
۲۔ احساسِ برتری
۳۔ پُرجوش
۴۔ دیگر

آپ پر نکتہ چینی کی گئی/ الزام لگایا گیا۔
۱۔ دُکھ
۲۔ غصہ
۳۔ احساسِ کمتری
۴۔ مایوسی
۵۔ دیگر

آپ تنہا ہیں۔
۱۔ مطمئن
۲۔ افسردہ
۳۔ بے چین
۴۔ غیر محفوظ
۵۔ دیگر

درج ذیل تصاویر میں جذبات پہچان کر ان کے نام لکھیے۔ کن مواقع پر ان جذبات سے آپ دوچار ہوئے؟ کیا اس وقت آپ نے سخت رویہ اختیار کیا؟ کیا آپ کو اس سے کچھ نقصان پہنچا؟ انتہائی سخت جذبات کتنی دیر قائم رہتے ہیں اس پر غور کیجیے اور اپنی بیاض میں لکھیے۔

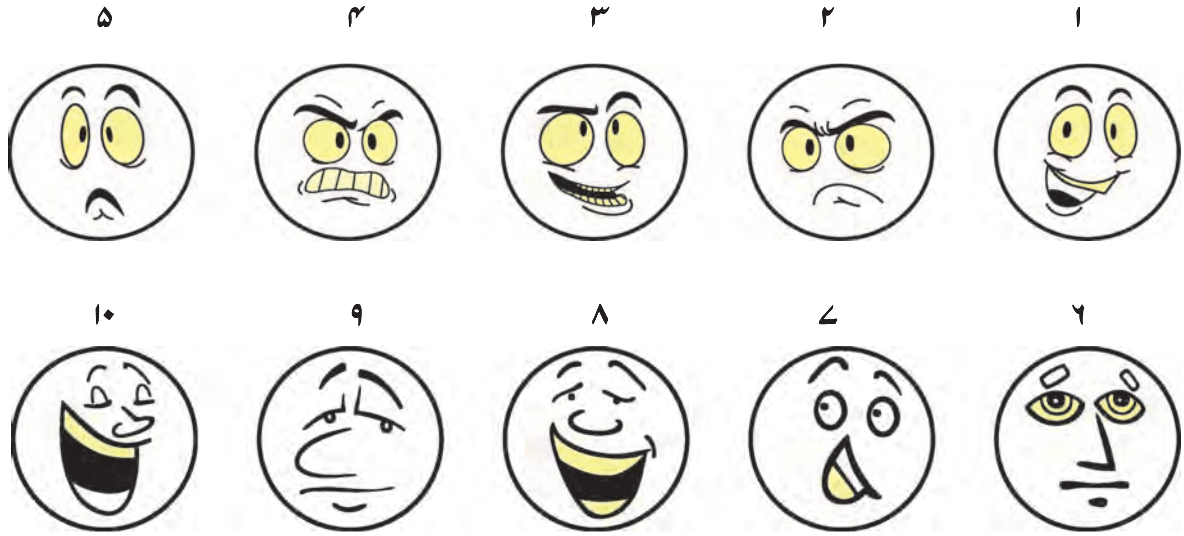

جذبات اور خیالات :

درج ذیل جملوں پر غور کیجیے -

۱۔ کچھ لوگوں کو رات دیر گئے اکیلے پیدل گھر لوٹتے وقت 'خوف' محسوس ہوتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ اُن کے دل میں یہ 'خیال' پیدا ہوتا ہے کہ راستے میں کوئی انھیں لوٹ نہ لے۔

۲۔ کسی مقابلے میں اوّل انعام حاصل کرنے پر 'خوشی' ہوتی ہے۔ کیوں؟ کیونکہ ہمارے دل میں یہ 'خیال' پیدا ہوتا ہے کہ ہمیں ہماری محنت کا صلہ مل گیا۔

۳۔ ناکردہ غلطیوں پر کوئی ڈانٹتا ہے تو ہمیں 'غصہ' آتا ہے۔ کیوں؟ کیونکہ ہمیں 'خیال' آتا ہے کہ ہمارے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے۔

درج بالا مثالوں سے واضح ہوتا ہے کہ ہمارے جذبات اور خیالات کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ ہمیں محسوس ہونے والے پرزور جذبات دل میں پیدا ہونے والے کن خیالات سے جنم لیتے ہیں یہ سمجھ لیں تو ان جذبات پر قابو پانے میں سہولت ہوگی۔

۷۔ میرا کردار :

انسان کو بیک وقت لڑکا - لڑکی ، بھائی - بہن ، طالب علم ، دوست جیسے کئی کردار نبھانا پڑتے ہیں اور اسی کے مطابق برتاؤ کرنا پڑتا ہے۔ ہر کردار میں انسان کیسے برتاؤ کرے اس کے متعلق اطراف کے لوگوں اور سماج کی توقعات وابستہ ہوتی ہیں۔

روایتی خیالات کی جو مثالیں دی گئی ہیں ان کے متعلق تفصیل سے بحث کریں۔
کیا ان مثالوں کے خیالات سے طلبہ متفق ہیں؟ ان کی وجوہات پر گفتگو کیجیے۔
کیا طلبہ دیگر کرداروں کے روایتی خیالات جانتے ہیں؟
کیا لڑکے یہ محسوس کرتے ہیں کہ اس طرح کے روایتی خیالات اور توقعات بدلنا چاہیے اور کیوں؟
روایتی خیالات صحیح ہوں یہ ضروری نہیں۔ طلبہ کو سمجھائیں کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے۔

بیٹا - بیٹی، ماں - باپ ان کرداروں میں انسان کا برتاؤ کیسا ہو اس کے متعلق سماج کا طے شدہ نظریہ ہوتا ہے۔ اسے 'روایت پسندی' یا 'منجمد فکر' کہا جاتا ہے۔ ذیل میں اس کی کچھ مثالیں درج ہیں -

لڑکے روتے نہیں۔ وہ مضبوط، اکھڑ مزاج اور سخت جان ہوتے ہیں۔ لڑکے باورچی خانے میں کام نہیں کرتے۔

خواتین کو ہی کھانا پکانا چاہیے۔ ماں اپنی ملازمت اور تجارت کی بہ نسبت بچوں کی پرورش کی طرف زیادہ توجہ دے۔

انھیں اچھی طرح پروان چڑھائے، ان کی فکر کرے یہ ماں کی ذمہ داری سمجھی جاتی ہے۔

لڑکیاں جسمانی محنت کے کام نہیں کرسکتیں۔ ان میں قوتِ برداشت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ نرم مزاج اور فرمانبردار ہوتی ہیں۔
سلائی کڑھائی، زردوزی یہ صرف لڑکیوں کے کام ہیں۔
خاندان کے اہم فیصلے والد ہی کو کرنا چاہیے۔
خاندان کی کفالت کے لیے والد ہی پیسے کمائے۔

ان مختلف کرداروں اور ان سے رکھی جانے والی برتاؤ کی توقعات پر غور کیجیے۔

تصویر میں ایک شخص کے مختلف کردار کے برتاؤ کی مثالیں دی ہوئی ہیں۔ بقیہ کرداروں کے برتاؤ کی مثالیں آپ مکمل کیجیے۔

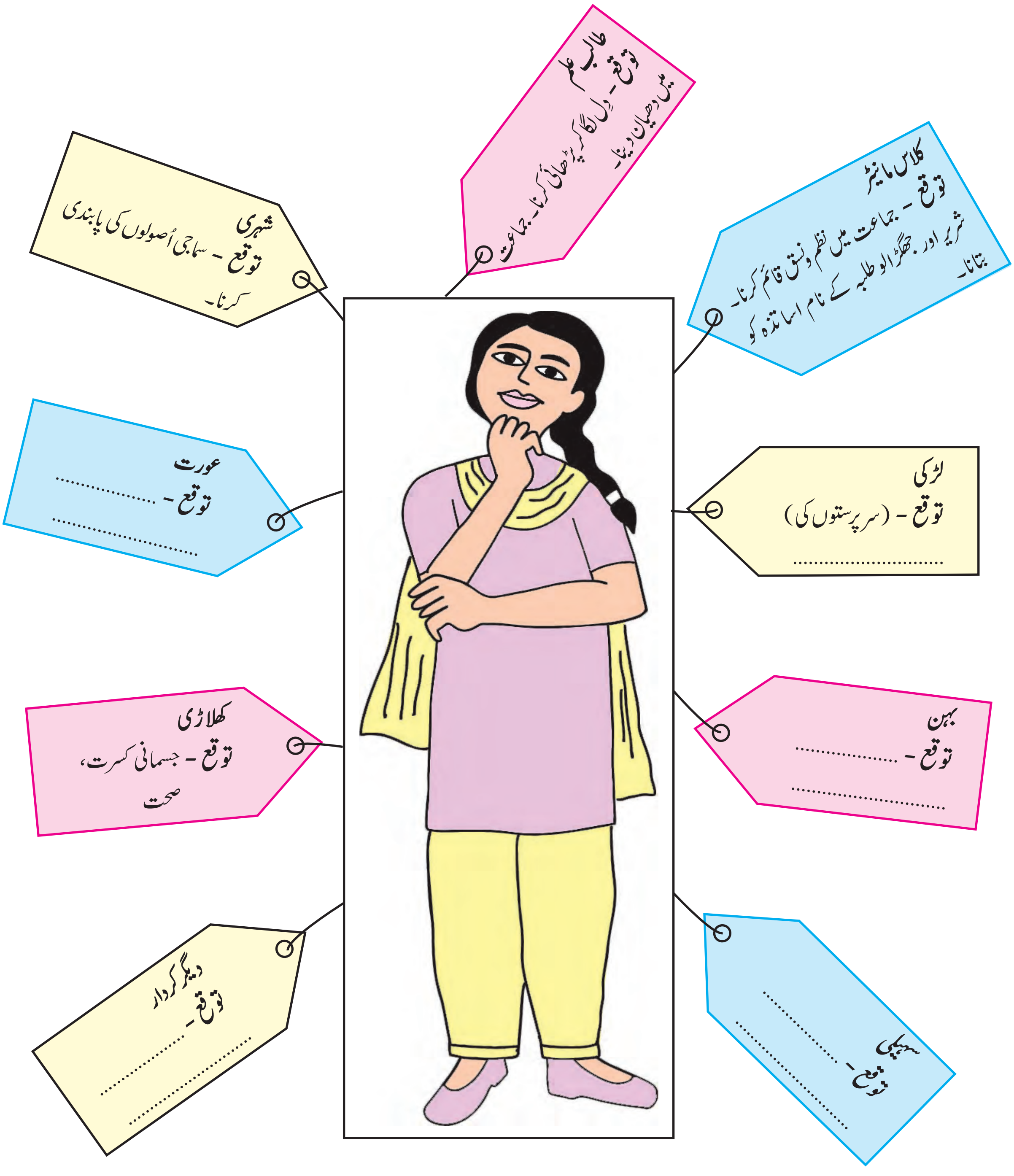

ایک شخص کے مختلف کردار دِکھائے گئے ہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر طالب علم کے لیے تمام کردار لازمی ہوں۔ ان مثالوں کی طرح اپنا کردار اور اس کردار سے متوقع برتاؤ کی خاکہ نما تصویر اپنی بیاض میں بنائیے۔

تھوڑی سی تفریح

یکساں چیز پہچاننا :

دیے ہوئے نکات کے سہارے بات چیت کریں۔ کسی گروہ کو اگر دو یکساں اشیا نہ ملیں تو وجہ دریافت کریں۔ انسان کے متعلق اس قسم کا اختلاف کن خصوصیات میں پایا جاتا ہے؟

چار چار طلبہ کے گروہ بنائیں۔ انھیں اسکول کے میدان میں لے جائیں۔ پھول، پتے، پتھر، ٹہنیوں جیسی اشیا کے دو یکساں نمونے جمع کرنے کے لیے کہیں۔

انھیں ہدایت دیں کہ جمع کردہ اشیا میں تھوڑا سا فرق بھی نہ ہو۔ ایسی اشیا تلاش کرنے کے لیے انھیں دس منٹ کا وقت دیں۔

خوبیاں - خامیاں بتانا :

جماعت میں دو گروہوں میں سے ایک گروہ پھول، پھل، جانور، اشیا، گاڑی، مقام ان میں سے کسی ایک کا نام لے۔ اس کی اچھی خصوصیت بیان کرے۔ دوسرے گروہ کے طلبہ اس کے حدود یا خامیاں بیان کرے۔
اب دوسرا گروہ نام منتخب کر کے خصوصیات بتائے اور پہلا گروہ اس کی خامیاں بیان کرے۔
جب کوئی ایک گروہ خامیاں یا حدود بیان نہ کر پائے تو کچھ دیر بعد کھیل روک دیا جائے۔

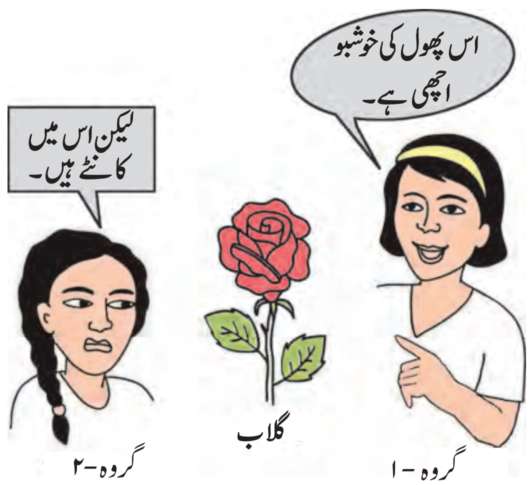

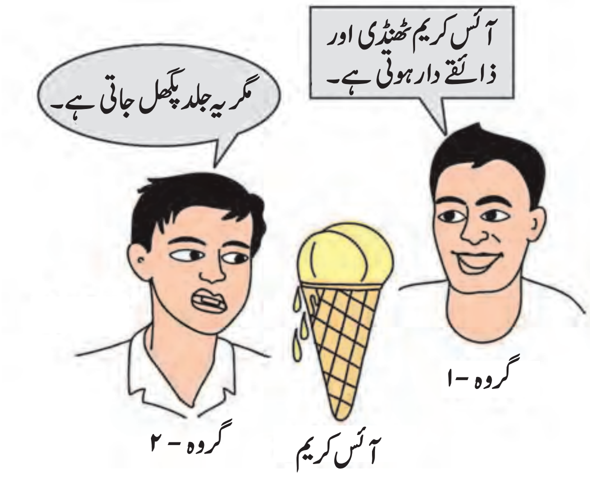

بحث کیجیے :
جن چیزوں میں خامیاں اور حدود نہیں، کیا ایسے نام ملے؟ کیا یہی بات انسانوں پر صادق آتی ہے؟ کس طرح؟

تھوڑی سی تفریح

۱۔ عمل کیجیے۔

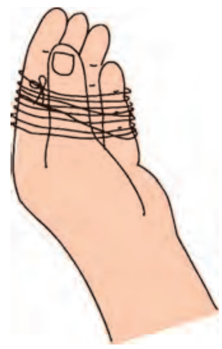

الف) اپنے ہاتھ میں قلم لیجیے۔ پہلی اور درمیانی اُنگلی کا استعمال نہ کرتے ہوئے بقیہ تین اُنگلیوں سے دو یا تین جملے لکھیے۔

ب) تصویر میں بتائے ہوئے طریقے سے پانچوں اُنگلیوں کے گرد دھاگا باندھیے۔ اب کوشش کیجیے کہ کیا اس ہاتھ سے تصویر بنانا، زمین سے چھوٹی چیز اُٹھانا، درخت پر چڑھنا، کرسی اُٹھانا جیسے کام ممکن ہیں؟

بحث کیجیے :
کیا دونوں کام کرنا آسان ہے؟ وجہ بتائیے۔ کیا اس عمل سے مختلف اُنگلیوں کی اہمیت سمجھ میں آئی؟

۲۔ کچھ مشہور شخصیات :

درج ذیل تصاویر میں دی ہوئی شخصیات کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔ ان کی کون سی خوبیاں آپ کو سب سے زیادہ پسند ہیں؟

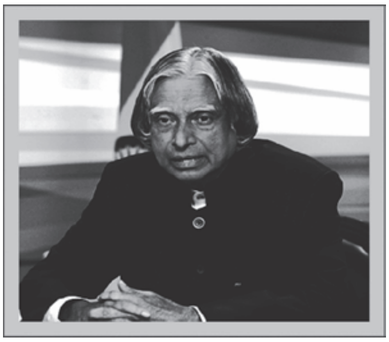

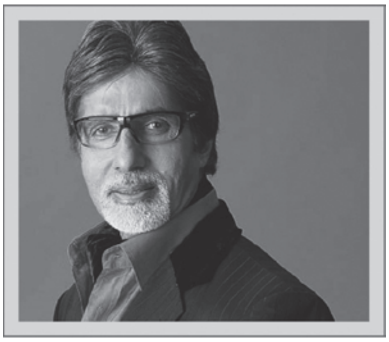

پسندیدہ خوبیوں کے متعلق گفتگو کیجیے۔ ان میں سے آپ کی پسندیدہ شخصیت کی مخصوص خوبیوں کے متعلق گفتگو کیجیے۔ یہ چاروں اپنے اپنے شعبوں کی اہم شخصیات ہیں۔

غورطلب نکات :

- ہر شخص ہی اپنی مخصوص صلاحیت اور قابلیت/ ہنرمندی کی بنیاد پر الگ اور یکتا ہوتا ہے۔
- جس طرح ہاتھ کی صلاحیت کو کام میں لانے کے لیے پانچویں اُنگلیاں ضروری ہیں، اسی طرح زندگی میں ترقی کرنے اور پُرسکون زندگی گزارنے کے لیے اپنی مخصوص خوبیوں اور حدود کا علم رکھنا ہر انسان کے لیے ضروری ہے۔

پڑھیے اور سمجھیے۔

جسمانی بناوٹ، صلاحیت، برتاؤ کی خصوصیات، نظریات اور جذبات و تاثرات پر مجموعی طور سے غور کیا جائے تو ہر شخص منفرد، مخصوص اور یکتا ہوتا ہے۔ انسان کی یہ تمام صلاحیتیں مل کر اُس کا 'خود کا عکس' یعنی خود کی پہچان بنتی ہیں۔

آپ کی شناخت کن خصوصیات کی بنا پر ہے؟

اپنے بارے میں غور کیجیے۔ آپ کی جسمانی بناوٹ، صلاحیت، ذہنی صلاحیت، عقائد، خاندانی معلومات، جذبات اور فطرت وغیرہ سے متعلق معلوماتی نظم آزادانہ طور پر لکھیے۔ اس نظم میں درج ذیل نکات کا ذکر ضرور ہونا چاہیے۔

میں ....(نام لکھیے۔)
والدین کا نام .... (کا بیٹا/ بیٹی)
بہن بھائیوں کے نام ....
میری پسند (تین چیزیں) ....
مجھے ناپسند ہے (تین چیزیں) ....
میں نفرت کرتا ہوں ....
میری جسمانی اور اخلاقی خوبیاں (دو/ دو)....................................
مجھے یہ کرنا ہے (تین باتیں) ....
میں جس چیز سے خوف زدہ ہوتا ہوں (ایک)....................................
میرا خواب (ایک) ....
میری آرزو (ایک) ....
میرا ہدف (ایک) ....
مجھے فخر ہے (ایک) ....

(یہ نظم آزادانہ طور پر لکھی جائے۔ ردیف قافیے میں ہم آہنگی ضروری نہیں۔)

غور طلب نکات :

- ہر انسان میں کچھ خوبیوں اور کچھ حدود کا امتزاج ہوتا ہے۔
- خود کی قابلیت اور اصلاح کی حدیں انسان کو سمجھ لینا ضروری ہے۔
- آپ کو اپنی خامیاں دور کرنے کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی قابلیت میں اضافے پر زیادہ زور دینا چاہیے۔
- ترقی کے مواقع اور ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو سمجھنا اہمیت کا حامل ہے۔

۸۔ خود کی روداد :

خود احتسابی کے ذریعے ہمیں خود کی معلومات حاصل ہوتی ہے جس میں اپنی صلاحیت (ترقی کے شعبے)، متوقع اصلاحات، ترقی کے ذرائع، اس راہ کی رکاوٹیں، درپیش مسائل کے متعلق تفصیل سے معلومات حاصل ہوتی ہے جس کی بنا پر خود کی ترقی اور اصلاحات کا خاکہ تیار کیا جاسکتا ہے۔

ذیل میں ایک شخص کی معلومات کا خاکہ درج ہے۔ پڑھیے۔

نکات	میری صلاحیتیں (استعداد)	اصلاحات کے شعبے
علم	زباندانی اور ریاضی اچھا ہے۔	مجھے سماجیات جلد سمجھ میں نہیں آتا۔
مہارت	میں کہانی ۔ نظمیں لکھتا ہوں۔ اچھے پکوان بنا سکتا ہوں۔	مجمع میں بولتے ہوئے ڈر لگتا ہے۔ میں اچھا کھلاڑی نہیں ہوں۔
نظریہ	مسلسل دیر تک کام کرسکتا ہوں۔	دوسروں کے جذبات کا خیال نہیں کرتا۔
سماجی (والدین، دوست، رشتے داروں سے متعلق)	کسی سے بھی جلد ہی دوستی ہوجاتی ہے۔	میرے فیصلوں پر دوستوں کے اثرات ہوتے ہیں۔
معاشی	میرے والدین کی معاشی حالت اچھی ہے۔	خرچ کی منصوبہ بندی
کسوٹی	**ترقی کے مواقع**	**ترقی میں درپیش مسائل**
علم، صلاحیت اور نظریہ	میں ان شعبوں میں ترقی کرسکتا ہوں ۔ (۱) ادب (۲) ریاضی (۳) ہوٹل کا انتظام	میرے گاؤں میں زباندانی کی تعلیم کے لیے کالج نہیں ہے۔
سماجی (والدین، دوست، رشتے دار سے متعلق)	میرے والدین تعلیم کو اہمیت دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ میری شادی میں جلد بازی نہیں کریں گے۔	رشتے دار میری شادی کے لیے والدین پر دباؤ ڈالیں گے۔
سماجی، معاشی حالت	اعلیٰ تعلیم کے لیے والدین مالی مدد کریں گے۔	اعلیٰ تعلیم کے لیے والدین شہر بھیجنے پر رضامند نہیں ہوں گے۔

ذاتی روداد تیار کرنا جماعت کا ایک اہم عمل ہے۔ طلبہ و طالبات کو خود کی صلاحیتیں اور حدود سے متعلق سوچنے میں مناسب طریقے سے رہبری کریں۔ ترقی کے ذرائع، سماجی اور دیگر مشکل حالات کے متعلق معلومات فراہم کریں۔

میری ذاتی روداد :

درج بالا خاکے کی مدد سے اپنی قابلیت، اصلاح کے شعبے، ترقی کے ذرائع اور درپیش مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی بیاض میں اپنی ذاتی روداد لکھیے۔

قدر پیمائی

طلبہ کونمبرات دینے کے لیے ذیل میں رہنما جدول دی گئی ہے۔اس باب کی معلومات صرف ذہن نشین کرنے کے لیے نہیں ہے بلکہ خود سے متعلق اور سماج و ماحول سے متعلق غور کرنے کے لیے دی ہوئی ہے۔اس باب میں تجربہ اور عمل کس طرح کیا گیا اس کی قدر پیمائی کریں۔

اوزان ۱۰٪				
کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
عملی کام کے دوران جوش وخروش سے حصہ لینا۔	سبق کے تمام عملی کام پُرجوش طریقے سے مکمل کیے۔ (شمولیت) تمام عملی کام بیاض میں مکمل کیے۔	سبق کے تمام عملی کام مکمل کیے۔	دیگر طلبہ کی بیاضوں میں دیکھ کر عملی کام مکمل کیا۔	
خود کا تجزیہ کر کے قابلیت، اصلاح کے شعبے، ترقی کے مواقع اور ان کا احوال	خود کی قابلیت، اصلاح کے شعبے، ترقی کے مواقع پر غور کرتے ہوئے واضح الفاظ میں ذاتی روداد لکھی۔	قابلیت، خامیاں، اصلاح کے شعبے، ترقی کے ذرائع لکھے لیکن اندازے سے۔	دیگر طلبہ کی بیاض سے نقل کیا۔	
خود کی شناخت کرنے والی نظم	نظم کے ذریعے طلبہ / طالبات کی شناخت واضح ہوتی ہے۔	نظم سوچ سمجھ کر نہیں لکھی گئی۔ نظم کے ذریعے شناخت واضح نہیں ہوتی۔	نظم نہیں لکھی۔	

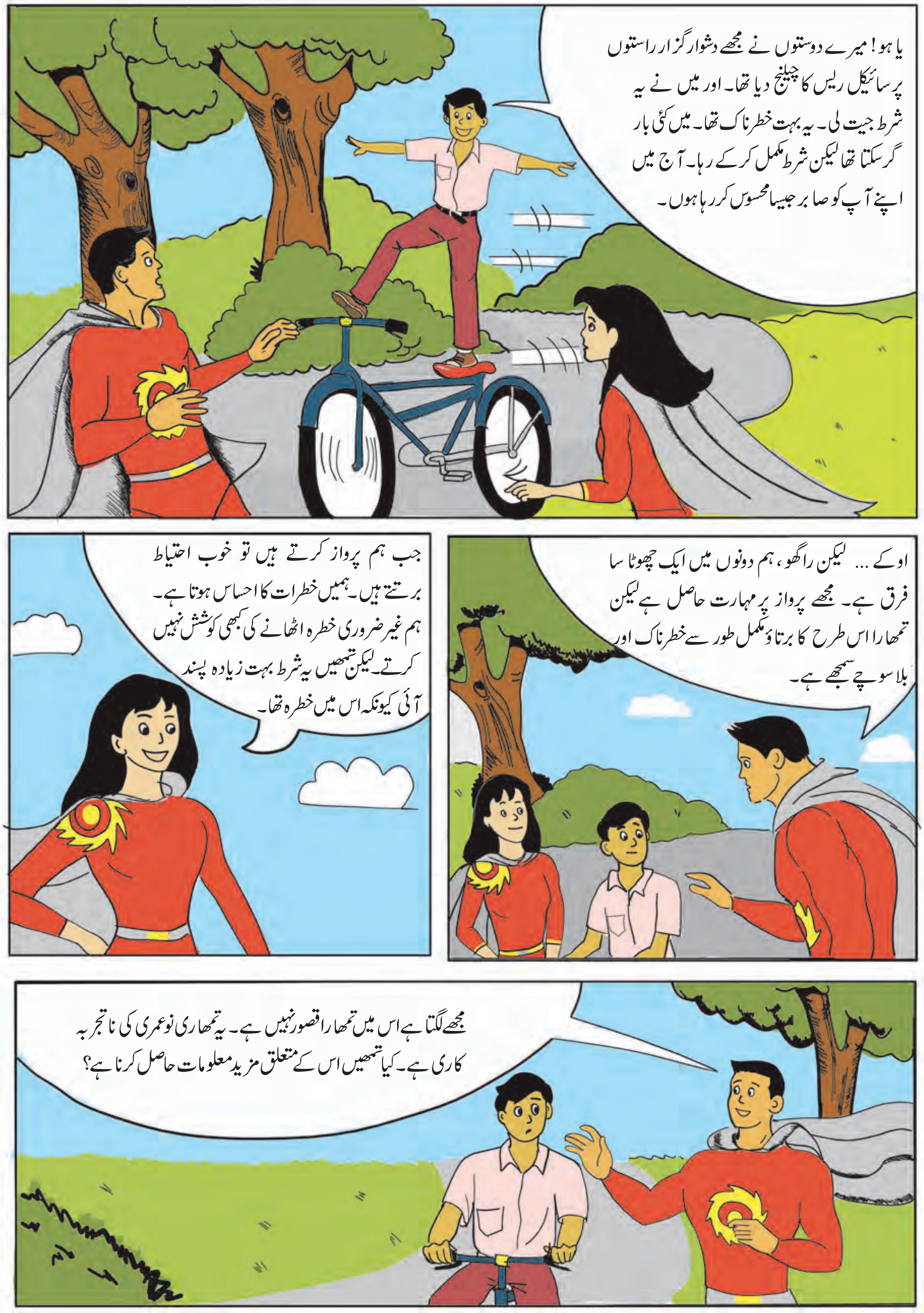
یا ہو! میرے دوستوں نے مجھے دشوار گزار راستوں پر سائیکل ریس کا چیلنج دیا تھا۔ اور میں نے یہ شرط جیت لی۔ یہ بہت خطرناک تھا۔ میں کئی بار گر سکتا تھا لیکن شرط مکمل کر کے رہا۔ آج میں اپنے آپ کو صابر جیسا محسوس کر رہا ہوں۔
او کے ... لیکن راگھو، ہم دونوں میں ایک چھوٹا سا فرق ہے۔ مجھے پرواز پر مہارت حاصل ہے لیکن تمھارا اس طرح کا برتاؤ مکمل طور سے خطرناک اور بلا سوچے سمجھے ہے۔
جب ہم پرواز کرتے ہیں تو خوب احتیاط برتتے ہیں۔ ہمیں خطرات کا احساس ہوتا ہے۔ ہم غیر ضروری خطرہ اٹھانے کی کبھی کوشش نہیں کرتے۔ لیکن تمھیں یہ شرط بہت زیادہ پسند آئی کیونکہ اس میں خطرہ تھا۔
مجھے لگتا ہے اس میں تمھارا قصور نہیں ہے۔ یہ تمھاری نوعمری کی ناتجربہ کاری ہے۔ کیا تمھیں اس کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنا ہے؟

۲ بڑھتی عمر

سنِ بلوغ کو سمجھنے کے دوران...

53630Y

مقاصد :

۱۔ سنِ بلوغ کے جسمانی، ذہنی، جذباتی اور سماجی خصوصیات سمجھ کر بیان کرنا۔
۲۔ سنِ بلوغ سے متعلق ممکنہ خطرات بیان کرنا۔
۳۔ نوجوانوں کا دماغ کس طرح مختلف ہوتا ہے، بیان کرنا۔
۴۔ آزادی اور ذمہ داری دونوں میں توازن قائم رکھنا ضروری ہے، اس جملے کی تائید کرنا۔
۵۔ دیے ہوئے متبادلات سے ہر متبادل کی قدر پیمائی کرکے منتخبہ متبادل کی تائید کرنا۔

۱۔ سنِ بلوغ سے کیا مراد ہے؟

مدیحہ :

- گزشتہ چند مہینوں سے اس کی جسمانی ترقی کی رفتار سست ہوگئی ہے۔
- وہ اپنے مستقبل اور کریئر کے متعلق سنجیدگی سے غور کرتی ہے۔
- نصب العین کی جانب مناسب کوششیں جاری ہیں۔
- اس کی خود اعتمادی اچھی ہے۔ پوری توجہ سے کام کرتی ہے۔
- عورتوں اور مردوں سے بلاتکلف باتیں کرتی ہے۔ گھریلو کاموں کی ذمہ داری قبول کرتی ہے۔

عافیہ :

- کھیلنا پسند ہے۔
- لڑکے لڑکیوں سے آسانی سے دوستی کرلیتی ہے۔ بے تکلّفی سے برتاؤ کرتی ہے۔
- زیادہ غور نہیں کرتی۔
- والدین سے قربت رکھتی ہے۔ والدین کے ساتھ باہر جانا پسند کرتی ہے۔
- اسکول میں ہونے والے تمام واقعات اپنی ماں کو بتاتی ہے۔

فرحان :

- دن بھر گھر سے باہر کھیلنا پسند ہے۔
- دیگر لوگوں کے ذریعے اس کے قد اور لباس پر کسی گئی پھبتیوں کو نظر انداز کرتا ہے۔
- کسی بھی فیصلے کے لیے والدین پر انحصار کرتا ہے۔

کیا آپ کو اپنا برتاؤ منیش یا سادھنا سے مشابہ نظر آتا ہے؟ اس کے متعلق گفتگو کیجیے۔ یہ بتائیں کہ سادھنا اور منیش کا رویہ سنِ بلوغ کو پہنچے ہوئے شخص کا مخصوص رویہ ہے۔

سادھنا :

- ہمیشہ پر جوش رہتی ہے۔
- آج کل جسمانی بالیدگی کے متعلق باخبر رہتی ہے۔
- گزشتہ دو برسوں میں اس کی جسمانی ساخت میں تیزی سے تبدیلی واقع ہوئی ہے۔
- ٹی وی سیریل اور فلموں کے خاتون کرداروں کے ساتھ اپنا موازنہ کرتی ہے۔
- طبیعت میں چلبلا پن ہے۔ ٹھہراؤ نہیں ہے۔
- ہمیشہ فکر مند رہتی ہے کہ کیا میں اچھی دِکھائی دے رہی ہوں۔
- لڑکوں سے بات کرنا چاہتی ہے مگر نہیں کرتی۔ لڑکیوں سے زیادہ دوستانہ ہے۔
- والدین کی بجائے سہیلیوں کے ساتھ باہر جانا زیادہ پسند کرتی ہے۔
- ہمیشہ اپنے آپ میں مگن رہتی ہے۔ سرپرستوں سے کھل کر گفتگو نہیں کرتی۔ کیا اپنا لباس، اشیا وغیرہ فیشن سے میل کھاتے ہیں؟ اسے ہمیشہ ان باتوں کی فکر رہتی ہے۔

منیش :

- پڑھائی اور کھیل میں اچھی صلاحیت ہے۔
- قد اور جسمانی ساخت میں تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔
- خطروں سے کھیلتے وقت زیادہ غور نہیں کرتا۔ اُسے محسوس ہوتا ہے کہ مجھے کچھ نہیں ہوگا۔
- اپنی ہم جماعت لڑکیوں سے باتیں کرنا چاہتا ہے مگر زیادہ بات نہیں کر پاتا۔
- اسے فوراً غصہ آجاتا ہے۔ کئی مرتبہ والدین سے بھی اختلافات ہوتے ہیں۔
- اپنے کپڑے، اپنی چیزوں اور اپنی صورت، ہیر اسٹائل وغیرہ کی خوب فکر کرتا ہے۔

علی :

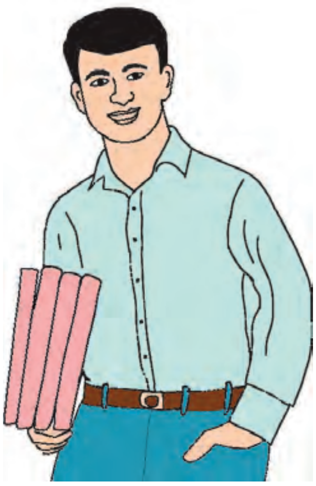

- گزشتہ چند مہینوں سے علی کے قد میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا۔ وہ خوب محنت کرتا ہے۔
- کام کرتے وقت خطرات کا سامنا احتیاط سے کرتا ہے۔ جس کام کی وجہ سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہو، اس کام کو غور و فکر کے ساتھ کرتا ہے۔
- اپنی جسمانی ساخت کے متعلق مطمئن ہے۔ اچھا دِکھائی دینے یا اپنی خوبصورتی کی زیادہ فکر نہیں کرتا۔
- ہر ایک سے بے تکلّفانہ گفتگو کرتا ہے۔ اُسے غصہ جلد نہیں آتا۔
- مسائل یا اُلجھنوں کو اطمینان اور غور و فکر کے ساتھ حل کرتا ہے۔
- گھریلو ذمہ داریاں قبول کرتا ہے۔

غور طلب نکات :

سنِ بلوغ کو انگریزی میں Adolescence کہا جاتا ہے۔ انگریزی لفظ Adolescent لاطینی لفظ Adolescere سے لیا گیا ہے۔ اس لفظ کے اصل معنی ہیں 'بڑھنا ، بالغ ہونا'۔ اس لفظ کے ایک اور معنی خود شناسی کے ہیں۔ سنِ بلوغ کا دورانیہ عام طور پر ۱۳/سال سے ۱۹/سال تک ہے۔ سنِ بلوغ بچپن سے جوانی کا درمیانی عرصہ ہے۔ اس عمر میں جسمانی، سماجی اور جذباتی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ کچھ تبدیلیوں کی وجہ سے دوسروں سے ملاقات کے وقت مسائل بھی پیش آتے ہیں۔

سنِ بلوغ زندگی کا ایک اہم عرصہ ہے۔ اس عمر میں سیکھنے، کام کرنے کی قوت اور جوش و جذبہ زیادہ ہوتا ہے۔ اطراف میں وقوع پذیر واقعات کے متعلق تجسّس ہوتا ہے۔

۲۔ سنِ بلوغ میں ہونے والی تبدیلیاں :

طلبہ کے گروہ بنائیں۔ سبق میں دیے ہوئے منیش اور سادھنا کی خصوصیات سے خود کے تجربات کا موازنہ کریں۔ درج ذیل جدول توجہ سے پڑھیے۔

جسمانی تبدیلی	جذباتی وسماجی تبدیلی	نظریاتی تبدیلی
لڑکیوں کے چند اعضا کی ساخت بڑھتی ہے۔	ہم جنس اور جنسِ مخالف کے متعلق جسمانی اور جذباتی کشش محسوس ہوتی ہے۔	ذہنی موضوعات کی پسند میں اضافہ ہوتا ہے۔
لڑکیوں کی ماہواری شروع ہوتی ہے۔ اسٹروجن نامی ہارمون کی وجہ سے یہ تبدیلی ہوتی ہے۔	کچھ باتوں سے متعلق پختہ نظریات بنتے ہیں تو کئی باتوں میں تذبذب ہوتا ہے۔	خیالات اور فیصلوں پر دوست/سہیلیوں کا اثر زیادہ ہوتا ہے۔
لڑکوں میں اعضائے تناسل اور فوطے کی ساخت بڑھ جاتی ہے۔ اینڈروجن نامی ہارمون کی وجہ سے یہ تبدیلی ہوتی ہے۔	خود کی خوبصورتی اور خصوصیات کے متعلق معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔	مستقبل کے خواب دیکھنے لگتا ہے۔
چہرہ اور جلد چکنی ہوجاتی ہیں۔ چہرے پر پھنسیاں آسکتی ہیں۔	دوسروں سے موازنہ کرتے وقت اپنی صورت شکل سے متعلق بے چینی محسوس ہوتی ہے۔	سماج میں مقبول رویہ، عقیدہ، اعتماد؛ ان باتوں کا مفہوم سمجھنے لگتا ہے۔
جسم کے بال بڑھ جاتے ہیں۔ خاص طور پر لڑکوں کی آواز بدل جاتی ہے۔	گروہ میں دیگر لڑکوں میں مقبول ہونے کی فکر ہوتی ہے۔ اسی طرح سماج میں مقبولیت کی فکر ہوتی ہے۔	نئے شعبوں کی معلومات حاصل کرنے کا تجسّس ہوتا ہے۔ اپنی صلاحیت ثابت کرنے کی کوشش ہوتی ہے۔

جدول میں دی ہوئی خصوصیات کے علاوہ سنِ بلوغ میں ہونے والی کچھ اور تبدیلیوں کا اگر آپ کو تجربہ ہوا ہو تو اپنی بیاض میں لکھیے۔

۳۔ سنِ بلوغ میں ایسی کیا خاص بات ہے؟

سنِ بلوغ میں لڑکوں کے جسمانی اور دماغ کے کاموں میں تیزی سے تبدیلی ہوتی ہے۔ عام طور پر دماغی ساخت اور کام کرنے کے طریقے میں تبدیلی چوبیس سال تک مکمل ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے ہم سنِ بلوغ کی اس طرح تعریف کرسکتے ہیں کہ 'دماغ کی نشوونما جاری ہے۔'

۴۔ دماغ کی نشوونما اور کام :

گزشتہ ہزاروں سال میں انسانی دماغ کا ارتقا ہوا۔ دماغ کی ساخت اور کام نہایت پیچیدہ ہیں۔ ہم نے سائنس میں دماغ اور اس کے مختلف حصوں کا مطالعہ کیا ہے۔ ہم یہاں نفسیاتی نقطۂ نظر سے سنِ بلوغت کے برتاؤ کی خصوصیات سمجھنے کے لیے دماغ کے تین حصوں کی نشوونما کس طرح سے ہوتی ہے، اسے سہل انداز میں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

۱) کام کرنے والا دماغ :

پیدائش کے وقت ہی دماغ کا یہ حصہ مکمل طور سے نمو پا چکا ہوتا ہے۔ حرکت جاری رکھنے کا بنیادی کام دماغ کا یہ حصہ ہی کرتا ہے۔ تنفس، انہضام، دل کی دھڑکن، بھوک، نیند، جسمانی حرارتِ غریزی وغیرہ پر دماغ کا ہی کنٹرول ہوتا ہے۔ اسی طرح خطرے کے حالات میں ردّعمل کس طرح ہو اس پر بھی دماغ کا کنٹرول ہوتا ہے۔

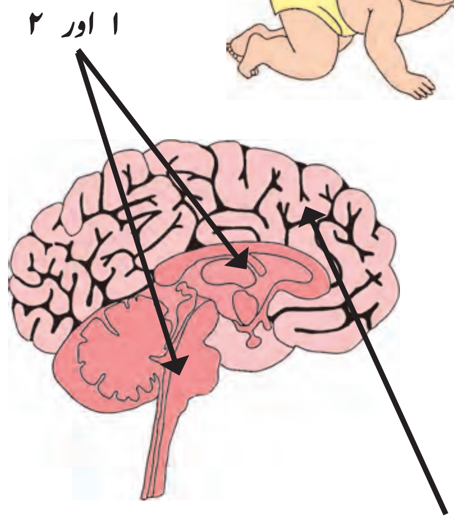

۲) جذباتی دماغ :

صفر سے پانچ سال تک کے عرصے میں دماغ کے اِس حصے کی نشوونما ہوتی ہے۔ دماغ کے اس حصے پر جذبات کا انحصار ہوتا ہے۔ یہ حصہ یادداشت، تناؤ - دباؤ کے ردّعمل، غذائیت، جسمانی دیکھ بھال، فکر کرنا، خوف، غصہ، سماجی تعلقات وغیرہ پر قابو رکھتا ہے۔ جذبات واحساسات کے تجربات کے دوران جو غدود فعال ہوتے ہیں، ان میں بھی یہ دماغ شریک ہوتا ہے۔

۳) غور وفکر کرنے والا دماغ :

اس دماغ کی نموسب سے آخر میں مکمل ہوتی ہے۔ عام طور پر اس کی نشوونما ۲۰ سے ۲۴ برس تک ہوتی ہے۔ خود پر قابو رکھنا، مسائل سُلجھانا، متوازن غور وفکر، خیالات کی منصوبہ بندی، تخلیقی صلاحیت، خودشناسی اور اپنی جذباتی کیفیات کو سمجھنا یہ تمام کام دماغ کا یہ حصہ انجام دیتا ہے۔

۵۔ سنِ بلوغ کے لوگوں کا دماغ جداگانہ کیوں؟

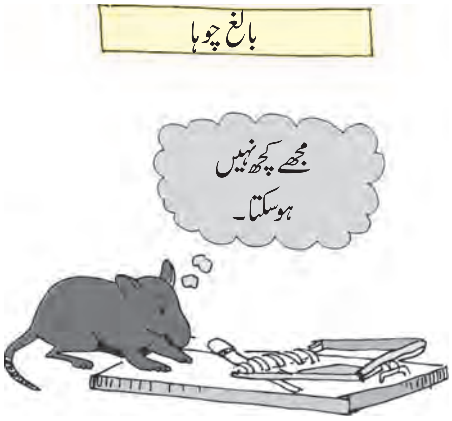

سنِ بلوغ میں جذباتی دماغ تقریباً نمو پا چکا ہوتا ہے لیکن غور وفکر کرنے والے دماغ کی نمو جاری رہتی ہے۔

دماغ کے ان دو حصوں میں کاموں کی نشوونما کا غیر متوازن ہونا اور اسی دوران تیزی سے ہونے والی جسمانی تبدیلی اور غدود سے نکلنے والی رطوبت کی وجہ سے نوجوانوں کا رویہ سیمابی اور کچھ حد تک خطرناک نظر آتا ہے۔

اچانک پیش آنے والے ان خطرناک حالات میں کس طرح ردِّ عمل کریں، اس کا خیال نوجوان نہیں کرتے۔ جوشیلے کاموں میں بھی وہ غور وفکر نہیں کرتے جس کی وجہ سے ان کا رویہ غیر ذمہ دارانہ محسوس ہوتا ہے۔

بحث کیجیے :
دیے ہوئے واقعات میں کیا کچھ مماثلت نظر آرہی ہے؟ دیے ہوئے واقعات میں اصل تکلیف کس بات سے ہوتی ہے؟

۶۔ آزادی کی ضرورت :

درج ذیل جملے پڑھیے۔ کیا آپ کو اپنی زندگی میں کبھی اِن باتوں سے تکلیف ہوئی ہے؟

۱۔ آپ کے والدین یا اساتذہ آپ کو مخصوص ہیر اسٹائل کرنے یا مخصوص لباس پہننے کی اجازت نہیں دیتے۔

۲۔ آپ کے والدین آپ کو دیر رات تک باہر رہنے یا باہر جانے نہیں دیتے۔

۳۔ آپ کے والدین آپ جتنا چاہتے ہیں اتنا وقت ٹی وی دیکھنے نہیں دیتے۔

۴۔ آپ کے والدین آپ کو باہر کی تیل والی اشیا کھانے نہیں دیتے۔

سنِ بلوغ میں داخل ہوتے وقت سب سے زیادہ متاثر کرنے والی چیز یعنی 'آزادی'۔ ہم فیصلہ لینے کے لیے کسی پر منحصر نہیں ہیں۔ اچھا برا اب ہمیں سمجھنے لگا ہے، اب ہم جو چاہیں کرسکتے ہیں؛ ایسا محسوس ہونے لگتا ہے۔

۷۔ عمل اور اس کے نتائج :

درج ذیل جملے پڑھیے۔ دیے ہوئے سوالات پر غور کیجیے۔

۱۔ جان بوجھ کر بارش میں بھیگنے والے کسی شخص کو سردی بخار ہونے پر کیا آپ کو بُرا لگتا ہے؟

۲۔ ٹرافک کے قوانین توڑ کر لہراتی ہوئی تیز رفتار گاڑی چلانے والے شخص کو حادثہ پیش آنے پر کیا آپ غم زدہ/ دُکھی ہوجاتے ہیں؟

۳۔ سال بھر پڑھائی نہ کرنے والا طالب علم سالانہ امتحان میں فیل ہوجائے تو کیا آپ نامناسب سمجھیں گے؟

ہر عمل کا کچھ ردِّ عمل ہوتا ہے۔ یہ اچھا یا بُرا بھی ہوسکتا ہے۔ کام کرنے سے پہلے اس کے نتائج پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔

۸۔ آزادی اور ذمہ داری :

سنِ بلوغ میں ہر ایک کو یوں محسوس ہوتا ہے کہ آزادی سے مراد 'خود کو جو چاہے وہ کرنے کی سہولت ملنا' اور ہر ایک کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے۔مگر یہ آزادی کا نصف حصہ ہے۔اگر کسی کام کو کرنے کی آزادی حاصل بھی ہو تو اس کے نتائج کا احساس ہونا ضروری ہے۔ان نتائج سے نمٹنے کی صلاحیت ہم میں ہونی چاہیے۔ یہ نہیں کہ ہمیں کسی کام کی آزادی ہے اور وہ ہمارا حق ہے۔اگر اس طریقے سے کام کیا گیا تو پریشانی ہوتی ہے اور یا تو ہم راہِ فرار اختیار کرتے ہیں یا بڑوں کی مدد لیتے ہیں۔کبھی کبھی اس طریقے سے ہمارا نقصان بھی ہوسکتا ہے۔

۹۔ متبادل کا انتخاب اور ذمہ داری نبھانا :

ہمارے سامنے ہر حالت میں مختلف متبادل ہوتے ہیں۔

مثلاً زیادہ دیر تک ٹی وی دیکھنا، موبائل پر چیٹنگ کرنا، دوستوں کے ساتھ گپ شپ کرنا وغیرہ۔ان میں سے ہمیں انتخاب کا حق حاصل ہے لیکن ان باتوں کے لیے جو وقت ہم صرف کرتے ہیں وہ وقت کہاں سے آیا؟ جن کاموں سے وقت نکال کر وہ وقت ہم دوسرے کاموں میں صرف کرتے ہیں اس میں ہمارا کیا نقصان ہوا؟ کتنا فائدہ ہوا؟ اس پر غور کرنا چاہیے۔ مثلاً پڑھائی کے اوقات میں ٹی وی دیکھنا۔تو پڑھائی پر وقت کم دینے سے ہونے والا نقصان اور ٹی وی دیکھنے سے کیسا اور کتنا فائدہ ہوا؟ اس پر غور کرنے سے پڑھائی اور ٹی وی سے ہونے والی تفریح میں توازن برقرار رکھتے ہوئے وقت کا حساب ممکن ہے۔

آپ کس متبادل کا انتخاب کریں گے؟

ذیل میں کچھ مواقع کا تذکرہ کیا گیا ہے۔اسے پڑھیے۔ ہر موقع کے لیے دو متبادل دیے ہوئے ہیں۔آپ کس متبادل کا انتخاب کریں گے اور کیوں؟ آپ اپنے طور پر بھی دیگر متبادل کا اضافہ کرسکتے ہیں۔اسی طرح خود اپنے واقعات کا بھی اضافہ کرسکتے ہیں۔

۱۔ آپ کے دوستوں/سہیلیوں کا آپ کے ساتھ رات دیر گئے فلم دیکھ کر لوٹنے کا ارادہ ہے لیکن آپ کے والدین اس کے مخالف ہیں۔

متبادل ۱ : آپ ماں باپ کو بتائے بغیر جائیں گے۔

متبادل ۲ : اپنے دوستوں/سہیلیوں سے انکار کردیں گے۔

۲۔ کل سے آپ کا امتحان ہے مگر آج ٹی وی پر ایک دلچسپ کرکٹ میچ ہے۔

متبادل ۱ : آپ میچ دیکھیں گے۔

متبادل ۲ : آپ امتحان کی تیاری کریں گے۔

۳۔ آپ کے دوست/سہیلیاں آپ کو کسی برائی پر آمادہ کرتے ہیں۔آپ کی سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آپ کو کیا کرنا چاہیے۔

متبادل ۱ : آپ ان کی ضد قبول کریں گے۔

متبادل ۲ : آپ صاف لفظوں میں انکار کردیں گے۔

۴۔ پڑوسی کے آنگن میں درخت پر خوب آم ہیں اور پڑوسی گھر میں نہیں ہے۔آپ کو آم کھانے کا موقع ملا ہے۔آپ کیا کریں گے؟

متبادل ۱ : بغیر پوچھے آپ آم کھائیں گے۔

متبادل ۲ : آپ آم نہیں کھائیں گے۔

۵۔ آپ کو پتا چلتا ہے کہ آپ کا دوست بری صحبت کا شکار ہو رہا ہے۔
متبادل ۱ : آپ اس کے گھر والوں کو اطلاع دیں گے۔
متبادل ۲ : آپ اس کو سدھارنے کی کوشش کریں گے۔

۶۔ آپ نے دیکھا کہ آپ کی جماعت کے ایک گروہ نے اسکول کی کھڑکیاں توڑ دی ہیں اور اس کا الزام کسی دوسرے لڑکے پر آ گیا۔
متبادل ۱ : کلاس ٹیچر کو سچائی بتائیں گے۔
متبادل ۲ : آپ کچھ نہیں کریں گے۔

بحث کیجیے :
طلبہ کے گروہ بنا کر ہر گروہ کو ایک موقع دیجیے۔ ہر گروہ دو متبادل میں سے ایک چن کر یہ بتائے کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے اور ان نتائج کی ذمہ داری قبول کرنے کے لیے وہ کس طرح تیار ہیں۔

غور طلب نکات :

بڑا ہونا :

کئی دفعہ بزرگوں سے یہ سننے کو ملتا ہے کہ اب آپ بڑے ہو گئے ہیں، چھوٹے نہیں رہے۔ اس جملے کا کیا مطلب ہے۔ جیسے جیسے ہم بڑے ہوتے جاتے ہیں ویسے ویسے اپنے فیصلے خود لینے اور جو چاہیے وہ کام کرنے کی آزادی ملتی ہے۔ لیکن یہ فیصلے لیتے وقت ہمیں اپنے حدود کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ ہم جس متبادل کا انتخاب کرتے ہیں اس کی ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے۔ اسی طرح فیصلہ غلط ہونے پر اس کی قیمت چکانے کے لیے ہمیں تیار رہنا پڑتا ہے۔ آزادی، اس کے حدود، اس کی ذمہ داری اور قیمت چکانے کی تیاری ان چار باتوں میں توازن برقرار رکھنے کے لیے کہہ سکتے ہیں کہ صحیح معنوں میں ہم بڑے ہو گئے ہیں۔

قدر پیمائی

اوزان ۱۰٪

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
سنِ بلوغ کا دماغ جداگانہ کیوں ہوتا ہے؟ اس کی وضاحت کرنا	خود کے الفاظ میں وضاحت کی۔	وضاحت کی مگر کچھ غلطیاں ہوئیں۔	ادھوری وضاحت	
مناسب متبادل کا انتخاب کیجیے۔ اس سرگرمی کے ذریعے سبق میں سیکھے ہوئے خیالات کا اطلاق کیجیے۔	سبق میں دیے ہوئے خیالات کا مناسب استعمال کرکے جواب تلاش کیا۔	سبق سے صرف ایک خیال کا اطلاق کیا۔	سبق میں دیے ہوئے خیالات اچھے طریقے سے سمجھ میں نہیں آئے۔ اطلاق میں اس کا اندراج دِکھائی نہیں دیا۔	

مجھے ہمیشہ اس بات پر تعجب ہوتا ہے کہ آپ کبھی بُری فطرت کے انسانوں کا ساتھ نہیں دیتے۔
تصوّر کرو، آپ اسکول سے کبھی بھی اُڑکر جاسکتے ہو۔ اپنے مدِ مقابل (مخالفین) سے شرارت کرسکتے ہو۔ کتنا مزہ آئے گا تمھیں؟
ہاں نیشا! ایسا ہوسکتا ہے۔ یہ سب کچھ مزیدار لگے گا لیکن میں ہمیشہ اقدار پر مبنی زندگی گزارنے پر یقین رکھتا ہوں۔
کیا تمھیں اقدار پر مبنی زندگی گزارنے پر یقین ہے؟
?

۳ اَقدار

آپ کا نظامِ قدر سمجھنے کے دوران ...

53EYFL

مقاصد :

۱۔ اقدار کی تعریف، اہمیت اور اس کا ظہور اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔

۲۔ ذاتی قدروں کی پہچان کرنا۔

۳۔ کیا ذاتی قدریں برتاؤ میں بھی نظر آتی ہیں؟ اس کا محاسبہ کرنا۔

۴۔ قدروں پر مشتمل زندگی گزارنے کے لیے برتاؤ میں مناسب تبدیلی لانے کا منصوبہ تیار کرنا۔

۵۔ اقدار اور اُصول میں فرق کرنا۔

۱۔ اَقدار (قدریں) یعنی کیا؟

- یوسف نے اپنی تمام **قیمتی** اشیا محفوظ رکھنے کے لیے ایک تھیلے میں ترتیب سے رکھی ہیں۔
- سمرن کو محسوس ہوتا ہے کہ اُس کے والد کی خریدی ہوئی کار اچھی ہے اور ان کے پیسوں کی مناسب **قدر و قیمت** حاصل ہوئی۔

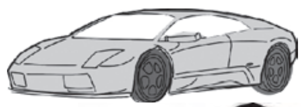

دی ہوئی تصاویر کے قریب کے جملے پڑھیے۔ ہر جملے میں قیمت، قدر، قیمتی؛ ان الفاظ کے معنی سمجھ لیجیے۔ 'قدر اور قیمتی' کیا ان دو الفاظ کے معنی ایک جیسے ہیں؟ پھر ان کے کیا معنی ہیں؟

- یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ دوسروں کا وقت **قیمتی** ہوتا ہے۔
- راحین کو شکایت ہے کہ اس کے فن کی کسی کو **قدر** نہیں۔
- دیانت داری دانیال کے لیے اہم **قدر** ہے۔

غور طلب نکات :

- **برتاؤ کے اُصول اور قوانین :**

۱۔ ہم جہاں پر پیدا ہوتے ہیں (مثلاً ملک، مذہب، ذات وغیرہ) اس اعتبار سے غور کرتے ہیں۔

۲۔ ہم زیادہ سے زیادہ نبھاتے ہیں۔ (مختلف حالات میں/کردار میں)

۳۔ جس کے متعلق ہم میں یہ جذبہ پیدا ہو کہ 'یہ کرنا ہی چاہیے' اُسے **قدر** کہا جاتا ہے۔

روزمرہ زندگی میں اقدار کے اثرات کس طرح مرتب ہوتے ہیں؟ منتخب متبادل پر بحث کرکے اقدار کے اثرات کے متعلق سمجھائیں۔

۲۔ اقدار اہم کیوں ہوتے ہیں؟

امتحان کی فیس بھرنے کے لیے آپ روپے لانا بھول گئے۔ آپ کے دوست نے امتحان کی فیس کھو دیا۔ وہ روپے اچانک آپ کو مل گئے۔ وقت پر امتحان کی فیس ادا نہ کرنے پر آپ مشکل میں پڑ جائیں گے اس لیے ملے ہوئے روپے استعمال کرنے کی لالچ آپ میں پیدا ہورہی ہے لیکن آپ کے دوست کو بھی ان روپوں کی ضرورت ہے۔

اب آپ کے سامنے دو متبادل ہیں -

آپ کا رویہ کیا ہوگا؟ ذیل میں سے کوئی ایک متبادل آپ کس بنا پر منتخب کریں گے؟

متبادل ۱
دوست کو اس کے روپے لوٹانا اور خود مسئلہ کا سامنا کرنا

متبادل ۲
دوست کے ملے ہوئے روپے اپنے سمجھ کر فیس کے لیے استعمال کرنا

متبادل ۲ کا انتخاب کرنا سب سے آسان نظر آتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو ہر وقت ہمیں جو آسان راستہ نظر آتا ہے اس کا انتخاب کیا جائے تو ہمارا رویہ دوسروں کو اچھا نہیں لگے گا۔ لوگ محسوس کریں گے کہ ہم قابلِ اعتماد اور ایماندار نہیں ہیں۔ تصوّر کیجیے کہ اگر ہر شخص خود غرضی اور جھوٹ کے بارے میں سوچے گا تو سماج میں عدم اعتمادی پیدا ہوجائے گی۔ ایک دوسرے پر اعتبار کرنا مشکل ہوجائے گا۔ زندگی مشکل ہوجائے گی۔ ہمارا برتاؤ اچھا ہونے کے لیے اور سماج میں اتحاد و اتفاق، امن اور بھائی چارے سے مل کر رہنے کے لیے، اپنی زندگی پرامن بنانے کے لیے ہماری اپنی قدروں کا طے شدہ نظام نہایت اہم ہے۔

جب ہم کسی کا کوئی رویہ/عمل مناسب سمجھتے ہیں اس وقت اس پر عمل پیرا ہونے کی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں۔ پھر ہمارا نظریہ اس برتاؤ کے لیے معقول ہوجاتا ہے۔ رفتہ رفتہ ہمیں اس کی عادت ہوجاتی ہے۔ پھر ہماری فطرت ہی اس قسم کی بن جاتی ہے اور اسی اعتبار سے ہماری قدریں وجود میں آتی ہیں۔ نظریات ← عادات ← فطرت ← قدریں۔ مثلاً اگر ہمیں سادہ لباس پہننا پسند ہے تو سادہ لباس پہننے والے ہمیں پسند آئیں گے۔ دھیرے دھیرے ہماری فطرت سادگی پسند ہوجائے گی۔ زندگی کی تمام باتوں میں ہمیں سادگی پسند آنے لگے گی اور ہماری عادتوں سے اس کا اظہار ہونے لگے گا۔ آخرکار یہ ہماری قدر بن جاتی ہے۔

غور طلب نکات :

- **اقدار کی اہمیت**
- اقدار ہمارے رویے کی رہبری کرتی ہیں۔ اقدار کی وجہ سے اہم اور معنی خیز باتوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ جس شخص کے اقدار کا نظام مضبوط نہیں ہوتا وہ شخص مخصوص حالات میں خود کے عارضی فائدے یا اطمینان کا خیال کرتے ہوئے یا جذبات کے زیرِ اثر فیصلہ کرتا ہے۔
- انسان کے خیالات، رویہ، فیصلے؛ نیز زندگی کے اہم واقعات پر اقدار کا اثر ہوتا ہے۔

۳۔ ذاتی قدریں

قدریں زندگی کو ایک شکل اور سہارا دیتی ہیں۔ اس لیے ہمیں اقدار کی اہمیت سمجھ لینا ضروری ہے۔ شخصیت کے مطابق ذاتی قدریں مختلف ہوسکتی ہیں۔

ذاتی قدروں کے سبب نمایاں ہونے والی چند عادتیں

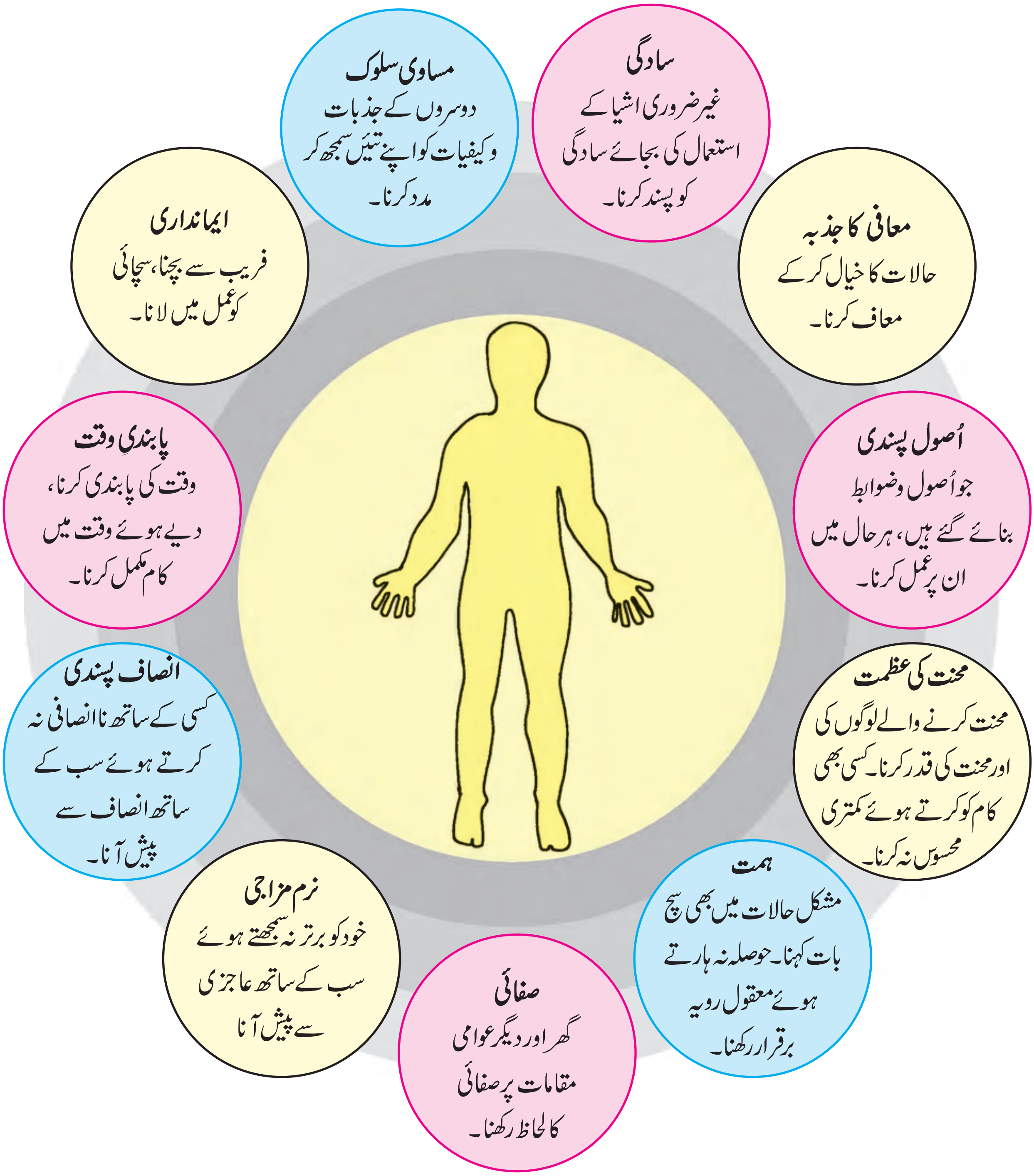

۴۔ قدروں کی تلاش

درج ذیل مثالوں میں کون کون سی قدریں نظر آ رہی ہیں؛ گفتگو کرکے طے کیجیے۔

- موہن دودھ والا روزانہ کئی گھروں میں دودھ پہنچاتا ہے۔ اس کے دیگر گوالے دوست دودھ میں پانی ملا کر دودھ کی مقدار بڑھاتے ہیں اور زیادہ نفع حاصل کرتے ہیں مگر موہن دودھ میں ملاوٹ کی مخالفت کرتا ہے۔

- جوزف کی ماں کسی کام سے دوسرے گاؤں گئی ہے۔ جوزف کے دوست اُس سے سنیما چلنے کی ضد کررہے ہیں۔ امتحانات قریب ہیں اور پڑھائی کرنا ہے اس لیے جوزف نے سنیما جانے سے انکار کردیا۔

- نیلم کو سونپا گیا کوئی بھی کام وہ عمدہ طریقے سے، مکمل صلاحیتوں کے ساتھ اور وقت پر انجام دیتی ہے۔

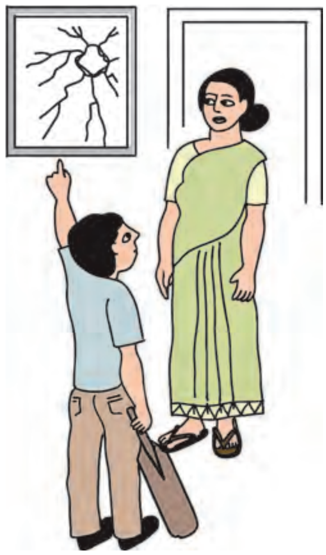

- کرکٹ کھیلتے وقت توصیف اور اس کے دوستوں کے ذریعے ایک گھر کی کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ گیا۔ اس کے دیگر دوست گھبرا کر بھاگ گئے مگر توصیف نے اپنی غلطی کا اقرار کیا۔ اس نے پڑوس والی چچی جان سے معافی مانگی اور انھوں نے اسے معاف کردیا۔

- سہ ماہی امتحان سے قبل نعمان کے دوست نے پڑھائی کے لیے اس کی کتاب مانگی۔ اس کے دوست نے وہ کتاب گم کردی۔ پڑھائی کے وقت کتاب نہ ملنے کی وجہ سے نعمان کو امتحان میں کم نمبرات ملے۔ دوست نے اس سے معافی مانگی۔ نعمان نے خفا نہ ہوتے ہوئے اسے معاف کردیا اور دوستی قائم رکھی۔

۵۔ اقدار کا ظہور

ذیل میں کچھ مثالی نمونے دیے ہوئے ہیں۔ انھیں پڑھ کر سمجھ لیجیے کہ شخصی قدریں کس طرح وجود میں آتی ہیں۔

اقدار کا ظہور

راحین کے والد نے اُسے ہمیشہ سچائی کا درس دیا۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ ایمانداری راحین کی ایک قدر بن گئی۔

عمیر کو سائنس پسند ہے۔ وہ اطراف کے ماحول میں قدرتی عوامل کی سائنسی وجوہات تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ روایتی باتوں پر وہ آنکھ بند کر کے یقین نہیں کرتا۔ سائنسی نظریہ عمیر کی قدر ہے۔

وقت پر اسکول آنا اور مقررہ وقت میں سب کام مکمل کرنا سیمین کے اسکول کا اُصول ہے۔ سیمین کے گھر میں سب لوگ وقت کے پابند نہیں ہیں لیکن اسکول کی وجہ سے وقت کی پابندی جیسی قدر سیمین میں آ گئی۔

جمشید کو مجاہدینِ آزادی کی بہادری کی کہانیاں پڑھنا پسند ہے۔ جمشید پر ان کی شجاعت اور بہادری کا خوب اثر ہوا ہے۔ اسے لگتا ہے کہ مناسب وجہ پر بہادری سے لڑنا بھی اہم ہوتا ہے۔

دانیال اپنے جنم دن پر مہنگے مہنگے ملبوسات نہ خریدتے ہوئے سادہ لباس خریدتا ہے اور ضرورت مند بچوں کو تحفے دیتا ہے۔

تنویر کا خاندان اجتماعی طرزِ زندگی ماننے والا خاندان ہے۔ اجتماعی زندگی میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کو وہ اہم سمجھتے ہیں جس کی وجہ سے ایک دوسرے کی مدد کرنا تنویر کی ایک قدر بن گئی ہے۔

غور طلب نکات :

- شخصی اقدار خاندان، اسکول، سماج، تہذیب، مذہب، کتابیں، سائنس وغیرہ کسی بھی عوامل کے اثر سے وجود میں آتی ہیں۔
- کچھ قدریں انسان خوب غور وفکر اور تجربات سے قبول کرتا ہے تو کچھ قدریں مخصوص خاندانی نظام، ذات و مذہب، سماج، تہذیب، نظریات وغیرہ کے اثر سے یا پیدائشی اور وراثتی طور پر حاصل ہوتی ہیں۔
- انسان اپنی زندگی میں شامل قدروں پر مخصوص عرصے کے بعد ازسرِنو غور کرے اور محاسبہ کرے کہ ہم اسے اپنے برتاؤ میں کتنا استعمال کرتے ہیں۔

طلبہ کو درج ذیل سرگرمی کرنے کے لیے کہیں۔

- تین مثالی شخصیات کا انتخاب کیجیے۔ یہ مثالی شخصیت آپ کے والد، استاد، دوست، پڑوسی، مشہور شخصیت ؛ کوئی بھی ہو سکتی ہے۔
- ان کے برتاؤ میں کون سی قدریں نظر آتی ہیں، غور کیجیے۔
- ان سے گفتگو کر کے یا کسی اور طریقے سے معلوم کیجیے کہ انھوں نے ان قدروں کو کیوں قبول کیا۔

۶۔ عادات کی خوداحتسابی

درج ذیل جملے پڑھیے اور یاد کیجیے کہ ان موقعوں پر آپ کیا کرتے ہیں۔ ذیل کے جملے مکمل کیجیے۔
اس عمل سے آپ کی کون سی قدریں ظاہر ہوتی ہیں اس پر غور کیجیے۔

طلبہ کو اقدار کے تعلق سے خود کی جانچ کرنے کی ترغیب دیں۔ انھیں مناسب محسوس ہونے والے جوابات کی بجائے صحیح جواب لکھنے کے لیے کہیں۔

۱۔ گھر کام مکمل نہ کیا اور گھر کام نہ کرنے والوں کو استاد نے کھڑے رہنے کے لیے کہا تب ....
۲۔ آپ کو آپ کے دوست نے اعتماد کے ساتھ راز کی باتیں بتائیں تو وہ ....
۳۔ آپ سے کوئی غلطی سرزد ہونے پر والدین کے ساتھ ....
۴۔ کسی شخص سے ملاقات کے لیے وقت دیا گیا ہو تو ....
۵۔ دوسرا شخص وقت پر نہ آتے ہوئے دیر سے آئے تو ....
۶۔ آپ کی غلطی کی سزا استاد کسی دوسرے طالب علم کو دے رہے ہوں تو ....
۷۔ کھانا، کولڈ ڈرنک، روپے، کام کی تقسیم کرتے وقت ....
۸۔ سائیکل، کپڑے جیسی چیزیں بہن بھائی اور دوستوں میں تقسیم کر کے استعمال کرنا ہو تو ....
۹۔ کسی شعبے میں مہارت اور عبور ہو تو دوسروں کے ذریعے دیے ہوئے مشورے اور ہدایات ....
۱۰۔ کوئی کام دوسروں کو ٹھیک سے نہ آتا ہو اور آپ کو اچھی طرح آتا ہو تب ....
۱۱۔ کمزور، نحیف لڑکے کو تندرست و توانا لڑکا مارتا ہوا نظر آنے پر ....
۱۲۔ آپ کو راستے پر حادثہ نظر آیا اور آپ اکیلے ہوں تب ....
۱۳۔ مقررہ وقت میں پڑھائی، ورزش، مطالعہ، مشق کرنا طے کر چکے ہو تب ....
۱۴۔ تیل والی اور جنک فوڈ نہ کھانے کا ارادہ کیا ہو تب ....
۱۵۔ پہلے آپ کو جماعت کے لڑکوں نے ستایا ہے ان کے متعلق ....
۱۶۔ کوئی آپ سے ترش مزاجی اور نفرت سے پیش آئے تب ....
۱۷۔ دوستوں اور گروہ کو متاثر کرنے کے لیے فیشن ایبل کپڑے پہننا یا جدید اشیا کا استعمال کرنا ....
۱۸۔ کوئی شخص کتنا ماڈرن ہے اور اس کے پاس کتنے فیشن ایبل کپڑے ہیں اس بات پر اس سے دوستی کرنا ....
۱۹۔ آپ جان بوجھ کر دوسرے شخص کا الزام ....
۲۰۔ آپ کو محسوس ہو رہا ہے کہ آپ کے اطراف کے کسی شخص کو آپ کی مدد کی ضرورت ہے، تب ....

درج بالا خود احتسابی سے آپ کی کون سی تین قدریں آپ پر ظاہر ہوئیں؟
کیا ایسا موقع بھی آیا کہ آپ ان تین قدروں پر عمل نہ کر سکے؟
بیاض میں لکھیے کہ ان تین قدروں پر ہمیشہ عمل کرنے کے لیے آپ خود میں کیا تبدیلیاں کریں گے۔

۷۔ گھر : سماج کا عکس

ہمارا گھر ایک طرح سے سماج کا عکس ہوتا ہے۔اس میں بھی سماج کی طرح مختلف ارکان مل جل کر رہتے ہیں۔گھر ہر ایک کا ہوتا ہے اور گھر سے متعلق ہر ایک کی ذمہ داری بھی یکساں ہوتی ہے۔اپنے گھر کے کاموں کی تقسیم کو نظروں کے سامنے لائیے۔کیا یہ تقسیم آپ کو مناسب لگتی ہے؟ کیا اس میں کچھ تبدیلیاں کرنا چاہیے؟ کن اقدار کی بنیاد پر یہ تقسیم کرنا ہوگی؟

۸۔ اقدار اور سماجی برتاؤ کا احساس

دیے ہوئے دونوں مواقع پڑھیے اور سماجی ذمہ داری اور اقدار کے فرق کو محسوس کیجیے۔

یہ مثالیں پڑھ کر اس کے متعلق جماعت میں بحث کریں۔ ان دو لڑکوں میں سے صفائی کی قدر کس لڑکے میں نظر آتی ہے؟ ان دونوں میں سے کون صرف قانون پر عمل کرتا ہے؟ صرف اُصولوں پر عمل آوری کے لیے مخصوص برتاؤ کرنا اور یہی رویہ ہماری زندگی کی قدر سمجھ کر اختیار کرنا، اس میں فرق ہے۔

- زید کے اسکول میں سخت اُصول ہے کہ کچرا صرف کوڑے دان میں ہی پھینکیں۔ اسکول کے احاطے میں زید صرف کوڑے دان ہی میں کچرا ڈالتا ہے۔

- لیکن کبھی کبھار راستے سے چلتے وقت وہ کچرا فٹ پاتھ پر ہی پھینک دیتا ہے۔

- صادق بھی زید کے اسکول میں ہی تعلیم حاصل کرتا ہے۔اسکول کے احاطے میں وہ کبھی کچرا اِدھر اُدھر نہیں پھینکتا۔ اسی طرح کسی عوامی مقامات پر بھی صادق کچرا ہمیشہ کوڑے دان میں ہی ڈالتا ہے۔

غور طلب نکات :

- سماجی برتاؤ کی ذمہ داری یہ لوگوں کے برتاؤ سے متعلق طے شدہ اُصول ہوتے ہیں۔ برتاؤ کے یہ اُصول مخصوص قدروں پر مبنی ہوتے ہیں۔ برتاؤ کی ذمہ داریاں کس مناسب طریقے سے لی گئی، اس کے حدود ہوتے ہیں۔ یہ اُصول مخصوص مقام، شعبے، سماج اور ملک میں گھومتے وقت عائد ہوتے ہیں۔
- قدر انسان کے برتاؤ پر قابو رکھنے والا اندرونی عمل ہوتا ہے۔اس کی وجہ سے انسان گھر سے باہر، سماج میں کہیں بھی ان قدروں پر عمل آوری کے لیے اندورنی طور پر تحریک پاتا ہے۔ اقدار اندرونی قوت ہوتی ہے۔صرف اُصولوں کی پابندی کی بجائے مناسب طریقے سے برتاؤ کرنے کی بہ نسبت اسے ایک قدر کی حیثیت سے انسان قبول کرے۔

قدر پیمائی

اوزان ۱۰٪				
کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
جماعت کے کام میں شمولیت	جماعت کے تمام کام اور کھیل، بحث، گفتگو وغیرہ میں پُر جوش حصہ، سبھی کام وقت پر مکمل کیا۔	جماعت کے سبھی کام مکمل کیا۔	دوسروں کی بیاض سے نقل کر کے عمل کیا۔	
خود کی قدریں پہچاننا، برتاؤ میں سدھار لانے کا منصوبہ بنانا	خود کی قدریں بتائیں۔ برتاؤ میں سدھار لانے کے حقیقی راستے لکھے۔	رویے میں سدھار لانے کے پوشیدہ راستے لکھے۔	اَدھورے راستے سجھائے۔	
جماعت کے برتاؤ میں نظر آنے والی قدریں	طلبہ میں ان کی قدریں دِکھائی دیں۔	کچھ حد تک قدروں پر عمل آوری نظر آئی۔	قدروں پر عمل آوری نظر نہیں آئی۔	

صابر .... تم کہاں ہو؟ فوراً آؤ۔
تمھاری مدد کی فوری ضرورت ہے۔
کیا ہوا جوزف؟
کسے فوراً مدد کی ضرورت ہے؟
آج جب میں اسکول سے گھر آ رہا تھا تو میں نے راستے میں کچھ آوارہ لڑکے دیکھے۔
انھوں نے جان بوجھ کر راستے میں کچھ کیلیں پھیلائی تھیں اور بعد میں وہ درخت کے
پیچھے چھپ گئے۔ جب کسی کی گاڑی کا ٹائر پنکچر ہوتا تو اس کی درگت دیکھ کر وہ خوب
ہنستے۔ تم اُنھیں راستے پر لاؤ۔
ضرور جوزف! لیکن پہلے مجھے بتاؤ...
اس کے بارے میں تم کیا کر سکتے ہو؟
میں کیا کر سکتا ہوں؟
وہ کتنے بڑے اور طاقتور
ہیں اور میں اکیلا!
تمھیں اکیلے انسان کی طاقت کا
اندازہ نہیں ہے!

53NUH9

۴ سماجی قیادت

اکیلے کی طاقت...

مقاصد :

۱۔ سماجی تبدیلی لانے کی اہمیت اور اس تبدیلی کے طریقے اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۲۔ سماجی انقلاب لانے کے لیے خوداعتمادی کے ساتھ اقدام کرنے کی کوشش کرنا۔
۳۔ طرزِ زندگی میں تبدیلی لاکر سماجی تبدیلی کے لیے مناسب سمت میں پہلا قدم اُٹھانا۔
۴۔ سماجی مسائل پہچاننا، انھیں حل کرنے کے لیے مناسب طریقوں کا تعین کرنا، اور انھیں حل کرنے کے لیے عملی طور پر فعال بننے کی کوشش کرنا۔

۱۔ سماجی تانے بانے

آیئے، کھیل کھیلیں :

- دس طلبہ ایک ایک چٹھی ہاتھ میں پکڑ کر دائرے میں کھڑے رہیں۔ ایک لڑکے کے ہاتھ میں دھاگے کا بنڈل ہے۔
- جس لڑکے کے ہاتھ میں دھاگے کا بنڈل ہے وہ دھاگے کا ایک سرا مضبوطی سے پکڑ کر کھیل کا آغاز کرے۔
- وہ دھاگے کا بنڈل کسی دوسرے طالب علم کو سونپے اور اس سے دریافت کرے کہ اس کے کاغذ پر کون سا لفظ ہے۔
- وہ لفظ سن کر پہلا طالب علم اپنے کاغذ پر لکھے لفظ اور دوسرے طالب علم کے کاغذ پر لکھے لفظ کو جوڑ کر ایک جملہ بنائے۔ مثلاً پہلا لفظ پرندہ ہے اور دوسرا لفظ درخت ہے تو جملہ یوں بنے گا: ''پرندے درخت پر گھونسلا بناتے ہیں۔'' یا آلودگی (پہلا لفظ) سے ندی (دوسرا لفظ) کا پانی آلودہ ہوتا ہے۔ اس طرح سے پہلے اور دوسرے طلبہ کے ہاتھوں کے دھاگوں اور الفاظ سے جال بُننا شروع کردیں۔
- اب دوسرے لڑکے/لڑکی کے ہاتھ سے بنڈل تیسرے طالب علم کے سپرد کریں۔ (وہ خود اپنے دھاگے کا سِرا محفوظ رکھے۔) دوسرا طالب علم اپنے اور تیسرے طالب علم کے کاغذ پر لکھے لفظ سے جملہ بنائے۔
- اسی طرح سے تیسرے طالب علم سے چوتھے طالب علم کے پاس دھاگا پہنچاتے ہوئے الفاظ کو جوڑنے والے جملے تیار کریں اور دسویں طالب علم تک کھیل جاری رکھیں۔

کاغذ کی دس چٹھیاں تیار کریں۔ ایک ایک چٹھی پر دیے ہوئے الفاظ لکھیں۔ انسان، ندیاں، ہوا، پرندہ، آلودگی، پلاسٹک، جاندار، پانی، درخت، مٹی۔ (تمام طلبہ میں یہ چٹھیاں تقسیم کردیں۔) ہر طالب علم کو ایک چٹھی دیں۔ انھیں دائرے میں کھڑا کریں۔ دھاگے کا ایک بنڈل لیں اور ایک لڑکے کے سپرد کریں۔

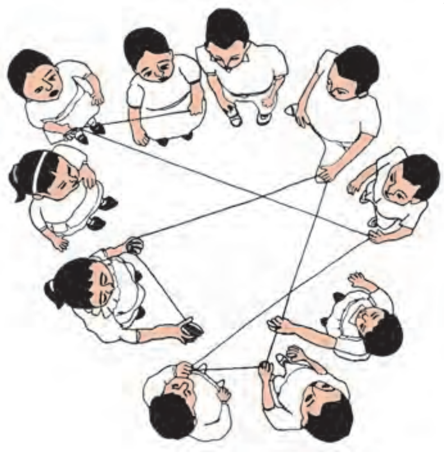

- اس کھیل میں گزشتہ صفحے پر دی ہوئی تصویر کے مطابق طلبہ کے ہاتھوں میں دھاگے کا جال تیار ہوگا۔
- اس جال کے دھاگے پر کہیں بھی ایک چٹکی لیں یا ہلکی سی ضرب دیں اور کیا محسوس ہوتا ہے، تجربہ کریں۔

غورطلب نکات :

- طلبہ کے ہاتھوں میں موجود دھاگے کو چٹکی لینے یا مارنے سے تمام طلبہ کو دھاگے کا ارتعاش محسوس ہوگا۔اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اطراف/ماحول کی ہر چیز ایک دوسرے سے مربوط ہے۔ایک عامل کی تبدیلی کا اثر دوسرے عوامل پر ہوتا ہے۔
- اسی طرح تمام انسان ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔مثلاً شہر میں رہنے والے انسان اناج کی پیداوار کے لیے دیہات کے لوگوں پر منحصر ہوتے ہیں۔ شہر کے کئی کارخانوں میں ضروری خام مال دیہی علاقوں کی کان سے آتا ہے۔یعنی ایک دوسرے کے مسائل ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

۲۔ انحصار

ہر واقعے کے متعلق بحث کرنے کی ترغیب دیں۔ طلبہ سے دریافت کریں کہ کیا یہ ان کے بھی مسائل ہیں۔

درج ذیل باتوں کا آپ پر کیا اثر ہوگا؟ غور کریں۔

۱۔ گاڑیوں کے زیادہ استعمال کی وجہ سے عالمی درجۂ حرارت میں اضافہ ہوا ہے۔

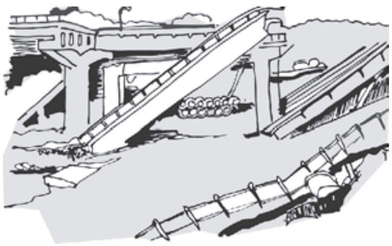

۲۔ پلاسٹک کے کچرے کو صحیح ڈھنگ سے ٹھکانے نہ لگایا گیا تو وہ زمین پر جمع ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے زمین بنجر ہوجاتی ہے۔

۳۔ دیہی اور دور دراز کے علاقوں میں ضروریاتِ زندگی کی قلّت اور قحط سالی کی وجہ سے دیہی علاقوں کے لوگ زراعت، کھیتی باڑی چھوڑ کر نوکری کی تلاش میں شہر کی طرف منتقل ہوتے ہیں۔

۴۔ کبھی کبھی راستے بنانا، بند باندھنا، اسکول بنانا جیسے عوامی اسکیم کے کاموں میں زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے اور کام بھی ادنیٰ درجے کا ہوتا ہے۔

غورطلب نکات :

- ملک یا دنیا کے کسی ایک حصے کے مسئلے کا اثر، مسائل کی زنجیر تیار کرتا ہے۔آخرکار ان مسائل کا عملی یا غیر عملی اثر سب پر ہوتا ہے۔
- ہمارے ماحول کے مسائل دوسروں کے مسائل سمجھ کر ہم انھیں نظرانداز نہیں کر سکتے۔ وقت گزرنے کے بعد ان مسائل سے ہمیں بھی دشواریاں پیش آسکتی ہیں۔
- عوامی مسائل حل کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔ایک آدمی کا خیال یا عمل بھی حالات میں تبدیلی لاسکتا ہے۔

۳۔ سماجی تبدیلی لانے کے مختلف راستے

سماجی تبدیلی کے لیے انسان مختلف قسم کی کوششیں کرسکتا ہے۔مثال کے طور پر ذیل میں کچھ اقسام دی ہوئی ہیں۔ان اقسام میں سے اپنے اطراف میں کام کرنے والی مختلف تنظیموں، اشخاص وغیرہ کی معلومات حاصل کریں۔

الف) سماجی خدمات (سماجی کام):

کسی گروہ یا کسی سماج کو جب ضروری خدمات نہیں ملتیں تو ان سہولیات کو فراہم کرنے کا کام کرنا سماجی تبدیلی کا ایک راستہ ہے۔مثلاً برص کے مریضوں کو جب سماج دھتکار رہا تھا اس وقت بابا آمٹے نے برص کے مریضوں کا علاج کیا اور ان کی خدمت کی۔

ب) بنیادی سہولیات پیدا کرنا:

کسی سماجی مسئلے کے دیرپا حل کے لیے چھوٹی چھوٹی اسکیمیں شروع کرنا بھی سماجی تبدیلی کا ایک راستہ ہے۔مثلاً پانی کی شدید قلّت والی ریاست راجستھان میں ڈاکٹر راجندر سنگھ نے عوام کی مدد سے ۴۵۰۰ جوہڑ (چھوٹے بند) باندھے۔ ان کی اس اسکیم کی وجہ سے راجستھان کے سطحِ آب میں اضافہ ہوا۔

ج) تحقیق:

کسی مسئلے کو جڑ سے ختم کرنے کے لیے تحقیق کرکے نیا متبادل تلاش کرنا سماجی تبدیلی کا ایک مؤثر راستہ ہے۔مثلاً مہاراشٹر کے گڑ چرولی ضلع میں بچوں کی شرحِ اموات زیادہ تھی جس کی اہم وجہ نمونیا تھی۔ ڈاکٹر ابھے بنگ اور ڈاکٹر رانی بنگ نے نمونیا پر قابو پانے اور علاج کرنے کے لیے تحقیق شروع کی۔ان کے اس کام کی وجہ سے اس حصے میں بچوں کی شرحِ اموات میں کمی واقع ہوئی۔

د) سماجی تحریک:

سماج کے لوگوں کو ان کی ضروریات، حقوق اور ذمہ داریوں کا احساس دلا کر انھیں حقوق دلانے کے لیے عوامی بیداری پیدا کرنا، سماجی تحریک چلانا سماجی تبدیلی کا ایک راستہ ہے۔

آیئے، سیکھیں۔

سماجی تبدیلی کی جو چار قسمیں ہم نے سیکھی ہیں، ان کی کچھ مثالیں دیکھتے ہیں۔

سماجی خدمت	بنیادی سہولیات	تحقیق	سماجی تحریک
یتیم خانہ یا اولڈ ایج ہوم کے کاموں میں مدد کرنا۔	عوام کی مدد سے راستے کی درستی۔	زراعت کے لیے مفید، کارآمد اوزار تیار کرنا۔	فرسودہ رسم ورواج کے خلاف سماجی تحریک شروع کرنا۔
اسکول سے دور بچوں کو اسکول لانا۔	پانی کی کفایت شعاری	نئی دوائیاں اور امراض سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے تلاش کرنا۔	آبی اور فضائی آلودگی کم کرنے کے لیے عوامی تحریک شروع کرنا۔
پہاڑی علاقوں، دریا کی وادیوں کے دیہی علاقوں میں ادویات اور طبّی سہولیات فراہم کرنا۔	عوامی بیت الخلا تعمیر کرنا۔	سماجی مسائل کی وجوہات تلاش کرنا۔	آب خواندگی کی تحریک شروع کرنا۔
جن بچوں کو کتابیں، یونیفارم میسر نہیں انھیں وہ چیزیں فراہم کرنا۔	کوڑے کرکٹ کا مناسب انتظام	شعبۂ تعلیم میں جدید ٹکنالوجی کے استعمال کے لیے تحقیق۔	ٹرافک کے قوانین پر عمل آوری۔

آخر میں دیے ہوئے خالی چوکون میں چاروں طریقوں کی مثالیں لکھیے جو آپ کو معلوم ہوں۔

آپ کی بیاض میں جدول بنائیے۔

آپ کے اطراف میں سماجی خدمت کرنے والے چند اداروں یا اشخاص کے ناموں کی فہرست مرتب کیجیے۔

۴۔ اکیلے کی طاقت

ایک عام انسان اپنی زبردست قوتِ ارادی یا مقصد سے متاثر ہوکر اور کڑی محنت کے ذریعے اپنے ماحول کو یا دنیا کو بدل سکتا ہے۔ ذیل میں کچھ مثالیں دی ہوئی ہیں۔

سماجی تبدیلی لانے کے لیے کڑی محنت کرنے والے کسی شخص کو تلاش کرنے کی طلبہ کو ترغیب دیں۔
اس شخص کے کاموں کے متعلق مختصراً معلومات بیاض میں لکھنے کے لیے کہیں اور انھیں جماعت میں پیش کریں۔

ملالہ یوسف زئی کو پندرہ سال کی عمر میں ہی نوبیل انعام سے نوازا گیا۔ پاکستان کے شمال مغربی علاقے میں طالبان نے لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی عائد کی تھی۔ اس وقت ملالہ یوسف زئی نے طالبان کی پابندی کو چیلنج کردیا۔ لڑکیوں کو تعلیم کا حق اور عورتوں کی خودمختاری کے لیے انھوں نے لڑائی لڑی۔

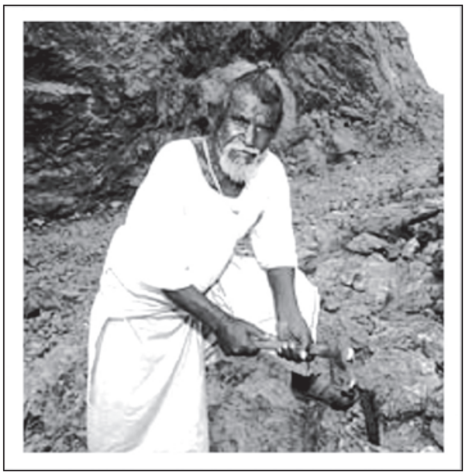

'گیہلور' ریاست بہار کا ایک چھوٹا سا دیہات ہے۔ دیہات کے لوگوں کو پڑوس کے بڑے گاؤں میں جانے کے لیے پتھروں کی چٹانیں رکاوٹ بنی ہوئی تھیں۔ اس کو چھوڑ کر پڑوس کے شہر جانے کے لیے ۵۰ کلومیٹر پیدل چلنا پڑتا۔ لوگوں کی اس تکلیف کو دیکھ کر گاؤں کے ایک آدمی **دشرتھ مانجھی** نے چھینی اور ہتھوڑا لے کر چٹانیں توڑنا شروع کردیں۔ گاؤں کے لوگ اس کا مذاق اُڑاتے اور طنز کرتے۔ اس سے کہتے کہ اکیلے سے چٹان نہیں توڑی جاسکتی۔ لوگوں کی نکتہ چینی کے باوجود ہمت نہ ہارتے ہوئے انھوں نے چٹان توڑنے کا کام جاری رکھا اور بائیس برس کی مسلسل محنت سے انھیں پہاڑ میں راستہ بنانے میں کامیابی ملی۔

کوڑے کرکٹ کا انتظام اور عوامی بیت الخلا تعمیر کرنے جیسی اس سماجی خدمت کے لیے **بندیشور پاٹھک** کا نام خاص طور پر لیا جاتا ہے۔ انھوں نے 'سولبھ انٹرنیشنل' نامی تنظیم قائم کی۔ عوامی مقامات پر بیت الخلا کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے عوام، خاص طور پر خواتین کو کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا۔ لوگوں کی تکلیف دور کرنے کے لیے بس اسٹاپ، باغیچے، بازار جیسے عوامی مقامات پر سولبھ تنظیم نے بیت الخلا تعمیر کیے۔ حکومت ہند نے بندیشور پھاٹک کو 'پدم بھوشن' کے قومی اعزاز سے نوازا۔

۵۔ اپنے آپ میں تبدیلی لانے کا منصوبہ

"آپ جو تبدیلی دوسروں میں چاہتے ہیں اُسے پہلے اپنے اندر لائیے اور عمل کیجیے۔" - مہاتما گاندھی

- جب سماج میں کوئی تبدیلی لانا ہو تو وہ تبدیلی پہلے خود میں لانا پڑتی ہے۔
- خود میں تبدیلی لا سکیں تب ہی دوسروں کو اس کے متعلق بتاتے وقت خود اعتمادی حاصل ہوگی۔
- شخصی بدلاؤ کی اسکیم ہر شخص اپنے طور پر خود مکمل کرے۔
- خود میں تبدیلی کس طرح لائیں، اس کے لیے کچھ رہنما مرحلے ذیل میں درج ہیں۔

خود کو بدلنے کے ایک پروجیکٹ کی مثال ذیل میں دی ہوئی ہے۔ طلبہ کو معنی خیز اور اہم محسوس ہونے والی کسی سماجی تبدیلی کی منصوبہ بندی اپنے طور پر کرنے کی آزادی دیں۔ اس منصوبے پر عمل آوری کے لیے مثال میں جو مرحلے دیے ہوئے ہیں وہ صرف رہنمائی کے لیے ہیں۔ طلبہ تبدیلی کے اس منصوبے پر ایک ماہ تک عمل کرتے رہیں۔ اس کی روداد بیاض میں لکھنے کی ہدایت دیں۔

عنوان : گھر میں پلاسٹک کی چیزوں اور کاغذ کا استعمال کم سے کم کرنا۔

۱ مسئلے کی شکل
گھر سے غیر کارآمد سمجھا جانے والا کاغذ اور پلاسٹک کچرا کم کرنا۔

۲ مسئلے کا تناسب
گھر میں جمع ہونے والے کچرے کا تناسب طے کرنے کے لیے کچرے کی بالٹی پر $\frac{1}{4}$ ، $\frac{1}{2}$ ، $\frac{3}{4}$ بھری ہوئی اِس قسم کے نشانات لگائیں۔ پانچ دن تک روز بالٹی میں کتنا کچرا جمع ہوا اس کا اندراج کریں۔ ان پانچ دنوں کے کچرے سے ہم اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کاغذ اور پلاسٹک کا کچرا کتنا ہوتا ہے۔

۳ غور و فکر
کس نوعیت کے پلاسٹک اور کاغذ کچرے میں جاتے ہیں اس کی فہرست بنائیں۔ مثلاً اناج، سبزی ترکاری، اشیائے خوردنی والی پلاسٹک کی خالی تھیلیاں، چاکلیٹ کور، پھٹے ہوئے کاغذات، کاغذی تھیلیاں وغیرہ۔

۴ متبادل راستہ تلاش کرنا
پلاسٹک اور کاغذ کی کون سی اشیا آپ کچرے میں پھینکنے سے پرہیز کریں گے، کیوں اور کیسے؟ اس کا متبادل کیا ہے؟

۵
پلاسٹک اور کاغذ کا کچرا کم کرنے کے لیے آپ کو جو حل سوجھتے ہیں اسے کم از کم ایک ہفتہ عمل میں لائیے۔

۶
ان سات دنوں میں کچرے کی بالٹی کتنی بھری اس کا اندراج کریں۔ اگر کچرے کے تناسب میں کچھ فرق نہ ہوا ہو تو دوبارہ تیسرے مرحلے پر جا کر مختلف متبادل پر غور کریں لیکن کچرے کا تناسب اگر تھوڑا سا بھی کم ہوا ہو تو مسئلہ حل کرنے میں آپ کی کوشش کی سمت صحیح ہے، سمجھ کر تبدیلی جاری رکھیں۔

۷ منصوبے کا احوال
مسائل سلجھانے کے لیے منصوبے کے تمام تجربات کا اندراج بیاض میں کریں۔

خود میں تبدیلی لانے کے لیے چند منصوبے

ہر مہینے بجلی، پانی اور پٹرول وغیرہ کا استعمال کم کرنا۔

روزانہ ایک گھنٹا گھر کے کاموں میں مدد کر کے دوسروں کے کام کا بوجھ تھوڑا سا ہلکا کرنا۔

روزانہ ایک گھنٹا پڑھنا لکھنا سکھانا۔

جس مضمون میں ہم کمزور ہیں اس مضمون میں محنت کر کے ترقی کرنا۔

روزانہ ایک گھنٹا بھائی بہنوں کی پڑھائی میں مدد کرنا۔

گھر میں گیلے کچرے اور سوکھے کچرے کے لیے الگ الگ کوڑادان تیار کرنا۔ گیلے کچرے سے نامیاتی کھاد تیار کرنا۔

۶۔ سماجی تبدیلی ۔ منصوبہ

خود میں تبدیلی کے تصور پر کامیابی سے عمل کرنے کی وجہ سے اب آپ کی خوداعتمادی میں اضافہ ہوا ہوگا۔ اب تبدیلی کے نظریے کو وسعت دیتے ہیں۔

سماج یا اپنے اطراف کے چند مسائل اگر آپ کی نظر میں ہوں تو اس حالت کو کس طرح تبدیل کیا جائے اس پر غور کریں۔

سماجی تبدیلی لانے کے لیے منصوبے کے مرحلے نمونے کے طور پر دیے ہوئے ہیں۔ اس کا بغور مطالعہ کیجیے۔

طلبہ کے گروہ بنا کر سماجی تبدیلی کی سرگرمی انجام دینے کے لیے کہیں۔ اس سرگرمی کے لیے تین مہینوں کا وقت مقرر کریں۔ سرگرمی کے لیے اردگرد کے کسی سماجی مسئلے کا انتخاب کرنے، اس مسئلے کی یکسوئی کے لیے ضروری وسائل کی موجودگی کی جانچ کرنے اور معاشرے کی عملی شرکت حاصل کرنے کی ضرورت کے تعلق سے رہنمائی کریں۔

پہلا مرحلہ : سماجی مسئلے کا انتخاب۔

- سماجی تبدیلی کے لیے مسئلے کا انتخاب خوب غور وفکر سے کیا جائے۔ یاد کیجیے کہ کیا آپ کو کبھی دوسروں کی تکلیف میں بے چینی محسوس ہوئی تھی؟
- کوئی واقعہ یا منظر دیکھ کر کیا آپ کی آنکھیں بھر آئی تھیں؟ کیا آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ اس مسئلے کو سلجھانے میں آپ مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔
- اس طریقے سے اگر آپ مسئلے کا انتخاب نہ کر پائیں تو اپنے اطراف، دوستوں کے گھر جا کر اُن کے مسائل دریافت کیجیے۔ ان کی پریشانیاں معلوم کیجیے۔ اس ملاقات سے آپ کو جو مسائل سمجھ میں آئے ہوں ان کی فہرست تیار کیجیے۔

دوسرا مرحلہ : تبدیلی کے لیے مسئلہ طے کرنا۔

- آپ کے اطراف کے مسائل کی جو فہرست تیار کی گئی ہے ان مسئلوں سے متعلق خود سے سوالات پوچھیے۔

۱۔ کیا یہ مسئلہ آپ کی نظر میں کافی بڑا ہے؟ مثلاً گاؤں کے تمام لوگوں کو پڑھنا لکھنا سکھانا۔ اسی طرح وہ مسئلہ چھوٹا بھی نہیں ہونا چاہیے، جیسے گھر کے پیچھے آنگن میں ایک درخت لگانا۔

۲۔ اس تبدیلی کو لانے کے لیے درکار سرمایہ اور نفری تعاون کیا آپ کا گروہ حاصل کر پائے گا؟

۳۔ اس تبدیلی کو لانے کے لیے جو صلاحیت اور معلومات درکار ہے کیا وہ آپ کے گروہ کے پاس ہے؟ آپ جو تبدیلی یا سدھار لانا چاہتے ہیں کیا آپ اس کی پیمائش کر سکتے ہیں؟

تیسرا مرحلہ : واضح الفاظ میں مسئلہ پیش کرنا۔

- مسئلہ اور اس کے متعلق طے شدہ کام واضح الفاظ میں پیش کرنا۔ مثلاً ہمارے اطراف میں ناخواندہ لوگوں کا تناسب زیادہ ہے، یہ مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق ہمارے گروہ نے پانچ لوگوں کو پڑھنا لکھنا سکھانا طے کیا ہے جس کی وجہ سے انھیں سادے جملے پڑھنا لکھنا آ جائے۔ اس طرح ہر گروہ مسئلے کو واضح الفاظ میں پیش کرے۔ مثلاً .... مسئلہ ہے۔ اس کے متعلق ہم .... کرنے والے ہیں۔ اس لیے .... ہونا چاہیے۔

چوتھا مرحلہ : مسئلہ حل کرنے کی راہ۔

- آپ کا منتخب کردہ مسئلہ حل کرنے کے لیے اور مسئلے سے متعلق ماہرین/ سرپرستوں سے گفتگو کے ذریعے رہبری حاصل کریں۔گروہ کے تمام طلبہ مسئلہ حل کرنے کے لیے بتائی ہوئی ترکیبیں سمجھ لیں۔اساتذہ اور والدین سے بھی اس مسئلے پر گفتگو کریں۔مثلاً مسئلہ حل کرنے کے لیے یعنی ناخواندہ لوگوں کو پڑھنا سکھانے کے لیے ان متبادلات پر غور کرسکتے ہیں۔

۱۔ ان لوگوں کو سیکھنے کی ترغیب دلانا۔

۲۔ گروہ کے لڑکے ان ناخواندہ لوگوں کو ان کی سہولت کے وقت تعلیم دیں۔

آپ نے کسی کو پڑھنا لکھنا سکھانا طے کیا ہے،اس کے لیے کون سا راستہ مناسب ہے؟ یہاں پر آپ کے متبادل راستے کا انتخاب ہوگا۔

پانچواں مرحلہ : اسکیم پیش کرنا۔

- منتخب شدہ مسئلہ حل کرنے کے لیے کام کا خاکہ تیار کرنا۔
- جماعت کے تمام طلبہ کو آپ کی اسکیم بتائیے اور جماعت کے دیگر لڑکوں کے تاثرات کو ملحوظ رکھیے۔

چھٹا مرحلہ : مسئلہ حل کرنے کے لیے عملی کام۔

- یہ مرحلہ تھوڑا مشکل ہوتا ہے۔
- آپ کی اسکیم کے مطابق عملی کام کرتے وقت رکاوٹیں آسکتی ہیں۔عین وقت پر آپ ان دشواریوں کو دور کرنے کے لیے راستہ تلاش کرتے ہیں۔
- اگر ضروری ہو تو ان رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے اساتذہ یا سرپرستوں کی مدد لیں۔

ساتواں مرحلہ : تبدیلی کی پیمائش۔

- مسئلے سے متعلق کچھ نمایاں تبدیلیاں لانے میں کیا آپ کامیاب ہوئے؟
- جن حالات سے آپ نے سماجی بدلاؤ کی کوشش کی اگر اس میں تھوڑی سی اصلاح ہوگئی تو اس میں آپ کی کامیابی ہے۔
- ممکن ہو تو تبدیلی کی پیمائش کیجیے یا اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔
- اگر کچھ تبدیلی نہ ہوئی ہو تو غلطیوں کا محاسبہ کیجیے۔

آٹھواں مرحلہ : تبدیلی کی تحریری رپورٹ تیار کرنا۔

- گروہی مسائل حل کرنے کے لیے یا حالات میں تبدیلی لانے کے لیے آپ کے گروہ نے جو کام کیے اس کی تصویرکشی کیجیے۔
- آپ کے کام کی وجہ سے ان لوگوں کو کس طرح فائدہ ہوا یہ ان سے جان لیجیے۔
- تصاویر اور دیگر شواہد اور تحریری رپورٹ پروجیکٹ بیاض میں چسپاں کیجیے۔

نواں مرحلہ : اپنی پیٹھ تھپتھپائیے۔

- سماجی تبدیلی کتنی نظر آئی اس کی بہ نسبت آپ نے سماج کے مسائل کو سمجھ کر جو کام کیے وہ قابلِ تحسین ہیں۔
- سماجی تبدیلی کا کام آپ نے پوری صلاحیت سے کیا ہے تو خود کو اور گروہ کو پیٹھ تھپتھپا کر شاباشی دیجیے۔

سماجی تبدیلی کے لیے چند سرگرمیاں بطور نمونہ دی ہوئی ہیں لیکن مناسب پروجیکٹ کا انتخاب کرنے کی آزادی آپ کو ہے۔

۱۔ اسکول کے بیت الخلا کی حالت درست کرنا۔

۲۔ اسکول کا ماحول صاف ستھرا رکھنے کے لیے انتظام کرنا۔

۳۔ اسکول کے اطراف میں شجرکاری کرنا اور ان کی دیکھ بھال کرنا۔

۴۔ آپ کے محلے یا عمارت میں موجود کچرے کی تقسیم کر کے گیلے کچرے سے کھاد تیار کرنا۔

۵۔ پڑوس کے کسی ناخواندہ آدمی کو پڑھنا لکھنا سکھانا۔

میری سند

تبدیلی لانے کے لیے منصوبہ بنانے سے لے کر کام مکمل ہونے تک آپ کو جو تجربات حاصل ہوئے اور ان میں کس طرح کامیابی حاصل ہوئی اس کی توصیفی سند خود کے لیے بنائیے۔ اپنی کوششوں اور محنت کی تعریف کیجیے۔

قدر پیمائی

اوزان ۲۰٪				
کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
ذاتی تبدیلی کا منصوبہ پیش کرنا۔	خود کی صلاحیتیں سمجھ کر خود میں تبدیلی کا منصوبہ مکمل کیا۔ منصوبہ واضح الفاظ میں پیش کیا۔ متعلقہ سوالات کے اطمینان بخش جوابات دیے۔	خود میں تبدیلی کا منصوبہ مکمل کیا۔	خود میں تبدیلی کے منصوبے کی معلومات غیر واضح طریقے سے دی۔ خیالات واضح نہیں۔	
سماجی تبدیلی کا منصوبہ مکمل کرنا۔	سماجی تبدیلی کا منصوبہ ایمان داری سے مکمل کیا۔ واضح انداز میں منصوبہ پیش کیا۔ متعلقہ سوالات کے اطمینان بخش جوابات دیے۔ تصاویر اور گروہ کے تحریری تاثرات پیش کر کے سماجی تبدیلی کا ثبوت دیا۔	سماجی تبدیلی کا منصوبہ ایمان داری سے مکمل کیا۔ واضح انداز میں منصوبہ پیش کیا۔ متعلقہ سوالات کے اطمینان بخش جوابات دیے لیکن سماجی تبدیلی کے ثبوت کے طور پر تصاویر اور گروہی تاثرات پیش نہیں کیے۔	سماجی تبدیلی کا منصوبہ واضح نہیں ہے۔ سماجی تبدیلی کے لیے کیا کام کیا، کس طرح کیا، واضح نہیں ہے۔	

صابر، کیا تمھارے اندر کچھ بھی کمی نہیں ہے؟
جی ہاں! ایک بات ہے جو میں نے اتنے سالوں میں نہیں سیکھی۔
چلو! کچھ تو ملا۔ وہ کیا ہے؟
فن پیدا کرنا یا اس سے لطف اندوز ہونا۔
تم سمجھتے ہو کہ تم یہ نہیں کر سکتے۔
(رنجیدہ ہوکر) بدقسمتی سے ہاں! باہمت اور جرأت مند بننے میں اتنا مصروف ہوگیا کہ پہلے انسان بننا چاہیے یہی بھول گیا۔
اپنے اطراف پائے جانے والے فنون سے ربط رکھنا یہی انسان کے لیے سب سے بڑا عطیہ ہے۔ کیوں نہ ہم دونوں مل کر یہ سیکھیں؟ تمھیں کیا لگتا ہے؟

۵ فنون سے لطف اندوزی - بصری فنون

فن کی جمالیات کو سمجھنا...

53XQIH

مقاصد :

۱۔ انسانی زندگی میں فنونِ لطیفہ کی اہمیت کو اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔مختلف بصری فنون کی قسموں کے نام اور بصری فنون کی قسموں کے بنیادی پانچ اجزا کے نام بتانا۔
۲۔ روزمرہ زندگی میں استعمال کیے جانے والے فنون کی اقسام کو پہچاننا، کچھ مشہور فنکاروں کے نام بتانا۔
۳۔ ایک ہی جذبے یا موقع کا ہر فنکار اپنے انداز سے مختلف طریقوں سے اظہار کرسکتا ہے، اس جملے کی تائید کرنا۔
۴۔ کسی فن کا نمونہ پیش کر کے اپنے آپ کو آشکار کرنا۔
۵۔ کسی فن کے نمونے میں بصری فنون کے پانچ بنیادی اجزا کس طرح استعمال کیے گئے ہیں، اسے اپنے الفاظ میں بیان کرنا اور کسی فن کا نمونہ کیوں پسند ہے اس کی وضاحت اپنے الفاظ میں کرنا۔

۱۔ تھوڑی سی تفریح ...

حبِ وطن پر ایک گیت منتخب کیجیے۔اس گیت کو کلاس میں بلند آواز میں سنائیے۔طلبہ وہ گیت سن کر اس سے لطف اندوز ہوں۔

۲۔ ذرا غور کریں:

کیا آپ کو ساحل پر چہل قدمی کے دوران ریت کا قلعہ بنانے یا ریت پر کچھ لکھنے کا خیال پیدا ہوا ہے؟ ہاں/نہیں

کیا کسی بات پر غور کرتے وقت بے خیالی میں آپ کاغذ پر تصویر یا نقش و نگار بناتے ہو؟ ہاں/نہیں

۱۔ ذیل کے نکات پر بحث کیجیے۔
- گیت سنتے وقت آپ کے اندر رقص کرنے یا پیروں سے تھرکنے کی خواہش پیدا ہوئی؟
- کیا آپ کا جسم گیت پر جھوم رہا تھا؟
- کیا گیت سنتے وقت آپ نے اپنے اندر مزید جوش محسوس کیا؟ ایسا کیوں ہوا؟

۲۔ طلبہ کو ہر سوال پڑھ کر سنائیے۔ ہاں/نہیں میں ہاتھ اُٹھا کر جواب دینے کے لیے کہیں۔سوال کی تمام سرگرمیاں جان بوجھ کر کی گئی ہیں یا انجانے میں سرزد ہوئیں، اس بارے میں غور کرنے کے لیے کہیں۔

کیا جب آپ خوش ہوتے ہیں تب کوئی گیت گنگنانے لگتے ہو یا آپ کی طبیعت رقص کرنے کی طرف مائل ہوتی ہے؟ ہاں / نہیں

کیا کسی کے متعلق بتاتے وقت اس کی (مذکر/مؤنث) نقل اُتارنے کی طبیعت ہوتی ہے؟ ہاں / نہیں

کیا آپ نے کسی واقعے کو دلچسپ انداز میں بیان کرنے کا لطف اُٹھایا ہے؟ ہاں / نہیں

غور طلب نکات :

تمام انسانوں کو اپنے آپ کا اظہار کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اپنے خیالات، رائے، جذبات کے اظہار کرنے کی دلی خواہش ہوتی ہے۔ اظہارِ خیال زندہ رہنے کے لیے سانس لینے جیسا اہم عمل ہے۔ کبھی کبھی یہ اظہار الفاظ کے توسط سے ہوتا ہے لیکن بسا اوقات انسان فن کا سہارا لیتا ہے۔ فن ہر انسان میں فطری طور پر موجود ہوتا ہے۔ انسان کے وجود میں آنے کے بالکل ابتدائی زمانے سے مختلف قسم کے فنون ایجاد کرنے کی کوشش ہمیں دِکھائی دیتی ہے۔ دنیا کی تمام تہذیبوں میں فنون کا فروغ دِکھائی دیتا ہے۔ اکثر لوگ فنون سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ فن تخلیق کرنا، اس سے آگہی حاصل کرنا یا اس کے لیے مالی مدد دینا؛ اس طرح لوگ فنونِ لطیفہ سے جُڑے رہتے ہیں۔

۳۔ فنونِ لطیفہ یعنی کیا؟

فنونِ لطیفہ کی ایک بالکل آسان تعریف مشہور و معروف مصور جناب دیوی پرساد نے اس طرح پیش کی ہے - ''جو عملی کام جمالیات سے پُر ہے اور انسان کے لیے بامعنی ہے؛ ایسا کوئی بھی عملی کام فنونِ لطیفہ ہے۔'' یعنی آپ جو کچھ بھی کریں وہ جمالیات سے پُر ہو، انسانوں کے لیے بامعنی ہو تو وہ عملی کام فنونِ لطیفہ کہلاتا ہے۔ ہم سب ایک قسم کے فنکار ہیں۔ صرف اپنے اندر فنونِ لطیفہ اور فنکار کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔

۴۔ روزمرہ زندگی میں پوشیدہ فنون پہچاننا :

جماعت میں طلبہ کے گروہ بنائیں۔ انھیں ان کی روزانہ کی زندگی میں فنونِ لطیفہ کی مثالیں تلاش کرنے کے لیے کہیں۔ ہر گروہ جماعت میں معلومات پیش کرے۔ کسی عنوان پر کارٹون بنانے کے لیے کہیں۔

فنونِ لطیفہ کے بغیر ہماری زندگی میں نا اُمیدی اور مایوسی پیدا ہو جائے گی۔ فنونِ لطیفہ کی وجہ سے زندگی خوش وخرم اور پُرمسرت ہوتی ہے۔ ہماری زندگی فنونِ لطیفہ سے گھری ہوئی ہے۔ رنگولی، فلم، تصاویر، بھرت کام، نقش و نگار، کپڑے (لباس) میں رنگوں کا امتزاج، مختلف باتوں کی ترتیب جیسی فنونِ لطیفہ کی کئی مثالیں ہمیں دِکھائی دیتی ہیں۔

کارٹون روزمرہ زندگی میں دِکھائی دینے والا فنِ لطیف ہے۔ **جن تصاویر میں کم سے کم خطوط، تدبر اور مزاح کی حس** ہوتی ہے وہ بہترین کارٹون قرار پاتے ہیں۔

کیا آپ اپنی روزمرہ زندگی میں فنونِ لطیفہ کی مزید کچھ مثالیں تلاش کر سکتے ہو؟

۵۔ فنونِ لطیفہ کی اقسام کا تعارف :

موسیقی، رقص، ڈراما، مجسمہ سازی، ڈرائنگ وغیرہ فنونِ لطیفہ کی تخلیق کے ذرائع کو 'فنونِ لطیفہ کی اقسام' کہتے ہیں۔ قدیم بھارت میں چونسٹھ روایتی فنون میں طاق ہونے کو مہذب ہونا سمجھا جاتا تھا۔ فنونِ لطیفہ کے عام طور پر دو حصے کیے جاتے ہیں۔ آیئے، اس جماعت بندی کو سمجھ لیں۔

بصری فنونِ لطیفہ :

بصری فنونِ لطیفہ میں مصوری، ڈرائنگ، مجسمہ سازی، ٹھپہ کام، کشیدہ کاری، فوٹوگرافی، ویڈیو، فلم سازی، ادب، عمارت سازی وغیرہ شامل ہیں۔

حرکی فن :

فنونِ لطیفہ میں ایسے فن کی قسمیں شامل ہوتی ہیں جس میں فرد یا افراد کے گروہ ناظرین کے سامنے اپنا فن پیش کرتے ہیں۔ اس فن کی قسم کو پیش کرنے کے لیے فنکار کی ذاتی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ اس میں رقص، موسیقی، گیت، ڈراما، ڈراما پڑھنا، خاموش حرکات، کٹھ پتلی، سرکس، شعرگوئی، تقریر جیسے فنون شامل ہیں۔ اس سبق میں ہم بصری فنونِ لطیفہ سے متعلق مزید جانکاری حاصل کریں گے۔

٦۔ فطرت کے فنونِ لطیفہ کا مشاہدہ :

طلبہ کے گروہ بنائیں۔ اسکول اور گھر کے اطراف میں درخت، پودے، پھل وغیرہ کا مشاہدہ کیجیے۔ ہر گروہ جہاں تک ممکن ہو اتنے رنگ کے اور شیڈ کے پتے، پھول، پھل، ٹہنیاں جمع کرے۔ ان میں سے قریب قریب کے رنگ ایک دوسرے کے قریب رکھ کر تصویر میں دِکھائے ہوئے کے مطابق ایک رنگین دائرہ بنایئے۔ ایک دوسرے کے رنگین دائروں کو دیکھنے کے لیے وقت دیجیے۔

بحث کیجیے :
کتنے مختلف قسم کے رنگ کے شیڈ ملے؟ کیا پتوں کے رنگ اور موسم کے درمیان کچھ تعلق دِکھائی دیا؟ کیا تمام پتوں کی بو ایک جیسی ہے؟ کیا پتوں کو چھونے کا احساس، جسامت، ان پر بنی ہوئی نقشی یکساں ہے؟

رنگین دائرہ

رنگوں کا امتزاج : فطرت میں جو رنگ ہمیں نظر آتے ہیں اس کی خاص وجہ روشنی ہے۔ فنونِ لطیفہ کے نقطۂ نظر سے رنگوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا لازمی ہے۔

ابتدائی درجے کے رنگ : سرخ (لال)، زرد، نیلا یہ ابتدائی یا ابتدائی درجے کے رنگ ہیں۔ انھیں بنیادی رنگ کہتے ہیں کیونکہ یہ کوئی بھی رنگ ملانے سے نہیں بنتے۔

ثانوی درجے کے رنگ : دو بنیادی رنگ کے مائع کے آمیزے سے بننے والے رنگ کو ثانوی درجے کا رنگ کہتے ہیں۔

ثلاثی درجے کے رنگ : ایک بنیادی رنگ اور ایک ثانوی رنگ کے آمیزے سے ثلاثی درجے کا رنگ بنتا ہے۔

تمام قسم کے رنگ اگر ہم ایک ہی تصویر میں استعمال کریں تب تصویر خوبصورت نہیں دِکھائی دے گی۔ تصویر ابتر اور خلط ملط دِکھائی دے گی۔ موسیقی میں کئی راگ ہیں۔ اُن راگوں میں خاص آواز منتخب کرکے استعمال کرنے سے اس میں ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ تصویر بناتے وقت بھی باہم مربوط رنگوں کا انتخاب کریں تو تصویر دیدہ زیب نظر آئے گی۔ کوئی بھی بنیادی رنگ لینے سے اس ابتدائی رنگ کے شیڈ سے بننے والا یہ ثانوی رنگ اس سے مربوط رنگ ہے۔ مثلاً ہرا اور نارنجی زرد سے مربوط رنگ ہیں۔ نارنجی اور جامنی رنگ لال رنگ سے ربط رکھتا ہے جبکہ سبز اور جامنی رنگ نیلے رنگ سے مربوط رنگ ہیں۔ اس رنگوں کے امتزاج کی وجہ سے ربط قائم کیا جاتا ہے۔

قدرتی رنگ بنانا۔

ہمارے اطراف کی کئی سبزیوں، پھلوں، پھولوں، پتوں سے رنگ بنائے جاسکتے ہیں۔ مثلاً چقندر سے لال رنگ، پالک سے ہرا، ہلدی سے پیلا۔ آپ کے اردگرد قدرتی اشیا سے جتنا ممکن ہوا تنے رنگ بنائیے۔

پتھروں میں مختلف اشکال دیکھنا :

طلبہ کو اپنے اطراف کے ماحول سے مختلف جسامت کے پتھر جمع کرنے کے لیے کہیں۔ انھیں اپنی قوتِ تصوّر کا استعمال کرکے ان پتھروں کی مختلف جسامتوں میں کونسی چیز یا جانداروں کی شبیہہ دِکھائی دیتی ہے، اس پر غور کرنے کے لیے کہیں۔ صرف وہ جسامت واضح ہونے کے لیے پتھر کو رنگیے۔ کسی بھی قسم کا رنگ استعمال کرسکتے ہیں۔

غور طلب نکات :

ہزاروں سال سے انسان قدرت میں رنگ، جسامت، آواز اور تبدیل ہوتے موسم سے ترغیب حاصل کرتا آرہا ہے۔ ہم جیسے جیسے قدرت سے قربت پیدا کرتے ہیں، قدرت سے رشتہ استوار کرتے ہیں قدرت کی جمالیات اور حسن سے متعارف ہوتے چلے جاتے ہیں اور ہماری جمالیاتی حس فروغ پاتی ہے۔ اسی جمالیاتی مظاہر کا اظہار ہم فنونِ لطیفہ میں کرتے ہیں۔ فنونِ لطیفہ کے شاہکار کی تخلیق کرنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں قدرت کا مشاہدہ کرکے اس سے سیکھنا چاہیے۔

۷۔ ذرا خیال کے پر لگائیں:

ہاتھ، پاؤں کے دھبوں سے تصویر:

اپنے ہاتھ پاؤں کے دھبوں کا استعمال کرکے اس سے کسی جانور، پرندے یا چیز کی تصویر بنائیے۔ ایک دوسرے کی تصویروں کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔

مجسمہ سازی:

کھریا، صابن، رنگین موی کھریا (کریان) پر تقسیم کار یا قینچی سے کھود کر منبتی نقش بنائیے۔ اپنے ذاتی تدبر سے نقش و نگار بنائیے۔ مٹی سے مختلف قسم کی چیزیں، کھلونے، پھل، برتن بنانا بھی مجسمہ سازی ہے۔

نقش کاری/نقشی کام:

جس طرح کھریے، صابن، چربی کھریا پر کھود کر نقشی کام کیا جاتا ہے اسی طرح بھارت میں مختلف عبادت گاہوں اور مقبروں پر نقشی کام دِکھائی دیتا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کے اطراف میں کوئی ایسی نقش و نگار والی عمارت ہو تو اس کی سیر کرکے مشاہدہ کیجیے۔

سوریہ مندر کونارک

جین مندر

تاج محل

گولڈن ٹیمپل، امرتسر

چرچ

۸۔ مختلف بصری فنونِ لطیفہ:

بچوں کے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کو دیے ہوئے فنونِ لطیفہ کی قسموں میں سے ایک خاص قسم کا منتخب کر کے اس پر مزید معلومات حاصل کروا کر جماعت میں ہر گروہ سے پیشکش کروائیے۔

دو رُخی فنونِ لطیفہ

روغنی تصویر/کوئلہ
اکریلک/پنسل
کریان سے بنائی ہوئی تصویر،
شیشے پر بنائی ہوئی تصویر،
فوٹو، پوسٹر، کارٹون، مہندی، رنگولی،
آبی رنگ کا استعمال کر کے بنائی ہوئی تصویریں

الیکٹرانک فنونِ لطیفہ

کمپیوٹر کا استعمال کر کے تصویر،
ویڈیو، فوٹو، پوسٹر بنانا،
کمپیوٹر کا استعمال کر کے
کارٹون بنانا

سہ رُخی فنونِ لطیفہ

مجسمہ سازی، لکڑی پر کھود کر بنائی ہوئی تصویر، کاغذ سے چیزیں، جانور بنانا، اسٹیج سجانا، بھرت کام، بنائی کام، سلائی کام۔

۹۔ بصری فنونِ لطیفہ کے پانچ بنیادی اجزا:

کوئی بھی بصری فنونِ لطیفہ دو رُخی یا سہ رُخی میں سے ایک یا زائد بنیادی اجزا سے بنے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی بھی بصری فنونِ لطیفہ میں یہی پانچ بنیادی اجزا نظر آتے ہیں۔ بنے ہوئے فنی شاہکار کے جمالیاتی حسن کا انحصار، فنکار نے ان اجزا کو کس طرح استعمال کیا ہے، اس پر ہوتا ہے۔

خط : مختلف مقاصد حاصل کرنے کے لیے خط کا استعمال کیا جاتا ہے مثلاً کسی لفظ، الفاظ کے گروہ پر زور دینا، نقش بنانا، شکل بنانا۔ خطوط کی مخصوص بناوٹ سے تصویر میں گہرائی اور فاصلے کا تصوّر پیدا ہوتا ہے۔ مثال: اُفقی خط پر صرف ایک نقطہ سے ملنے والے خطوط ریل گاڑی کی پٹری۔

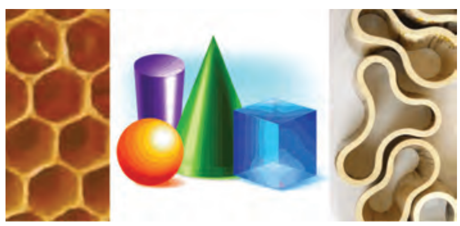

شکل : تصویر میں کسی علاقے کی متعینہ وسعت یعنی شکل۔ بصری فنونِ لطیفہ میں تین قسموں کی شکلوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ۱) ہندسی اشکال (دائرہ، مربع، مثلث وغیرہ)۔ ۲) قدرتی اشکال (پتے، پھول، انسان وغیرہ)۔ ۳) مجرد اشکال (علامت، نشان وغیرہ)۔ مختلف اشکال کا استعمال کر کے حسین اور مطلوبہ فنی شاہکار کی تخلیق ہوتی ہے۔

رنگ : رنگوں کا مناسب استعمال کرنے سے دیکھنے والے کوفنی شاہکار زیادہ پسند آتا ہے۔اس میں جاذبیت پیدا ہوتی ہے۔ناظرین ایک قسم کے جذبے سے اسے دیکھتے ہیں۔کچھ خاص حصے نمایاں ہوجاتے ہیں۔

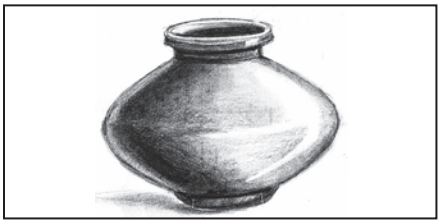

شیڈ کا فرق : سایہ اور روشنی کے مختلف درجات یعنی شیڈ کا فرق۔کسی چیز پر روشنی پڑتی ہے تو اس روشنی کی کمی یا زیادتی سے اس میں شیڈ کا تناسب کم یا زیادہ ہوتا ہے اور شیڈ کے فرق سے چیزوں کی بناوٹ کا اندازہ ہوتا ہے۔اس طرح مختلف شیڈ کے فرق ہمیں تصویر میں دِکھانے ہوتے ہیں۔

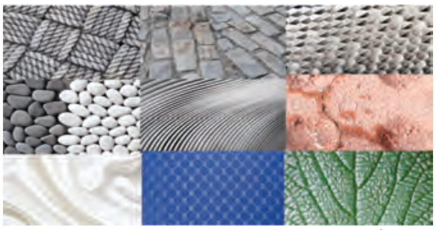

بناوٹ : کسی چیز کو چھونے سے وہ کیسی معلوم ہوتی ہے اسے اس چیز کا پوت کہتے ہیں۔چیزوں کی نازکی، ملائمت، کھردراپن، تیز چمکدار وغیرہ مختلف قسم کی بناوٹ ہوتی ہیں۔وہ بناوٹ اگر فنکار فنی شاہکار میں جیسی ہے ویسی ہی دِکھا سکے تب ناظرین کو زیادہ جاذبِ نظر اور زیادہ جاندار محسوس ہوتی ہے۔

ساکت (اسٹل لائف) تصویر : خصوصی طور پر غیر جاندار چیزوں کی ساخت کی بنائی ہوئی تصویر یعنی ساکت تصویر۔مختلف ساکت تصویروں میں مذکورہ بالا پانچ اجزا کس طرح استعمال کیے جاتے ہیں،اس کا مشاہدہ کیجیے۔

میمری تصویر : ہمارے حافظے میں محفوظ مواقع، مناظر کی تصویر کشی کو میمری تصویر کہتے ہیں۔مختلف میمری تصاویر میں مذکورہ بالا پانچ اجزا کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اس کا مشاہدہ کیجیے۔

طلبہ کو ایک ساکت تصویر (اسٹل تصویر) اور ایک میمری تصویر بنانے کے لیے کہیں۔

۱۰۔ آیئے، سیکھیں :

خوش خطی

دیوناگری، اُردو اور رومن حروفِ تہجی میں تمام حروف بڑی حد تک دائرہ، قوس، مثلث، مربع، مستقیم خط پر منحصر ہوتے ہیں۔حرف لکھنے کے لیے درکار وسائلِ خطاطی :

(۱) برش (۲) تراشیدہ نب (۳) برو
(۴) اسکیچ پین (۵) تراشیدہ اسکیچ پین (۶) مارکرس
(۷) فلیٹ برش وغیرہ

مختلف وسائل کے استعمال سے حروف کی گردش کس طرح مختلف ہوتی ہے، اسے ذیل میں دیکھ سکتے ہیں۔

بال بھارتی	بال بھارتی	بال بھارتی	بال بھارتی
(۱) برش	(۲) تراشیدہ نب	(۳) برو	(۴) اسکیچ پین
بال بھارتی	بال بھارتی	بال بھارتی	
(۵) تراشیدہ پین	(۶) مارکر	(۷) فلیٹ برش	

خوش خطی کی مشق کروایئے۔

۱۱۔ علم ہندسہ کے نقش - مستوی عملی علم ہندسہ :

مستوی علم ہندسہ (Plane Practical Geometry)

اسکول کے نصاب میں ریاضی کے شعبے میں ہندسی اشکال کا استعمال ہوتا ہی ہے، اسی طرح مختلف تصویروں کی بیرونی ساخت اور متناسب اسکیچ کے لیے ہندسی اشکال کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح اسکیچ کی پیمائش میں بھی مستوی علم ہندسہ کو برتا جاتا ہے۔

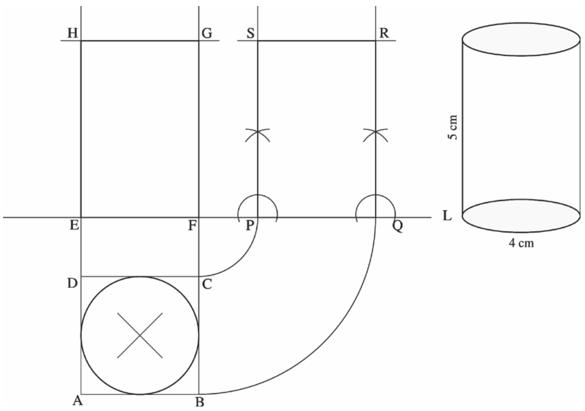

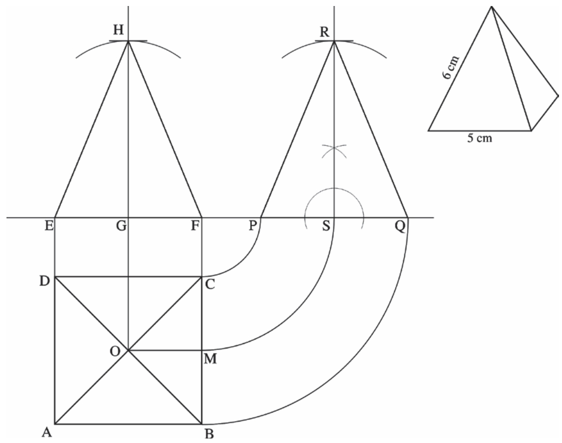

ریاضی کی درسی کتاب کی مدد سے مختلف ہندسی اشکال کس طرح تیار کیے جا سکتے ہیں، نیز مختلف ہندسی اشکال ہمیں اپنے اطراف و اکناف میں کہاں نظر آتی ہیں، اس سے متعلق بحث و مباحثہ کیجیے۔ مزید معلومات کے لیے QR Code کا استعمال کیجیے۔

۱۲۔ اظہارِ خیال میں تنوّع :

ذیل میں دی ہوئی مختلف فنکاروں کی تصویریں دیکھیے ۔ ہر تصویر میں فنکار نے طلوعِ آفتاب دِکھانے کی کوشش کی ہے لیکن ہر تصویر دوسری تصویر سے مختلف ہے۔ ہر فنکار کے اپنے اظہارِ خیال کا طریقہ مختلف ہوتا ہے۔ اس میں کچھ غلط یا صحیح نہیں ہے۔ ہر فنکار کا اظہارِ خیال بالکل ذاتی ہوتا ہے اور وہ اس فنکار کے لیے بامعنی ہوتا ہے۔ **اب ہر طالب علم اپنے تصوّر سے کسی بھی عنوان پر اپنی پسند کے ذرائع و وسائل کا استعمال کر کے تصویر (ڈرائنگ) بنائے۔** ایک دوسرے کی ڈرائنگ دیکھیے ۔ ڈرائنگ سے متعلق وہ اچھی ہے یا خراب ایسا خیال کیے بغیر اسے شخصی اظہارِ خیال سمجھیے۔

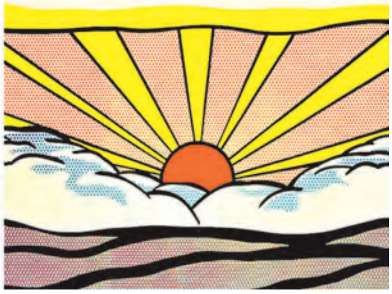

۱۳۔ فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی :

روزمرہ زندگی سے ایک مثال لیتے ہیں۔ کوئی بھی پکوان بناتے وقت اس میں الگ الگ چیزیں ملانا پڑتی ہیں۔ لیکن اس پکوان کا قطعی ذائقہ کیسا ہوگا یہ کھانا پکانے والے ہماری ماں/ باپ/ ہوٹل کے باورچی پر منحصر ہوتا ہے۔ ہر کوئی اگر وہی وسائل/ چیزیں استعمال کرے تب بھی ان کا تناسب اور پکانے کا طریقہ مختلف ہونے کی وجہ سے پکوان کا قطعی ذائقہ، رنگ وصورت مختلف ہوتی ہے۔

اسی طرح بصری فنونِ لطیفہ میں بھی، فنکار فنونِ لطیفہ کے پانچ بنیادی اجزا، اپنے طریقۂ کار میں کم زیادہ تناسب میں استعمال کر کے فنی شاہکار بناتا ہے۔ اس نے بنیادی اجزا کو کس طرح استعمال کیا ہے اور اس فنی شاہکار کی خوبصورتی میں کس طرح اضافہ کیا ہے، اسے سمجھنا ہی فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی کہلاتا ہے۔

۱۴۔ کچھ عالمی مشہور فنکار :

دنیا میں کئی بڑے نامور فنکار ہو گزرے ہیں۔ان میں سے چند منتخب عالمی فنکاروں کا مختصر تعارف یہاں دیا جا رہا ہے۔

راجا روی ورما (۱۹۰۶ - ۱۸۴۸ء)

راجا روی ورما ایک مشہور ہندوستانی مصور تھے اور موجودہ کیرلا کے علاقے میں ان کی پیدائش ہوئی تھی۔ ہندو دیوی دیوتاؤں اور پُران کے واقعات کی تصاویر بنانے کے لیے وہ مشہور تھے۔ یورپ کا اسلوب اور ہندوستانی احساسات کا سنہرا امتزاج ان کی تصویروں میں نظر آتا ہے۔

وِنسینٹ وان گاگ (۱۸۹۰-۱۸۵۳ء)

یہ ایک ڈچ مصوّر تھے۔ واضح رنگ، دلچسپ و دیدہ زیب، برش کی لکیروں کے بولتے نشانات ان کی ڈرائنگ کی خصوصیت تھی۔ بازو کی ڈرائنگ میں یہ تمام خصوصیات ہم دیکھ سکتے ہیں۔

پابلو پکاسو (۱۹۷۳ - ۱۸۸۱ء)

پکاسو ایک اسپینی مصور اور مجسمہ ساز تھے۔ بیسویں صدی کے وہ بہت مقبول مصور سمجھے جاتے تھے۔ انھوں نے خود اپنا ایک مخصوص طریقۂ کار تخلیق کیا جسے 'کیوبزم' (cubism) کہتے ہیں۔ ان کی ڈرائنگ میں فرد اور چیزوں کی خطی تصویروں کے ٹکڑے کرکے ان کو دوبارہ ترتیب دیا جاتا ہے اور اس کے ذریعے مجرد جسامت تیار کی ہوئی ہم محسوس کرتے ہیں۔

جارجیا او-کیف (۱۹۸۶ - ۱۸۸۷ء)

یہ امریکی مصور تھے۔ انھیں بیسویں صدی عیسوی کا ایک اہم مصور مانا جاتا تھا۔ ان کی انوکھی فنکاری کے لیے وہ مشہور ہیں۔ ان کی تصویروں میں واضح پھول، ڈرامائی عمارتیں، دیدہ زیب زمینی علاقے، ریگستان بے حد مشہور ہوئیں۔

جیمنی رائے (۱۸۸۷-۱۹۷۲ء)

یہ ایک بھارتی مصور تھے۔ ۱۹۵۵ء میں انھیں بھارت سرکار نے 'پدم بھوشن' ایوارڈ دے کر ان کی عزت افزائی کی۔ گرو دیو رابندر ناتھ ٹیگور کے وہ سب سے چہیتے شاگرد تھے۔ ان کے تدبر اور نئی تخلیقات کا بھارت میں جدید تصویر کشی کے فروغ وارتقا میں اہم حصہ ہے۔

امریتا شیر گِل (۱۹۱۳-۱۹۴۱ء)

بھارت کے سب سے زیادہ بااثر مصوروں میں سے ایک امریتا شیر گل تھیں۔ انھوں نے ۲۸ سال کی چھوٹی سی عمر میں بھارتی ڈرائنگ کے شعبے میں اپنا ایک خاص مقام پیدا کیا ہے۔ ان کی تصویروں میں ہمیں بھارتی اور مغربی طرز کا ایک انوکھا میل نظر آتا ہے۔ ان کی تصویریں بھارتی ہونے کے باوجود مختلف نظر آتی ہیں۔

کے۔ جی۔ سبرمنیم (۱۹۲۴-۲۰۱۶ء)

یہ ایک بھارتی مصوّر تھے۔ بھارت سرکار نے ۲۰۱۲ء میں 'پدم بھوشن' ایوارڈ دے کر ان کی عزّت افزائی کی تھی۔ وہ ایک ہشت پہلو شخصیت کے مالک تھے۔ مصوّر، معلم، قصہ گو، شاعر، پارچہ باف جیسے مختلف کردار انھوں نے نہایت ذمہ داری سے ادا کیے۔ مروّجہ روایات کو چیلنج کرتے ہوئے پرانے تصوّرات کو توڑنے کی جانب اُن کا رجحان تھا۔

آبا لال رحمٰن :

آبا لال رحمٰن ایک ظاہر پرست اور ذہین مصوّر تھے۔ شہر کولہاپور کی کاسار گلی میں ان کی پیدائش (۱۸۵۲ء سے ۱۸۶۰ء کے درمیان) ہوئی تھی۔ ان کی تصویروں کے سیٹ کو ۱۸۸۸ء میں وائسرائے کے ذریعے سونے کا تمغہ ملا۔ راجرشی شاہو مہاراج نے آبا لال کی ڈرائنگ دیکھی اور اپنا راج درباری مصوّر مقرر کیا۔ آبی رنگوں پر ان کو عبور حاصل تھا۔ راج درباری مصوّر ہوتے ہوئے آبا لال نے کئی موضوعات پر تصویریں بنائیں۔ جانور، پرندہ، شکاری مناظر، پورٹریٹ، رتھ کے ساتھ نکلنے والے جلوس وغیرہ۔ تصاویر سے ان کی ذہانت کا پتا چلتا ہے۔ فطرت کی تصاویر، پنسل اسکیچ، شیڈنگ، فنگر پینٹنگ جیسی مختلف تکنیکوں کا استعمال کرکے انھوں نے تصاویر تخلیق کی ہیں۔

مجسمہ ساز – راؤ بہادر گنپت راؤ مہاترے (۱۹۴۷-۱۸۷۶ء)

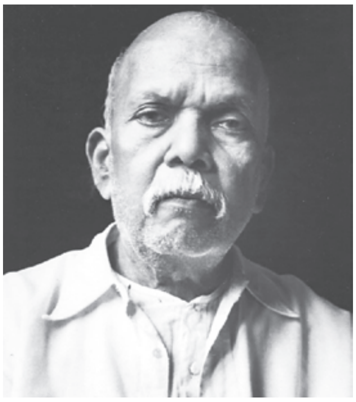

جدید دور کے مشہور مہاراشٹرین مجسمہ ساز راؤ بہادر گنپت راؤ مہاترے (۱۹۴۷ - ۱۸۷۶ء) نے سر جے جے اسکول آف آرٹس میں داخلہ لیا۔ان کی مشہور 'مندر پتھ گامنی' مجسمہ سازی بہت زیادہ مشہور ہوئی۔ مندر کی طرف جانے والی عورت کے مجسمے کا لباس و پہناوا اور طرز اصل بھارتی (مہاراشٹرین) ہے۔اس پر برطانوی فنونِ لطیفہ کا کوئی اثر نہیں ہے۔اس کی پہنی ہوئی نو واری ساڑی کے چنّ میں اس کے باندھنے کا انداز دِکھایا گیا ہے۔اس کے بالوں کا اسٹائل، ایک پاؤں پر زور دے کر کچھ ایڑی اٹھا کر مڑا ہوا پاؤں اس سے مندر کی طرف جانے کا انداز بہت ہی دلکش لگتا ہے۔اس کے علاوہ اس کا ہاتھ، اُنگلیاں، چہرہ اور نازک پیر وغیرہ کو مجسّمے میں بڑی مہارت اور مشاقی سے بنایا گیا ہے۔

انھوں نے مجسّمے کی تخلیق کے لیے مختلف ذرائع کا استعمال کیا ہے۔ پھر بھی سنگ مرمر سے بنے ہوئے مجسّمے دیکھنے کے لائق ہیں۔ جدید بھارتی مجسمہ سازی کی تاریخ میں ان کا غیر معمولی مقام ہے۔مجسمہ سازی کے مغربی حقیقت پسندانہ باتوں کا اسٹائل اپنا کر اس میں خود اپنا طرز ایجاد کرنے والے وہ جدید مجسمہ ساز تھے۔

مندرجہ بالا میں سے کوئی بھی ایک فنکار منتخب کر کے ان کی جہاں تک ممکن ہو ڈرائنگ (تصاویر) دیکھیے۔ان کے ڈرائنگ میں فنونِ لطیفہ کے بنیادی اجزا کا استعمال کس طرح کیا گیا ہے، اس کا مشاہدہ کیجیے۔

۱۵۔ کچھ بھارتی عوامی فنونِ لطیفہ :

عوامی فنونِ لطیفہ یعنی لوگوں کے تیار کردہ فنونِ لطیفہ۔ قدیم بھارت میں ڈرائنگ اور فنونِ لطیفہ کا طریقہ ایک نسل سے دوسری نسل کو منتقل کیا جاتا تھا اور آج بھی ملک کے مختلف حصوں میں اسی طرز پر عمل کیا جاتا ہے۔ قدیم زمانے میں تصویر بنانے کے لیے مٹی، کیچڑ، پتے اور کوئلے کا استعمال کر کے قدرتی رنگ بنائے جاتے تھے۔ ان رنگوں سے چمڑے پر یا کپڑوں پر تصاویر بنائی جاتی تھیں۔ ایسی ہی کچھ خاص عوامی فنون سے متعلق ہم معلومات حاصل کریں گے۔

مدھوبنی :

اس فن کو میتھلی مصوری (ڈرائنگ) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کی ابتدا جنک راجا (رامائن میں سیتا کے والد) کی میتھلی حکومت میں (فی الحال نیپال اور بہار کے کچھ حصوں میں) ہوا۔ خصوصاً خواتین یہ تصاویر بناتی تھیں۔ اس میں اکثر علم ہندسی اشکال کا استعمال کیا جاتا تھا۔ اس فن کی قسم کا دنیا کو بہت زیادہ علم نہیں تھا۔ لیکن انگریزوں کو ۱۹۳۰ء کے زلزلے میں متاثرہ گھروں میں کچھ مدھوبنی تصویریں ملیں۔ اس کے بعد اسے شہرت حاصل ہوئی۔ زیادہ تر تصاویر میں دیوی دیوتاؤں، پتے، پھول اور جانوروں کی تصویریں دِکھائی دیتی ہیں۔

وارلی :

اس طرز کی ابتدا مغربی گھاٹ میں وارلی قبیلے میں تقریباً ۲۵۰۰ ق م میں ہوئی۔ اس میں خاص طور پر دائرہ، مثلث، مربع کا استعمال مختلف ساخت، انسانی شکل، ماہی گیری، شکار کرنا، تہوار، رقص وغیرہ روزمرہ زندگی کے مواقع کی تصاویر بنائی جاتی تھیں۔ ان تصاویر کی سب سے بڑی خصوصیت انسانی اشکال ہیں۔ ایک دائرہ (○) اور دو مثلث کا استعمال کرکے انسانی شکل بنائی جاتی ہے۔ وارلی ڈرائنگ گہرے سرخ رنگ یا دیگر گہرے رنگ کے پس منظر پر سفید رنگ سے بنائی جاتی ہے۔

گونڈ : مدھیہ پردیش کے گونڈ قبیلے کی روزمرہ زندگی میں فطرت کی اہمیت گونڈ طرز کی ڈرائنگ میں دِکھائی دیتی ہے۔ واضح اور دل فریب طریقے کے رنگوں کے امتزاج والی اس طریقے کی تصاویر میں خصوصاً پھول، پھل، درخت اور جانوروں کی تصویریں بنائی جاتی ہیں۔ اس ڈرائنگ میں رنگ خصوصی طور پر کوئلہ، گوبر، درختوں کے پتے اور رنگین مٹی سے بنائے جاتے ہیں۔ قریب سے دیکھنے پر یہ تمام تصاویر نقاط اور خطوط سے بنائی ہوئی دِکھائی دیتی ہیں۔ آج کل اس طرز کی نقل کئی مقامات پر ایکریلک رنگ کا استعمال کرکے بنائی ہوئی دِکھائی دیتی ہیں۔

تنجور :

تنجور یا تنجاور اس طرزِ ڈرائنگ کا آغاز ۱۶۰۰ء میں تنجاور میں ہوا۔ تنجاور طرزِ مصوری میں سونے کا ورق استعمال کرنے کی وجہ سے یہ تصاویر چمکدار ہوتی ہیں۔ لکڑی پر کھدائی کے طرز میں تصاویر کا موضوع دیوی دیوتاؤں سے بھکتی وعقیدت کا جذبہ ہوتا ہے۔ اس طرز کی ڈرائنگ میں مراٹھا، دکنی اور یورپی طرز کا انوکھا میل دِکھائی دیتا ہے۔

قلمی تصویر:

قلمی تصویر کے لفظ سے ہی سمجھ میں آتا ہے کہ قلم سے بنائی ہوئی تصویر۔ آج کل اس طرز کا استعمال ساڑی اور دیگر روایتی کپڑوں پر ہوتا ہوا دِکھائی دیتا ہے۔ اس میں بھی جانور، پرندے، پتے، پھول اور رامائن ومہابھارت کے واقعات کی تصاویر ہوتی ہیں۔

۱۶۔ بھارتی کشیدہ کاری کی چند مقبول قسمیں :

گل کاری

چکن کاری

زردوزی

کشیدہ کاری

راجستھانی پیوند کاری

۱۷۔ فنکاروں سے گفتگو :

- آپ کے گھر یا اسکول کے قریب رہنے والے کسی فنکار کا انتخاب کیجیے جس کا تعلق ڈرائنگ، مجسمہ سازی، مٹی کام وغیرہ کسی ایک بصری فنونِ لطیفہ سے ہوسکتا ہے۔
- گروہ میں مل جل کر سوالوں کی ایک فہرست تیار کیجیے اور فنکار کے طور پر اس کے اب تک کے سفر کے متعلق اس سے گفتگو کیجیے۔
- اس سے متعلق ایک روداد تیار کیجیے۔ جہاں تک ممکن ہو اس ملاقاتی فنکار کی تصاویر بھی فوٹو کے ساتھ چسپاں کیجیے۔
- اس فنکار نے خود کوئی مختلف طرز ایجاد کیا ہو تو اس کے کاموں میں اس طرز کو تلاش کیجیے۔ بصری فنونِ لطیفہ کے بنیادی اجزا کا استعمال اپنے فن میں کس طرح پیش کرتے ہیں، اس بارے میں اس سے بات چیت کیجیے۔

۱۸۔ انسانی زندگی میں فنونِ لطیفہ کی اہمیت :

سبق کی ابتدائی بحث کے مطابق ہمیں اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہر انسان کی ضرورت ہے۔موجودہ زمانے میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کی عمر میں اپنے آپ کو ظاہر کرنے کے مواقع کی اور ظاہر ہونے کے لیے مخصوص اسٹیج کی ضرورت ہے۔ اپنے جذبات، خیالات، رائے، تجربات پیش کرنے، دوسروں تک پہنچانے، تصوّر کرنے، اسی طرح تاریخ کا حوالہ سمجھ کر اپنے اردگرد پیش آنے والے واقعات کا مطلب نکالنے، ان تمام کے لیے فنونِ لطیفہ ایک اہم ذریعہ ہے۔فنونِ لطیفہ کی اہمیت بتانے والی کچھ دلائل ذیل میں دیے ہوئے ہیں۔

دماغ پر کی گئی تحقیق سے پتا چلا ہے کہ فنونِ لطیفہ کی وجہ سے سوال حل کرنے، تجزیہ کرنے کی مہارتوں کا ارتقا ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے اسکولی ترقی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی طرح نوکری/ پیشے کے لیے درکار مہارتوں میں بھی ترقی ہوتی ہے۔

جتنا ہم ذاتی طور پر مختلف لوگوں کے فنونِ لطیفہ سے جڑیں گے اتنا ہی ہم ان کی تہذیب، تاریخ، عقیدہ، خیالات سے اچھے ڈھنگ سے مربوط ہوتے جاتے ہیں اور جس کی وجہ سے ہمارے دل میں اُن کے بارے میں عزت اور اپنائیت پیدا ہوتی ہے اور ہماری رواداری میں اضافہ ہوتا ہے۔

فنونِ لطیفہ کی وجہ سے ہمارا ذہنی ارتقا ہوتا ہے۔ ہمارے جمالیاتی نقطۂ نظر اور تخلیقی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اور اپنی قوتِ تصور کو پروان چڑھانے کا ہمیں موقع فراہم ہوتا ہے۔

قدر پیمائی

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
		اوزان ۱۰٪		
سرگرمی میں حصہ	تمام مشقیں جوش وخروش کے ساتھ پورا کرتا ہے۔ کتاب کے تمام عملی کام پورا کرتا ہے۔	تمام عملی کام پورا کیا۔	دوسروں کا دیکھ کر جواب لکھا۔	
ڈرائنگ میں تدبر دِکھائی دیتا ہے۔	طلبہ کی بنائی ہوئی ڈرائنگ میں تدبر دِکھائی دیتا ہے۔	محدود تدبر دِکھائی دیتا ہے۔	کسی بھی قسم کا تدبر دِکھائی نہیں دیتا۔ دوسروں کو دیکھ کر کام کرتا ہے۔	
فنکار سے ملاقات	سبق میں پیش کردہ تصوّرات کے حوالے سے فنکار سے ملاقات کیا اور فنکار سے ثبوت یا خط لے کر واپس آیا۔	سبق کے مفہوم سے ملاقات کا تعلق نہیں تھا۔ ثبوت یا خط لے کر نہیں لوٹا۔	ملاقات (انٹرویو) نہیں لیا۔	

کیا ہوا ثمینہ؟ تم اتنی فکرمند کیوں نظر آتی ہو؟
یاد کرو۔ تم نے مجھے سن بلوغ کے دماغ کے بارے میں بتایا تھا؟ ایسے برتاؤ سے پرہیز کروں گی جس سے خطرہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ لیکن میرے کچھ دوست/سہیلیوں کو اب بھی کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ یہ بات مجھے بہت زیادہ پریشان کر رہی ہے۔ اس کی وجہ سے تنازعات پیدا ہو رہے ہیں۔
آپ دوستوں کے ساتھ پیدا ہونے والے تنازعات کو کس طرح حل کرتے ہو؟ بری عادتوں والے لوگوں کی طرح تم بھی آپس میں ایک دوسرے کی اسی طرح تنقید کرتے ہو؟
نہیں جی، ہم بڑے لڑکوں کی طرح ایک دوسرے کے ساتھ کافی پیتے پیتے بات چیت کر کے تنازعات کا تصفیہ کرتے ہیں۔
ثمینہ، بالکل آسان ہے۔ تمھیں صرف تنازعات کو ختم کرنے کے کچھ گُر سیکھنا ہوں گے۔

547LKJ

۶ تنازعات کا حل

طرفین کے مفاد کا خیال رکھنا...

مقاصد :

ا۔ تنازعہ کا مطلب اپنے لفظوں میں سمجھانا۔

۲۔ سوال کی نوعیت دیکھ کر مناسب طور پر تنازعہ حل کرنے کا طریقہ منتخب کرنا اور اس کی وضاحت کرنا۔

۳۔ ہم عمر افراد کے دباؤ یا جبر کا کیا مطلب ہے، اپنے لفظوں میں اس کی قسمیں سمجھانا۔

۴۔ سبق میں دیے ہوئے رہنما خاکے کا استعمال کر کے روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے تنازعات دونوں فریقوں کے مفاد کا خیال رکھتے ہوئے (Win-Win method) سے حل کرنا۔

پہلے سبق میں ہم نے سیکھا ہے کہ ہر شخص منفرد ہوتا ہے اور طاقت وقوت میں بھی مختلف ہوتا ہے۔

جس طرح ہمیں اپنے ہاتھ کی پوری صلاحیت استعمال کرنے کے لیے پانچوں اُنگلیوں کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح ہر فرد کی صلاحیتوں کا استعمال کیا جائے تب ہی مجموعی طور پر سماج ترقی کر سکتا ہے اور خوشحال رہ سکتا ہے۔ روزمرہ زندگی میں ہمارے دوست، سہیلیاں، رشتے دار، ٹیچر، پڑوسی وغیرہ ہمیں خوشحال اور مطمئن زندگی گزارنے میں مدد کرتے ہیں۔ بعض دفعہ ہم اپنے کاموں میں اتنے مصروف ہوتے ہیں کہ لوگوں کی ہمارے لیے کی گئی چھوٹی موٹی باتوں کا ہمیں احساس بھی نہیں ہو پاتا۔ مثلاً

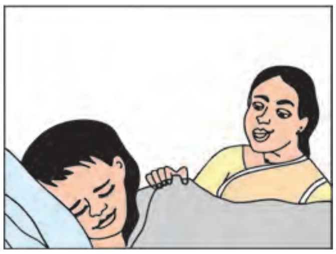

امّی آپ کو روزانہ صبح اسکول کے لیے وقت پر اُٹھاتی ہیں۔

سہیلی اس کا پسندیدہ چاکلیٹ آپ کے ساتھ بانٹ کر کھاتی ہے۔

پرندوں کی آواز سن کر ہم خوش ہو جاتے ہیں۔

ٹیچر آپ کے کاموں کی تعریف کرتے ہیں۔

آیئے، کھیل کھیلیں

تمام طلبہ اپنی آنکھیں بند کریں۔ ہر کوئی دن بھر میں اس کے لیے اردگرد کے لوگوں نے جو چھوٹے موٹے کام کیے ہیں انھیں یاد کرکے ان کے بارے میں اپنے دل میں ان لوگوں کا شکریہ ادا کرے۔

اس کے لیے ایک منٹ کا وقت دیں۔

> طلبہ غور کریں کہ ان کا شکریہ ادا کرنے پر انھیں کیسا محسوس ہوتا ہے؟ کیا اطمینان محسوس ہوا؟ وجہ بتائیے۔ سال بھر وقفے وقفے سے اس سرگرمی کو انجام دیجیے۔

کبھی کبھی لوگوں سے مختلف وجوہات کی وجہ سے ہماری رائے میں اختلاف ہوتا ہے۔ جب اپنی مرضی کے مطابق بات نہیں ہوتی، تب ہم ناراض ہوجاتے ہیں، اختلاف کرتے ہیں، جھگڑتے ہیں اور کسی موقع پر اپنے ہاتھوں سے ان کی بے عزّتی ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت کو تنازعہ کہا جاتا ہے۔

ا۔ تنازعہ کب پیدا ہوتا ہے؟

جب ایک فرد یا گروہ کو دوسرے فرد یا گروہ سے باتوں سے مختلف چیز کی چاہت ہوتی ہے لیکن ایک وقت میں ان میں سے کسی ایک فریق کو ہی دل کے مطابق وہ حاصل ہوجاتی ہے تو ایسی حالت کو تنازعہ کہا جاتا ہے۔

ذیل میں کچھ روزمرہ کے واقعات دیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے آپ کی رائے کس حالت میں تنازعے کے جیسی ہے اور کون سی نہیں اسے 'ہاں' یا 'نہیں' لکھ کر واضح کیجیے۔

ا۔ آپ کو نئی ریلیز ہونے والی ایک فلم کے گیت پسند آئے لیکن آپ کے دوست یا سہیلی کو وہ پسند نہیں آئے۔

۲۔ آپ کی امّی کی رائے ہے کہ تم رات کے کھانے سے پہلے کے وقت میں گھر کام پورا کیا کرو لیکن اُسی وقت آپ کھیلنا چاہتے ہیں۔

۳۔ آپ کو کرکٹ کھیلنا پسند ہے اور آپ کے دوست یا سہیلی کو فٹ بال کھیلنا پسند ہے۔

۴۔ آپ کو موٹر سائیکل خریدنا ہے لیکن آپ کے والدین اس کے لیے راضی نہیں ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ آپ کی تعلیم مکمل ہونے کے بعد موٹر سائیکل خریدنا مناسب ہوگا۔

> ہر واقعے پر بحث کیجیے۔
> طلبہ کے ذہن نشین کیجیے کہ دوسرا اور چوتھا واقعہ تنازعہ کا ہے کیونکہ پڑھائی اور کھیلنا دونوں ایک ہی وقت کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح موٹر سائیکل خریدنا اور نہ خریدنا یہ دونوں ایک ہی وقت کرنا ممکن نہیں ہے۔ موٹر سائیکل چلانے کے لیے لائسنس ضروری ہے۔
> پہلا اور تیسرا واقعہ تنازعہ نہیں ہے۔ اس میں صرف رائے کا اختلاف ہے۔ ایک ہی وقت دونوں کی اپنی اپنی مختلف رائے یا پسند ناپسند ہوسکتی ہے۔

ذیل میں سے پہچانیے کہ کس رشتے میں تنازعہ نہیں ہوگا۔

ہر رشتے کے بارے میں بحث کیجیے۔
طلبہ سے پوچھیں کہ آپ کے خیال میں ان میں سے کون سے رشتے میں کبھی تنازعہ نہیں ہوگا۔
حاصل کردہ جوابات پر بحث کرائیں اور تنازعہ کی وجہ سمجھیں۔
تنازعہ اور رائے کا اختلاف یہ دو الگ الگ باتیں ہیں، اسے واضح کریں۔

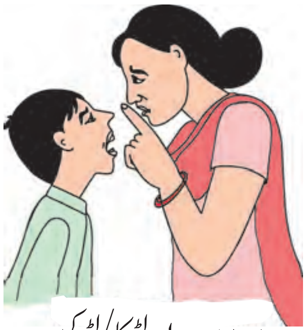
سرپرست اور لڑکا/لڑکی

ماں باپ

دو دوست/سہیلیاں

بھائی - بہن / بھائی - بھائی
بہن - بہن

مالک اور ملازم

دو انجان افراد

استاد اور طالب علم

غور طلب نکات :

- ہر رشتے میں رائے کا اختلاف ہوسکتا ہے لیکن ایسے واقعات کو مناسب طریقے سے حل کریں تو تنازعہ بھرے ماحول کا امکان کم ہوجاتا ہے۔

آیئے، سیکھیں۔

۲۔ تنازعہ حل کرنے کے مختلف طریقے:

ذیل میں ایک خیالی تنازعہ اور اسے حل کرنے کے مختلف طریقے دیے ہوئے ہیں۔ان میں سے ہر طریقے کو سمجھ لیں۔

واقعہ:

آپ کے والدین نے آپ کے لیے اور آپ کے بھائی کے استعمال کے لیے ایک نئی سائیکل خریدی ہے۔ان کی رائے ہے کہ تم دونوں مل کر اسے استعمال کریں لیکن تم دونوں کو وہ سائیکل صرف خود کے لیے چاہیے۔آپ کیا کریں گے۔

(نظرانداز کرنا)

۱۔ آپ مسئلے کو نظرانداز کرتے ہو۔آپ کو جب ضرورت ہے تب سائیکل استعمال کرتے ہو۔کبھی کبھی آپ کو اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن آپ کو نہیں ملتی۔

خود کو ہی صحیح گردانا

۲۔ آپ اپنے بھائی سے یا بہن سے تکرار کرتے ہو اور اس سے غیر مشروط طور پر کہتے ہو کہ سائیکل آپ ہی استعمال کریں گے۔

(پیچھے ہٹنا/حق چھوڑنا)

۳۔ آپ سائیکل پر سے اپنا حق چھوڑ دیتے ہیں اور اپنے بھائی کو اسے استعمال کرنے دیتے ہیں۔

(مصالحت کرنا)

۴۔ تنازعہ حل ہونے تک آپ میں سے کوئی بھی استعمال نہ کرے ایسا آپ لوگ طے کرتے ہیں۔

(دونوں کا مفاد)

۵۔ آپ اور آپ کا بھائی دونوں اکٹھا بیٹھ کر اپنی اپنی سہولت کو مدنظر رکھ کر منصوبہ بناتے ہو اور سائیکل استعمال کرنے کا تقسیم الاوقات بناتے ہیں۔

بحث کیجیے:

درج بالا میں تنازعہ حل کرنے کا کون سا طریقہ سب سے بہتر ہے؟ کیا یہی طریقہ ہمیشہ قابلِ عمل ہوگا؟

۳۔ تنازعہ حل کرنے کا کون سا طریقہ سب سے زیادہ اچھا ہے؟

مختلف واقعات میں تنازعہ حل کر کے مختلف طریقوں کے بارے میں ذیل میں ایک رہنما تجویز دی گئی ہے۔

طریقہ	کب استعمال کریں	مثال
۱۔ نظرانداز کرنا	• چھوٹے موٹے مسائل • کبھی کبھی پیدا ہونے والے مسائل	چھوٹا بھائی کبھی کبھی تمھاری گھڑی پہن کر اسکول جاتا ہے۔
۲۔ خود کو صحیح گردانا	• فوراً پیش آنے والے سوال • ہنگامی صورت حال پر جب رُکنا ممکن نہ ہو۔ • وقت کم ہو	آپ اور آپ کی سہیلی جنگل میں گم ہو گئے ہیں اور اندھیرا ہونے سے قبل واپس لوٹنا ہے۔ آپ کو صحیح راستے کا علم ہے لیکن آپ کی سہیلی کو ایک دوسرا ہی نیا راستہ اختیار کرنا ہے۔
۳۔ پیچھے ہٹنا/حق چھوڑنا	• اپنا مطالبہ واپس لینے یا پیچھے ہٹنے سے آپ کا زیادہ نقصان نہیں ہوگا لیکن مقابل کا زیادہ فائدہ ہوگا۔	بس میں ایک جگہ خالی ہے اور آپ کو اور کسی بزرگ شخص کو، دونوں کو اس جگہ پر بیٹھنا ہے۔
۴۔ مصالحت کرنا	• مسئلے پر عارضی مصالحت چاہیے۔	آپ کو اور آپ کی بہن کو ٹی۔وی پر ایک ہی وقت اپنی اپنی پسند کے پروگرام دیکھنے ہیں۔
۵۔ دونوں کا مفاد (Win-Win)	• اہم سوال • جب دوسرے کی بات سمجھ لینے کے لیے وقت ہو۔	آپ کی امّی کو آپ کا ایک دوست یا سہیلی پسند نہیں ہے اور ان کی رائے ہے کہ آپ اس سے دور رہیں تو بہتر ہے۔

مذکورہ بالا نکات صرف رہنمائی کے لیے استعمال کریں۔ ہر فرد اور حالات کے مطابق جو بھی طریقہ مناسب ہو، اسے تبدیل کر سکتے ہیں۔

غور طلب نکات :

- اگر اہم اور طویل مدتی اثر انداز ہونے والے تنازعے حل کرنے کے لیے سب سے مناسب طریقہ وِن-وِن کا ہو تب بھی ہر واقعے میں اس پر عمل کرنا مشکل ہوتا ہے۔
- وِن-وِن طریقے پر عمل کرنے کے لیے دو مختلف نقطۂ نظر والے اشخاص کو اکٹھا لانا ہوتا ہے۔ دوسرے فریق کے خیالات، جذبات سمجھنے کے لیے آمادہ ہونا پڑتا ہے۔ دوسرے کے بارے میں اپنے دل میں پہلے سے ہی رائے نہیں رکھنا چاہیے۔ دل سے نیت ہونی چاہیے کہ دونوں فریق اپنا اپنا مفاد حاصل کریں۔

آیئے، ذرا غور کریں۔

طلبہ کے گروہ بنائیں۔ ہر گروہ کے سامنے ایک واقعہ پیش کریں۔ ان کو بحث کے لیے دس منٹ کا وقت دیں۔ ہر گروہ میں سے ایک طالب علم واضح کرے کہ وہ کون سا طریقہ اختیار کرے گا۔ وجہ بھی بتائے۔

ذیل کے مواقع پر آپ تنازعہ حل کرنے کے لیے کون سا طریقہ استعمال کریں گے؟ اپنی بیاض میں لکھیے۔

۱۔ اپنے گھر کے کسی مریض کو فوراً دواخانہ لے جانا ضروری ہے۔ آپ کی رائے ہے کہ اسے سب سے قریب کے دواخانے میں داخل کرنا چاہیے لیکن آپ کے بھائی کی رائے ہے کہ اس کو ذرا دور لیکن زیادہ سہولت والے دواخانے میں لے جانا چاہیے۔

۲۔ آپ کے گاؤں کے کالج میں آپ کا مطلوبہ کورس نہیں ہے۔ آپ کو قریب کے شہر میں اعلیٰ تعلیم جاری رکھنے کے لیے جانا ہے لیکن آپ کے والدین اس بات پر راضی نہیں ہیں کیونکہ ان کو آپ کی حفاظت کی فکر ہے۔

۳۔ آپ اپنے دوستوں کے ساتھ خاص فلم دیکھنا چاہتے ہیں لیکن آپ کے دوستوں کو دوسری فلم دیکھنا ہے۔ ان کی رائے ہے کہ آپ بھی وہی فلم دیکھیں۔

۴۔ آپ کو آپ کے دوست-سہیلی کے ساتھ سیر کے لیے جانا ہے لیکن آپ کے سرپرست کو محسوس ہو رہا ہے کہ اس میں بہت زیادہ رقم ضائع ہو جائے گی۔

۵۔ آپ کو آپ کی چچازاد بہن کے ساتھ ایک دن سیر کے لیے جانا ہے لیکن گھر میں آپ کی دادی تنہا ہیں اور آپ کا گھر میں رہنا ضروری ہے۔

تنازعہ حل کرنے کا طریقہ :
نظر انداز کرنا، خود کو ہی صحیح گردانا، پیچھے ہٹنا، مصالحت کرنا، وِن-وِن

تھوڑی سی تفریح

- جماعت میں تمام طاقتور لڑکے/لڑکیوں کو مٹھی بند کرنے کے لیے کہیں۔
- دیگر لڑکے لڑکیوں کو ایک-ایک کر کے ان لڑکوں/لڑکیوں کی مٹھی کھولنے کی کوشش کروائیں۔
- کسی کو بھی جسمانی تکلیف نہ پہنچے۔
- کون سا طریقہ استعمال کرنے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے؟ اس موقع پر وِن-وِن کا طریقہ کس طرح استعمال کریں گے؟

ہر تصویر پر بحث کیجیے۔ طلبہ سے پوچھیں کہ کون غلطی کر رہا ہے اور کون صحیح ہے؟ کیوں؟

۴۔ تنازعہ حل کرتے وقت غور کرنے کی باتیں :

الف) دوسروں کا نقطۂ نظر سمجھنا

کون غلط ہے؟ کون صحیح ہے؟

ذیل کی تصویر دیکھیے اور ہر تصویر میں دِکھائے ہوئے دو افراد میں سے کون غلط ہے اور کون صحیح ہے، اس پر بحث کیجیے۔

اس تصویر میں آپ کو نوجوان عورت دِکھائی دے رہی ہے یا بڑی ناک والی ایک بوڑھی عورت؟

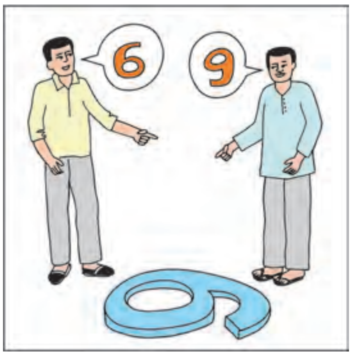

غور طلب نکات :

- نقطۂ نظر یعنی خاص فطرت/ عادت یا بات کی طرف دیکھنے کا طریقہ۔
- ہم کسی بات کی طرف، حادثے کی طرف کس طرح دیکھتے ہیں یہ بات ہمارا نقطۂ نظر ظاہر کرتا ہے۔
- دوسرے لوگوں کا نقطۂ نظر سمجھ لینے سے ہم کو ان کی رائے یا ان کا جذبہ زیادہ بہتر طور پر سمجھتا ہے۔ اس سے مثبت انداز فروغ پاتا ہے۔

ب) غلط فہمی دور کیجیے۔

آیئے، ہم ایک ڈراما پیش کریں۔ نمیتا، ٹینا اور راکھی جماعت کی سہیلیاں ہیں۔

ڈراما پیش کرنے کے لیے طلبہ کا انتخاب کریں۔ پوری جماعت کے سامنے ڈراما پیش کریں۔ باقی طلبہ ڈراما بغور دیکھیں۔

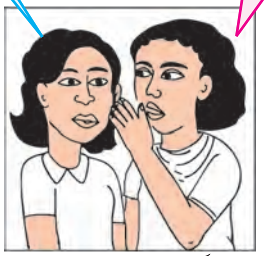

نمیتا جاتی ہے اور راکھی جماعت میں آتی ہے۔

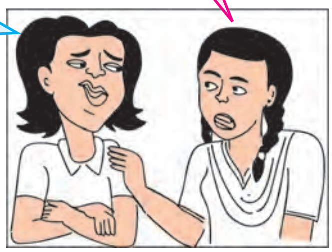

راکھی رو پڑتی ہے اور باہر چلی جاتی ہے۔

بحث کیجیے :

- ٹینا غیر مہذب طریقے سے کیوں پیش آئی؟
- کیا نمیتا کی بتائی ہوئی باتوں پر بھروسا کرنے کی ٹینا کے پاس کوئی وجہ بھی تھی؟
- راکھی کے بارے میں غلط فہمی ویسی ہی رہی تو کیا ٹینا اور راکھی کے درمیان تنازعہ حل ہوسکتا ہے؟

ج) رائے قائم کرنے میں جلد بازی مت کیجیے۔

ذیل کے واقعات کا مطلب بتائیے۔

درج ذیل جملے پڑھیے۔ جملے پڑھ لینے کے بعد طلبہ سے ان کا ردِعمل پوچھیں۔

(۱) آپ کو رات میں ایک شخص گھر کے کمپاؤنڈ سے اندر داخل ہوتا نظر آیا۔

(۲) ایک لڑکا میز کی دراز میں ہاتھ ڈال رہا ہے۔ اس کے ہاتھ میں پیسے ہیں۔ کمرے میں کوئی نہیں ہے۔

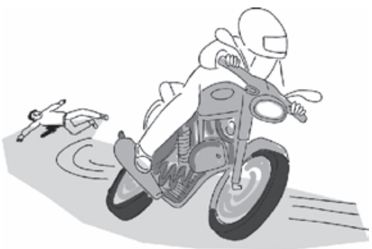

(۳) راستے پر ایک حادثہ ہوا ہے۔ ایک شخص موٹر سائیکل پر حادثے کے مقام سے تیزی سے دور بھاگتا ہوا چلا جا رہا ہے۔

(۴) ایک شخص کی پیٹھ میں گھسا ہوا کیل دوسرا شخص پیچھے سے پکڑے ہوئے ہے۔

حقیقت میں کیا ہوا:

۱۔ پہلے واقعے میں آدمی باہر جاتے وقت خاص داخلے کے دروازے کی چابی بھول کر چلا گیا تھا اور دیر رات گئے واپس آیا تھا۔ اسے گھنٹی بجا کر گھر کے لوگوں کو جگانا نہیں تھا اس لیے وہ کمپاؤنڈ پر سے اندر داخل ہو رہا تھا۔

۲۔ امّی نے جو پیسے دیے تھے، لڑکا وہ دراز میں رکھ رہا تھا۔

۳۔ موٹر سائیکل پر آدمی قریب کے پولس اسٹیشن میں مدد حاصل کرنے کے لیے تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔

۴۔ جس شخص نے ہاتھ میں کیل پکڑا ہے وہ دراصل کیل نکالنے کی کوشش کر رہا ہے۔

بحث کیجیے:
یہ جواب پڑھ کر کیا آپ کو حیرت محسوس ہوئی؟ کیا آپ نے فوراً اپنی رائے قائم کر لی تھی؟ کیا آپ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو؟

غور طلب نکات:

- رائے قائم کرنے میں جلد بازی کرنے کا مطلب ہے صحیح طور پر غور نہیں کرنا، سطحی معلومات پر منحصر کسی بات پر اچھے یا برے کی مہر لگا دینا۔ ایسا تب ہوتا ہے جب ہم اپنے سابقہ تجربات کی بنیاد پر کسی نئی بات کا مطلب اخذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور نئے حالات پر توجہ نہیں دیتے ہیں۔
- ہر شخص جیسا سوچتا ہے ویسا سوچنے کی وجہ اس کے سابقہ تجربات ہوتے ہیں۔ اس تجربے کو سمجھنا اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔
- تنازعہ حل کرنے کے لیے تین باتوں کو ہمیشہ ذہن نشین رکھیے۔ دوسرے کا نقطۂ نظر سمجھ لیجیے، غلط فہمی دور کیجیے، رائے قائم کرنے میں جلد بازی مت کیجیے۔

۵۔ ہم عمر افراد کا دباؤ (Peer Pressure) سنِ بلوغ میں تنازعے کا ایک خاص سبب:

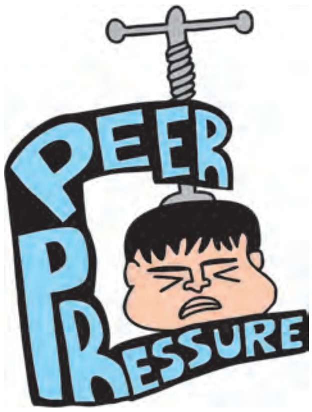

ہم عمر یعنی کون؟

ہم عمر یعنی عام طور پر ایک ہی عمر کے گروہ کے افراد، جماعت کے دوست، دیگر دوست، بھائی بہن وغیرہ، اسکولوں میں، شہروں میں، ملک میں اسی عمر کے لڑکے/لڑکیاں۔

ہم عمر افراد کا دباؤ (Peer Pressure) کا کیا مطلب ہے؟

انسان سماجی جانور ہے اور اس کے اندر کسی بڑے گروہ میں شامل ہونے کی خواہش کا پیدا ہونا بہت ہی فطری بات ہے۔ گروہ سے علیحدہ کیے جانے پر کئی لوگ اپنے آپ کو غیر محفوظ تصوّر کرنے لگتے ہیں۔ اپنے ہم عمر گروہ میں شامل ہونا، ان کے جیسا بننے کے لیے جو دباؤ آدمی محسوس کرتا ہے اسے ہم عمر افراد کا دباؤ (پیئر پریشر) کہتے ہیں۔

سنِ بلوغ کے دور میں پیئر پریشر:

نوجوانی کے زمانے میں لڑکے/لڑکیوں میں کئی جسمانی اور ذہنی تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں۔ اس دور میں دوست، سہیلیوں کا، جماعت کے لڑکے لڑکیوں کا ان پر بہت اثر ہوتا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ دوست سہیلیوں کے، کلاس کے لڑکے لڑکیوں کے گروہ میں اپنے آپ کو شامل کرلیں۔ ہم ان کے جیسا، ان میں سے ہی ایک بن جائیں، اس کے بارے میں بہت زیادہ دباؤ سنِ بلوغ میں بچوں پر ہوتا ہے۔ دوستوں کے گروہ سے نکال دیے جانے پر وہ خود کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں اور اسی لیے گروہ میں شامل رہنے کے لیے کچھ بھی کرگزرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ بسا اوقات اس وجہ سے تنازعے کے مواقع پیدا ہوجاتے ہیں۔ پیئر پریشر یہ مثبت اور منفی دو قسم کا ہوسکتا ہے۔

منفی پیئر پریشر: خطرہ مول لینے، غیر ذمہ دارانہ برتاؤ کرنے کی طرف لے جانے والا پیئر پریشر سن بلوغ کے زمانے میں لڑکوں کی زندگی میں نقصان دہ ہوسکتا ہے۔

مثبت پیئر پریشر: زیادہ محنت کرنا، مطالعہ کرنا، اچھا برتاؤ کرنا، پیئر پریشر انسان کی ترقی کے لحاظ سے اہمیت کا حامل ہوسکتا ہے۔

طلبہ کو ان کی روزمرہ زندگی میں اس طرح کا پیئر پریشر کہاں محسوس ہوتا ہے، اس کی مثالیں پوچھیں۔ دی ہوئی ہر قسم کی کم سے کم ایک مثال بچوں کو بیاض میں لکھنے کے لیے کہیں۔

منفی پیئر پریشر کی قسمیں:

۱۔ نظر انداز کیے جانے کا پیئر پریشر

اگر آپ نے کوئی کام نہیں کیا تو آپ کو گروہ سے نکالنے یا آپ سے تعلق ختم کرنے کی دھمکی آپ کے دوست/سہیلیاں آپ کو دیتے ہیں مثلاً آپ بیڑی سگریٹ نہیں استعمال کریں گے تو آپ کو کسی خاص گروہ میں نہیں لیا جائے گا، ایسی دھمکی دوست/سہیلیاں دیتے ہیں۔

۲۔ بے عزّت ہونے کا پیئر پریشر :

آپ نے کوئی ایک کام نہیں کیا تو آپ کو بدنام کریں گے، آپ کی بے عزّتی ہوگی، آپ پر پھبتی کسی جائے گی۔ مثلاً آپ کسی خاص قسم کا لباس نہیں پہنیں گے تو آپ کے دوست/ سہیلیاں آپ پر پھبتیاں کستے ہیں، نام رکھتے ہیں۔

۳۔ دلیل دے کر قائل کرنے کا پیئر پریشر :

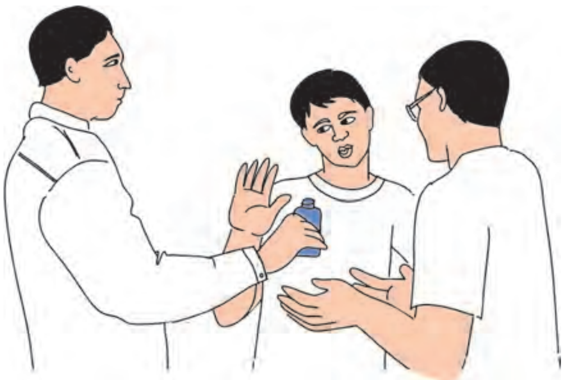

آپ کو مختلف قسم کے نامناسب دلائل دے کر قائل کرتے ہیں حتیٰ کہ آپ اپنا مدعا ٹھیک ڈھنگ سے واضح نہیں کرسکتے، مدعا کی تائید بھی نہیں کرسکتے۔ مثلاً کسی وقت، کبھی کبھی اسکول نہ جاتے ہوئے سنیما دیکھنے چلے جانا، جھوٹ بولنا وغیرہ سے کچھ نقصان نہیں ہوتا، اس طرح آپ کے دوست آپ کو قائل کرتے ہیں۔

۴۔ مثالیں دے کر بنایا جانے والا پیئر پریشر :

آپ کے تمام دوست/ سہیلیاں کوئی بات کرتے ہیں اور آپ پر کوئی زبردستی بھی نہیں کی جاتی تب بھی آپ خود ویسا کرنا چاہتے ہیں۔ مثلاً آپ کے گروہ میں ہر کوئی انگریزی بولتا ہے۔ آپ کو کوئی ویسا کرنے کے لیے نہیں کہتا، پھر بھی آپ خود اپنے اندر کمزوری محسوس کرتے ہیں اور آپ کی خود اعتمادی میں کمی واقع ہوتی ہے۔

پیئر پریشر کی مذکورہ بالا مثالوں سے واضح ہوگا کہ دوستوں کے ساتھ رہتے ہوئے کچھ باتیں خواہش نہ ہوتے ہوئے بھی کرنا پڑتی ہیں۔ اسے ہی 'ہم عمر افراد کا دباؤ' کہتے ہیں۔

۶۔ تنازعہ حل کرنے کے مراحل :

- مینا کشی کو پڑوس کے شہر میں اعلیٰ تعلیم کے لیے جانا ہے کیونکہ وہاں اس کی پسند کے کورس کے کئی کالجز ہیں۔
- لیکن اس کے والدین اس بات سے متفق نہیں ہیں کیونکہ انھیں اس کی سلامتی کی فکر ہے۔
- مینا کشی کو کیا کرنا چاہیے؟

مرحلہ ۱ - رُکیے اور غور کیجیے :

گہری سانس لیجیے۔ غصّے میں آ کر تکرار اور حجت مت کیجیے۔ اگر ہم غصّے میں ہوں تو کوئی بھی راستہ نہیں نکلتا۔ تنازعہ اسی وقت حل کیا جا سکتا ہے جب ہم ٹھنڈے دل و دماغ سے اور ٹھیک اور واضح طور پر غور کریں گے۔

مینا کشی اپنے والدین کو شہر جانے کے فائدے سمجھاتی ہے۔ اس کے باوجود والدین اسے بھیجنے پر راضی نہیں ہوتے۔ تب بھی مینا کشی بحث و تکرار نہیں کرتی ہے۔ وہ وقت لے کر اس تنازعے پر غور کرتی ہے۔

مرحلہ ۲ - الفاظ میں پیش کیجیے :

تنازعہ کو ٹھیک ٹھیک لفظوں میں بیان کیجیے۔ آپ ذیل کے مطابق بیان کر سکتے ہیں -

تنازعہ یہ ہے کہ .... یا ....

مینا کشی اپنی زندگی کا تنازعہ ذیل کے مطابق پیش کرتی ہے -

تنازعہ یہ ہے کہ 'میں شہر میں آگے کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے جاؤں' یا 'گاؤں میں ہی رہوں'

مرحلہ ۳ - دوسروں کی سنیں :

دوسری جانب کے لوگوں کا کہنا سنیے۔ رائے قائم کرنے کی جلد بازی نہ کرتے ہوئے کون غلط ہے اور کون صحیح ہے؟ ایسا نہ سوچتے ہوئے، مدمقابل کی باتیں سنیے۔

مینا کشی اطمینان سے اپنے سرپرستوں کی باتیں سنتی ہے۔ ان کی باتوں اور رائے کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔ انھیں ایسا کیوں محسوس ہوتا ہے اس کی وجوہات سمجھتی ہے۔

مرحلہ ۴ - دونوں جانب کی 'ضرورت' سمجھ لیجیے :

کئی مرتبہ مقابل کے شخص کو کوئی بھی ایک کام کرنا ہوتا ہے لیکن اس کے پیچھے اس کی سوچ، اس کی ضرورت بالکل مختلف ہوتی ہے۔ وہ جو عمل چاہتا ہے اس کی طرف نہ دیکھتے ہوئے 'ضرورت' کی طرف دیکھیے۔ ذیل کے مطابق ترتیب دیجیے -

میری ضرورت ....

ان کی/ مقابل کی ضرورت ....

مینا کشی ذیل کے مطابق لکھتی ہے -

میری ضرورت ہے عمدہ تعلیمی موقع، ان کی ضرورت ہے میری سلامتی۔

دھیان میں رکھیے : مدمقابل کی ضرورت سمجھنے کے لیے مسلسل 'کیوں' یہ سوال پوچھتے رہیے۔ مقابل کا 'کیوں' وہ عمل/ بات پر اصرار کر رہا ہے؟ مثلاً مینا کشی کے سرپرست اسے شہر میں کیوں نہیں بھیج رہے تھے؟

مرحلہ ۵ - حل پر غور کیجیے :

طرفین کی ضرورت پوری ہونے کا کون سا پائیدار راستہ ہوسکتا ہے اسے تلاش کیجیے۔ طرفین کو مطمئن کرنے والا کون سا راستہ ہوسکتا ہے؟
میناکشی اس پر غور کرتی ہے کہ دونوں جانب کی ضرورت کس طرح پوری ہو؟

حل : کیا ایسا کچھ ہوسکتا ہے کہ میناکشی شہر میں جا کر تعلیم حاصل کرے اور اس کے والدین کو بھی اس کی سلامتی کے تعلق سے اطمینان ہو؟

مرحلہ ۶ - اپنا مدعا ثابت کیجیے :

آپ کی تجویز کردہ راہ یا حل مناسب ہے اسے ثابت کرنے کے لیے معلومات جمع کیجیے، ماہرین کی رائے لیجیے، لوگوں سے ملاقات کیجیے، معلوم کیجیے کہ ایسا اس سے قبل کسی نے کیا تھا کیا؟

میناکشی شہر میں رہنے والے اپنے رشتے داروں یا دوست/سہیلیوں کو اپنے والدین سے گفتگو کرنے کے لیے کہتی ہے۔ اس سے پہلے اس کے گاؤں سے تعلیم کے لیے شہر جانے والے افراد کی ملاقات والدین سے کراتی ہے۔ شہر میں رہنے والی لڑکیوں کے لیے محفوظ، بھروسے مند ہاسٹل کی معلومات جمع کرتی ہے۔ وہ اپنے والدین کو یقین دلاتی ہے کہ وہ اپنی سلامتی کی فکر خود کرسکتی ہے۔

آئیے، جو سیکھا اسے استعمال کرکے دیکھتے ہیں!

جماعت کے طلبہ کے گروہ بنا کر ہر گروہ کو ایک تنازعہ پر غور کرنے کے لیے کہیں۔
کتاب میں دیے ہوئے مراحل کا استعمال کرکے تنازعہ کس طرح حل کیا جاسکتا ہے اس بارے میں اپنی بیاض میں لکھنے کے لیے کہیں۔
بحث و مباحثے کے لیے دس منٹ دیجیے۔ ہر گروہ کو اُن کے سوال اور حل ڈراما کی صورت میں پیش کرنے کے لیے کہیں۔
خود اپنے واقعے کو بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

آپ کے ایک گہرے دوست نے ابھی ابھی سگریٹ نوشی شروع کی ہے۔ اس کی بھلائی کے لیے وہ اس کو ترک کردے ایسا آپ کو محسوس ہوتا ہے لیکن آپ ڈرتے ہیں کہ وہ آپ کی مخالفت کرے گا اور آپ ایک اچھا دوست کھودیں گے۔

آپ کے دوست / سہیلیاں آپ کو شاہراہ (ہائی وے) پر سائیکل کی شرط لگانے کا چیلنج دیتے ہیں۔
اگر آپ انکار کرتے ہو تب وہ آپ کو ڈرپوک کہہ کر چھیڑتے ہیں۔

آپ کو ایک دوست یا سہیلی نے سالگرہ پر بڑی تاکید سے بلایا ہے۔ لیکن دوسرے دن آپ کا امتحان ہے اور اس کے لیے آپ کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔

آپ کی جماعت میں ایک نئی لڑکی نے داخلہ لیا ہے۔ آپ کے دوست اس کا مذاق کرنے کا پروگرام بناتے ہیں اور آپ کو اس میں شامل ہونے کے لیے کہتے ہیں۔ آپ کو اس میں شامل نہیں ہونا ہے۔ آپ کیا کریں گے؟

آپ کو کھیل میں خاص دلچسپی ہے۔ آپ کو اسی میں اپنا مستقبل تعمیر کرنا ہے لیکن آپ کے والدین کی رائے ہے کہ آپ دسویں کے بعد سائنس اسٹریم میں داخلہ لیں کیونکہ ان کا ماننا ہے کہ کھیل میں کام کرنے والوں کو زیادہ رقم نہیں ملتی۔

غور طلب نکات :

- کسی تنازعہ کو حل کرتے وقت اگر آپ سے غلطی ہوگئی ہے اور آپ کو اس کا احساس ہوگیا تب فوراً معافی مانگیے۔
- اگر مخالف فریق نے آپ کو سمجھنے کی کوشش کی تو ان کا شکریہ ادا کیجیے۔
- جہاں مناسب ہو وہاں معافی مانگنا یا شکریہ ادا کرنے سے بہت فرق پڑتا ہے اور شخصیت سازی میں مدد ملتی ہے۔
- مسائل کی بنیاد معلوم کرکے کون کون سے مناسب متبادل دستیاب ہیں اور وہ کیسے استعمال ہوسکتے ہیں اس کی معلومات حاصل کیجیے۔
- جس طرح فرد - فرد میں تنازعہ ہوتا ہے ویسے ہی فرد کے اندر بھی تنازعہ ہوتا ہے۔ اسے اندرونی کشمکش (تنازعہ) کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایمانداری ہمیں بہت اہم محسوس ہوتی ہے لیکن بعض حالتوں میں ایمانداری برتنے کی ہمارے اندر ہمت نہیں ہوتی۔ ایسے وقت ہمارے دل میں ایک کشمکش پیدا ہوتی ہے۔ ایسے تنازعوں سے مقابلے کی مہارت بھی ہمیں سیکھنے کی ضرورت ہے۔

قدر پیمائی

اوزان ١٠٪				
کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
کلاس کے کاموں میں حصہ لینا	اس سبق میں دیے ہوئے سب کام، عملی کام جوش وخروش سے کرکے بیاض میں مناسب طریقے سے لکھا۔	کلاس کے سب عملی کام مکمل کرتا ہے۔	دوسرے کی بیاض دیکھ کر عملی کام پورا کیا۔	
کتاب میں دیے ہوئے مراحل کی مدد سے تنازعہ حل کرنا	ہر ایک مرحلے پر غور کرکے تفصیل کے ساتھ لکھ کر دیے ہوئے واقعے سے وِن - وِن راستہ معلوم کیا۔	بعض مراحل چھوڑ دیے، معلوم کیے ہوئے حل کی صحیح ڈھنگ سے وضاحت نہیں کرسکا۔	استعمال کرتا ہی نہیں ہے۔	

صابر ، کیا تم کو بھی علم مثلث سمجھنے میں مشکل پیش آتی ہے؟
علم مثلث ؟ .... مجھے اچھی طرح یاد نہیں ...اس کو تو ایک زمانہ بیت گیا۔
مجھے بھی ایسا لگتا ہے کہ میں ریاضی کے لیے پیدا ہی نہیں ہوا ہوں۔ ریاضی سمجھنے کی صلاحیت بہت سے لوگوں میں پیدائشی طور پر ہوتی ہے۔ جیسے تم اپنی یہ قوت پیدائشی طور پر لے کر آئے ہو، بالکل ویسے ہی؟
ارے ٹھہرو ...نہیں ! ارے دوست ! میری زندگی میں بھی بہت سے خراب دن گزر چکے ہیں۔ زمین پر نیچے اُترتے وقت دھڑکنا، پرواز کرتے وقت ناکام ہونا، کبھی کبھی تو میرے سر پر بھی چوٹ لگ چکی ہے۔ ایسے وقت مجھے بھی بری طرح ناکامی محسوس ہوتی تھی۔
لیکن میں نے خوب محنت کی ...کوئی بھی ہو صابر بن کر پیدا نہیں ہوتا بلکہ اسے حاصل کرنا ہوتا ہے۔
کچھ دنوں پہلے اس کے بارے میں ایک تحقیق ہوئی ہے ...کیا تم جاننا چاہتے ہو؟

54GHN7

۷ ترقی پذیر ذہنیت

اپنی صلاحیت میں اضافہ کرنا...

مقاصد :

۱۔ 'ذہانت/مہارت/صلاحیت کی تربیت، اصلاح، ردِّعمل اور مشق و اِعادے کی مدد سے ہوتی ہے۔' اس بیان کی وضاحت کرنا۔

۲۔ 'ذہنیت کی نشوونما' (Growth Mindset) سے متعلق اپنے الفاظ میں وضاحت کرنا۔

۳۔ 'محدود ذہنیت' اور 'ذہنیت کی نشوونما' میں فرق پہچاننا۔

۴۔ روزمرہ لین دین میں دیے ہوئے مواقع کا 'ترقی پذیر ذہنیت' کا تصوّر استعمال کرکے تشکیلی ردِّعمل دینا۔

۵۔ 'ترقی پذیر ذہنیت' کے تصوّر کی مدد لے کر اپنی صلاحیت میں اصلاح کرنے کے مقصد سے عملی منصوبہ بندی (Design) کرنا۔

۱۔ ذہانت اور صلاحیت سے متعلق ہمیں کیا معلوم ہے؟

ذیل میں کچھ بیانات دیے ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض بیانات صحیح ہیں اور بعض غلط۔ آپ اپنے تجربات سے بیان صحیح ہے یا غلط، طے کیجیے۔

- ذہانت پیدائشی طور پر حاصل ہوتی ہے۔
- عمر جیسے جیسے بڑھتی ہے ویسے ویسے ذہانت میں اضافہ ہوتا ہے نہ کمی آتی ہے۔

صحیح | غلط

- نئی تخلیق کی صلاحیت صرف پیدائشی طور پر ہی حاصل ہوتی ہے۔
- فراست حاصل نہیں کی جاسکتی۔

صحیح | غلط

- فراست رکھنے والے لوگ کبھی بھی ناکام نہیں ہوتے۔

صحیح | غلط

- بچپن میں کوئی اچھا کام نہ کرسکے تو مستقبل میں بھی اسے سلیقے سے اچھا کام کرنا نہیں آتا۔

صحیح | غلط

ذہن نشین رہے کہ یہاں درج کوئی بھی بیان صحیح نہیں ہے۔ یہاں طلبہ کا ردِّعمل سامنے رکھ کر بحث و مباحثہ کرنا مطلوب ہے۔ طلبہ کو اُن کی سمجھ کے مطابق جواب طے کرنے کی آزادی دیں۔

- فراست والے لوگوں کو سخت محنت نہیں کرنا پڑتی یا اصلاح کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ وہ خود بخود فطری طور پر سارے کام انجام دے سکتے ہیں۔

صحیح | غلط

- آپ کوئی کام سلیقہ مندی سے کرلیتے ہو تو یہ آپ کے نصیب اور قسمت کا حصہ ہے۔

صحیح | غلط

کہانی حقیقی یا خیالی ؟

۱۔ اسکول کی باسکٹ بال ٹیم میں ایک لڑکے کا انتخاب نہیں ہوا کیونکہ اس کا کھیل اس معیار کا نہیں تھا لیکن یہی لڑکا آگے چل کر بین الاقوامی درجے کا باسکٹ بال کھلاڑی کے طور پر مشہور ہوا۔

۲۔ جس شخص میں کسی قسم کی تخلیقی صلاحیت نہیں اور وہ خود بھی کسی تخیل کی پرواز میں دلچسپی نہیں لیتا اس لیے اسے نظر انداز کیا گیا، وہی شخص آگے چل کر مشاق کارٹونسٹ کے نام سے مشہور ہوا۔

۳۔ جس لڑکی کا ایک پیر حادثے میں ضائع ہوگیا اس نے ایورسٹ کی چوٹی سر کی۔

۴۔ جو لڑکا کسی بھی چیز کے سیکھنے کے قابل نہیں تھا، اسے اساتذہ بے وقوف سمجھتے تھے وہی آگے چل کر بہت بڑا سائنس داں بنا۔

بحث کیجیے:

- آپ کے خیال سے ان لوگوں نے اپنی زندگی میں جو کچھ کیا وہ کس طرح حاصل کیا ہوگا؟
- کیا ہم قائم ذہانت یا مہارت لے کر پیدا ہوئے ہیں؟
- کیا کسی کی ذہانت یا صلاحیت، مہارت کا کسی بھی عمر میں اضافہ کرنا ممکن ہے؟ کس طرح ؟
- کیا کوئی کسی بھی عمر میں کچھ نیا سیکھ سکتا ہے؟

جی ہاں، یہ سچی کہانیاں ہیں ! ان کہانیوں کے کردار –

۱۔ **مائیکل جارڈن** دنیا کے سب سے بڑے باسکٹ بال کھلاڑیوں میں سے ایک

۲۔ **والٹ ڈزنی** مکی ماؤس اور ڈونالڈ ڈک کی تخلیق کرنے والا

۳۔ **ارونیما سنہا** ایک ایسی عورت جس نے ماؤنٹ ایوریسٹ کی چوٹی سر کی نیز یورپ اور افریقہ میں سب سے بلند چوٹی مصنوعی پیر کی مدد سے سر کی۔

۴۔ **تھامسن ایڈیسن** نے صرف بجلی کے بلب کی ایجاد پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آگے چل کر کئی ایجادات کیں۔ ان کے پاس ۱۰۰۰ / پیٹنٹ تھے۔

۲۔ کوئی بھی نئی بات ہم کس طرح سیکھتے ہیں؟

زندگی کے تمام اہم افعال میں انسانی دماغ رابطہ کار رہتا ہے۔ جسم کے تمام اعضا کی طرف پیغام پہنچانے کی ذمہ داری دماغ کی ہوتی ہے۔ اسی طرح اعضا کی طرف سے ردِّعمل لانے والے پیغام کو دماغ ہی قبول کرتا ہے۔

تمام قسم کے اکتساب کرنے کی ذمہ داری بھی دماغ کی ہے۔ نئی نئی باتوں کا اکتساب کرنا دماغ ہی کی وجہ سے ممکن ہوتا ہے۔ نئی باتوں کا اکتساب کا عمل دماغ میں کس طرح انجام پاتا ہے، اسے ہم اب سمجھیں گے۔

پڑھیں اور سمجھیں۔

اعصابی خلیہ :

- ہمارا اعصابی نظام بے شمار اعصابی خلیات سے بنا ہوا ہے۔ دماغ اور ہمارے پورے جسم میں اعصابی خلیات کا جال پھیلا ہوا ہے۔
- ہمیں جب بھی کچھ ادراک ہوتا ہے اس وقت ان اعصابی خلیات میں برقی رو بہتی ہے۔ ایک خلیے سے دوسرے خلیے تک یہ برقی رو کچھ کیمیائی ذرائع سے بھیجی جاتی ہے۔
- اکتساب یعنی ان اعصابی خلیات سے برقی رو گزر کر ان کے درمیان جوڑ پیدا کرتا ہے۔

اعصابی خلیات کا جوڑ -

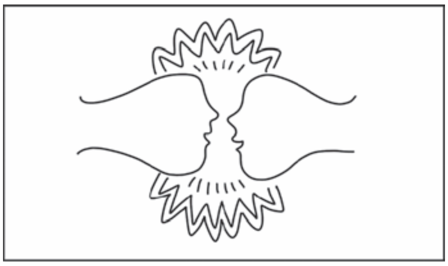

Synapse - دو اعصابی خلیوں کے درمیان کا خلا :

- کوئی بھی دو اعصابی خلیے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ اُن کے درمیان خلا ہوتا ہے۔ اس خلا کو Synapse کہتے ہیں۔
- برقی رو کا ان جگہوں سے بہنے کے بغیر ہم کوئی عمل، ادراک، اکتساب نہیں کر سکتے۔

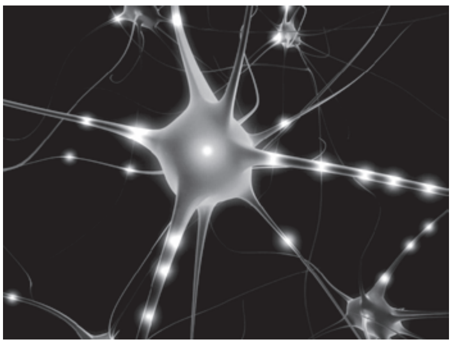

- جس طرح پہاڑ پر مٹی اور گھاس ہوتی ہے۔ انسانوں اور جانوروں کی آمد و رفت سے پگڈنڈی بنتی ہے اسی طرح عصبی خلیات ہمارے دماغ اور جسم میں ہوتے ہیں۔ ان خلیات سے برقی رو کیمیائی واسطے سے بہتی ہے اور خلیے ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔ اس طرح دماغ میں خلیات کی پگڈنڈی بنتی ہے۔

- پگڈنڈی بنتے وقت ابتدا میں سفر جس طرح تھوڑا مشقت طلب ہوتا ہے ویسے ہی نئی باتیں سیکھتے وقت ہمیں کوشش کرنا پڑتی ہے اور بعد میں اِعادے سے دماغ میں اعلیٰ درجے کی پگڈنڈی بنتی ہے اور اسے ہم اکتساب ہوا کہتے ہیں اور ایک دفعہ اکتساب ہوتے ہی اعادے سے ہمیں اس میں مہارت حاصل ہوتی ہے۔

۳۔ دماغ پر کی گئی تحقیق کیا ثابت کرتی ہے؟

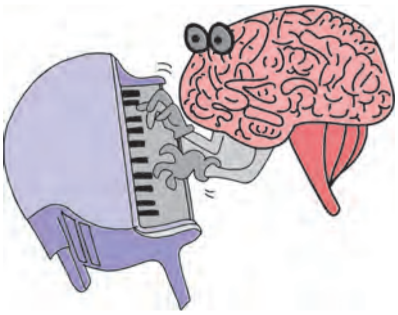

تحقیق 1 -

نظم لکھنا، حساب حل کرنا، کھیل کھیلنا، ساز بجانا وغیرہ بار بار کریں تو انھیں اعصابی خلیات میں سے برقی رو گزرتی ہے اور ان میں مضبوط جوڑ پیدا ہوتا ہے۔

نتیجہ - اِعادے سے ہم اپنے اندر نئی باتیں اور مہارتیں پیدا کر سکتے ہیں۔

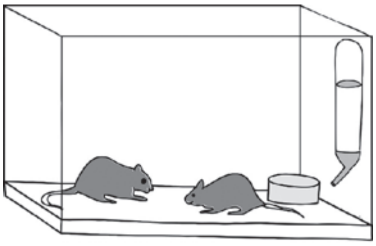

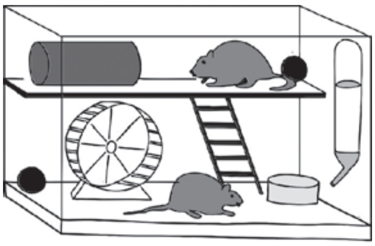

تحقیق 2 -

اس تحقیق میں ایک پنجرے میں صرف اناج پانی رکھا گیا اور دوسرے پنجرے میں اناج پانی کے ساتھ مختلف معمے، کھلونے، کچھ ورزش کا سامان رکھا گیا۔ دونوں پنجروں میں چوہوں کو رکھ کر ان کی نشوونما کی گئی۔ دوسرے پنجرے میں چوہوں میں عصبی خلیات زیادہ مقدار میں جڑے ہوئے دِکھائی دیے۔ یہ عمر کے لحاظ سے زیادہ بڑے چوہوں میں بھی دِکھائی دیا۔

نتیجہ - نئے چیلنج کو قبول کرنے کے لیے ہم تیار ہوں تو عمر کے کسی بھی مرحلے میں ہمیں نئی باتیں سیکھنا ممکن ہوتی ہیں۔

کیا آپ نے کبھی ورزش کی ہے؟ دوڑنا، وزن اُٹھانا، درخت پر چڑھنا، کھیل کھیلنا وغیرہ۔

آپ جب ورزش کرتے ہیں تب کیا محسوس کرتے ہیں؟ کیا پہلی مرتبہ خوب مشکل محسوس ہوتا ہے؟ کیا آپ کو درد کا احساس ہوتا ہے؟

کیا وقت کے ساتھ ساتھ درد کم ہو کر آپ کو طاقتور بننے کا احساس ہوتا ہے؟ بعد میں بھی آپ ورزش کر کے دیکھیں، کیا آپ کم کوشش سے ورزش کر سکتے ہیں؟

اگر جسم میں درد ہو رہا تھا اس لیے آپ پہلی ہی کوشش کے بعد ورزش کرنا چھوڑ دیتے تو کیا ہوتا؟

غور طلب نکات :

ہمارا دماغ ہمارے عضلات کی طرح ہوتا ہے۔ ہم ورزش کے ذریعے عضلات کو مضبوط بناتے ہیں۔ اسی طرح چیلنج قبول کرتے ہوئے کام کرنے، مسلسل تربیت حاصل کرنے، اعادہ کرنے اور ردِّعمل کے ذریعے اصلاح کرنے سے ہمارا دماغ طاقتور ہوتا ہے۔

۴۔ اکتساب اور اصلاح میں مزاحمت :

ذہنیت

بحث کیجیے:

دونوں واقعات میں والدین کے ردِّعمل کا مشاہدہ کیجیے۔ ان کے درمیان کیا فرق ہے؟ اگر ہے تو کون سا ہے؟ انھیں بچہ چلنا سیکھ جائے گا ایسا اعتماد کیوں محسوس ہوتا ہے؟

ذیل میں دیے ہوئے دو واقعات کا موازنہ کیجیے۔

بچہ چلنے کی کوشش کرتا ہے، نیچے گرتا ہے، دوبارہ اُٹھتا ہے، دوبارہ چلنے کی کوشش کرتا ہے، دوبارہ نیچے گرتا ہے۔ اسی عمل کو بار بار دہراتا ہے۔ اس بارے میں آپ درج ذیل میں سے کون سا بیان دیں گے؟

ا۔ بچہ چلنا سیکھ رہا ہے۔

۲۔ بچے کو چلنا نہیں آتا۔

بچہ ریاضی کا مسئلہ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن آزمائش میں اس کو کم نمبر ملتے ہیں۔ وہ پھر کوشش کرتا ہے لیکن دوبارہ بھی کم نمبر ملتے ہیں۔ ذیل کے دو بیانات میں سے کون سا بیان اس موقع کے بارے میں آپ کے ذہن میں آتا ہے؟

ا۔ لڑکا ریاضی کا مسئلہ سیکھ رہا ہے۔

۲۔ لڑکے کو ریاضی کا مسئلہ نہیں آتا۔

موازنہ کیجیے۔

ریوتی عقلمند لڑکی ہے اس لیے اس کے والدین اور اساتذہ کی طرف سے اس کی ہمیشہ تعریف اور حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

- دسویں میں بہتر نمبرات حاصل کر کے ریوتی نے اچھے کالج میں داخلہ لیا۔
- کالج میں اس کی سمجھ میں آیا کہ جماعت میں اس کے علاوہ اور بھی بہت سے طلبہ اس سے زیادہ ہوشیار ہیں۔
- اس کے اندر احساسِ کمتری کا جذبہ پیدا ہوگیا۔ دیگر طلبہ مجھ پر ہنستے ہیں اس خیال سے اس نے سوال پوچھنا بند کر دیا۔
- اس کو امتحان سے خوف محسوس ہونے لگا۔
- جنھیں زیادہ نمبر ملتے تھے ان سے حسد کرنے لگی۔
- جب اس کو امتحان میں کم نمبر ملے تب وہ نا اُمید ہوگئی۔

ریما کو اسکول میں ہمیشہ اچھے نمبرات ملتے ہیں لیکن اس کے والدین اور اساتذہ اس کی ذہانت سے زیادہ اس کی محنت کی تعریف کرتے ہیں۔

- اساتذہ، والدین نے ریما کو دماغ پر نئی تحقیق کی معلومات دی۔ اگر ہم دماغ کو کافی چیلنج دیں تو کوئی بھی ذہین ہوسکتا ہے۔
- گیارہویں جماعت کا نصاب اسے مشکل محسوس ہوا۔
- لیکن اسے یہ معلوم تھا کہ تربیت، اِعادہ اور ردِّ عمل کے سہارے وہ اپنی صلاحیت میں اضافہ کر سکتی ہے۔
- وہ بہت زیادہ سوال پوچھتی رہتی ہے۔ اس نے چیلنج والے مسائل حل کیے اور وہ آسانی سے گیارہویں جماعت میں بہترین درجے سے کامیاب ہوگئی۔

بحث کیجیے:
دی ہوئی مثالیں جماعت میں پڑھ کر سنائیں اور ذیل کے سوالوں پر بحث کریں۔
ریما کی ذہنیت کی بہ نسبت ریوتی کی ذہنیت کیسے مختلف تھی؟ ریوتی کو امتحان کے خوف کا احساس کیوں ہوا؟ گیارہویں جماعت کا نصاب مشکل محسوس ہو رہا تھا پھر بھی ریما کو امتحان کا خوف کیوں محسوس نہیں ہوا؟

غور طلب نکات :

- ذہنیت - ذہنیت یعنی فرد کا نقطۂ نظر یا غور کرنے کا طریقہ۔
- فرد کی، ذاتی صلاحیت، عقل مندی، امتیاز و انتخاب کرنے کی صلاحیت، اس کے بارے میں محدود ذہنیت ہمیشہ ہی اصلاح انجام دینے میں مزاحمت کرتی ہے۔
- عقلمندی اور صلاحیت پیدائشی طور پر حاصل ہوتی ہے اور قائم رہتی ہے۔ ریوتی کے اس اعتماد (ذہنیت) کو 'محدود ذہنیت' (Fixed mindset) کہتے ہیں۔
- عقل مندی اور صلاحیت سخت محنت کرنے سے وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی ہیں۔ ریما کے اس اعتماد (ذہنیت) کو ہی ترقی پذیر ذہنیت (Growth mindset) کہتے ہیں۔

ترقی پذیر ذہنیت (Growth mindset)

ترقی پذیر ذہنیت (Growth mindset) کی اصطلاح اسٹین فورڈ یونیورسٹی میں نفسیات کی خاتون پروفیسر کیرال ڈیوک نے دی ہے۔ کیرال نے اپنی تحقیق سے ثابت کیا کہ جو طالب علم یقین رکھتا ہے کہ ذہانت / صلاحیت سخت محنت سے اور وقت کے گزرنے کے ساتھ تبدیل ہوتی ہے، ان کے سامنے مزاحمتوں کو عبور کرنے اور اپنی اصلاح کرنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔

درج ذیل جدول میں محدود ذہنیت اور ترقی پذیر ذہنیت والے افراد کی خوبیاں دی ہوئی ہیں۔ فرق سمجھ لیجیے۔

افراد کی خوبیاں	محدود ذہنیت	ترقی پذیر ذہنیت
ان کا یقین / اعتماد	ذہانت پیدائشی طور پر قائم رہتی ہے۔	ذہانت کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔
اعتقاد / سوچ کا نتیجہ	مسلسل اپنی ذہانت کے اظہار کی طرف رجحان رہتا ہے۔	مسلسل اکتساب کی شدید خواہش رہتی ہے۔
چیلنج کی طرف دیکھنے کا نقطۂ نظر	چیلنج کو نظر انداز کرنے کی طرف توجہ مبذول رہتی ہے۔	چیلنج قبول کرنا پسند ہے۔
مزاحمت پیش آئے تو	ذمہ داری سے آسانی سے منہ موڑ لیتے ہیں۔	حوصلہ مندی سے راستہ نکال کر آگے بڑھتے ہیں۔
کوشش کی طرف دیکھنے کا نقطۂ نظر	یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوشش کرنا بے معنی ہے۔	یہ یقین رکھتے ہیں کہ کوشش کسی بھی مسئلے پر عبور حاصل کرنے کا راستہ ہے۔
تنقید کی طرف دیکھنے کا نقطۂ نظر	مفید ہے لیکن منفی ردِّ عمل کی طرف توجہ نہیں دیتے۔	تنقید سے سبق لیتے ہیں۔
دوسروں کی کامیابی دیکھ کر ہونے والا اثر	دیگر لوگوں کو ملنے والی کامیابی دیکھ کر حسد محسوس کرتے ہیں۔	دوسروں کی کامیابی سے ترغیب اور سبق حاصل کرتے ہیں۔

۵۔ ترقی پذیر ذہنیت کو قبول کرنا :

بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ ہر فرد محدود نپی تلی ذہنیت کا استعمال کرکے ہی غور و خوض کرتا ہے۔ ذیل میں دیے ہوئے بیانات پڑھ کر معلوم کیجیے کہ آپ محدود ذہنیت کا استعمال کرکے کب غور کرتے ہیں۔ وہی بیانات ترقی پذیر ذہنیت میں تبدیل کیجیے۔

- میں اسے اچھی طرح نہیں کرسکتا/سکتی۔
- یہ کام میں سب سے اچھی طرح کرسکتا/سکتی ہوں۔
- میرا دوست/سہیلی بہت عقلمند ہے۔ میں اس کے جیسا نہیں ہوسکتا/سکتی۔
- مجھے چیلنج پسند نہیں ہے۔
- میں جب ناکام ہوتا/ ہوتی ہوں تب مجھے محسوس ہوتا ہے کہ مجھے کچھ بھی اچھا نہیں آتا۔
- میں ریاضی دماغ والا/ والی نہیں ہوں اور میں اسے کبھی نہیں سمجھ پاؤں گا/گی۔
- میں ناکام ہوگیا/ ہوگئی یعنی سب کچھ ختم ہوگیا۔
- میں ہوشیار ہوں ایسا مجھے کہیے۔
- مدمقابل کو کامیابی ملی تو مجھے اپنی ناکامی کا خوف محسوس ہوتا ہے۔

- میں یہ کام اچھی طرح کرسکوں اس کے لیے مجھے کیا کرنا ہوگا؟
- میں یہ کام زیادہ بہتر طور پر کرسکوں گا/گی۔
- میرے دوست/سہیلی کچھ الگ طور پر کرتے ہیں، اسے معلوم کرکے میں خود میں تبدیلی لاؤں گا/گی۔
- میں خود کو چیلنج دینا پسند کرتا/کرتی ہوں۔
- میں جب ناکام ہوتا/ ہوتی ہوں تو اپنی غلطیوں کا محاسبہ کرکے سیکھتا/سیکھتی ہوں۔
- میں اپنے دماغ کو ریاضی کی تربیت دوں گا/گی۔
- مجھے کامیابی کے لیے متبادل راستوں کو اختیار کرنا چاہیے۔
- میں سخت محنت کرتا/کرتی ہوں، ایسا مجھے کہیے۔
- مدمقابل کو کامیابی ملی تو اس سے میں ترغیب حاصل کرتا/کرتی ہوں۔

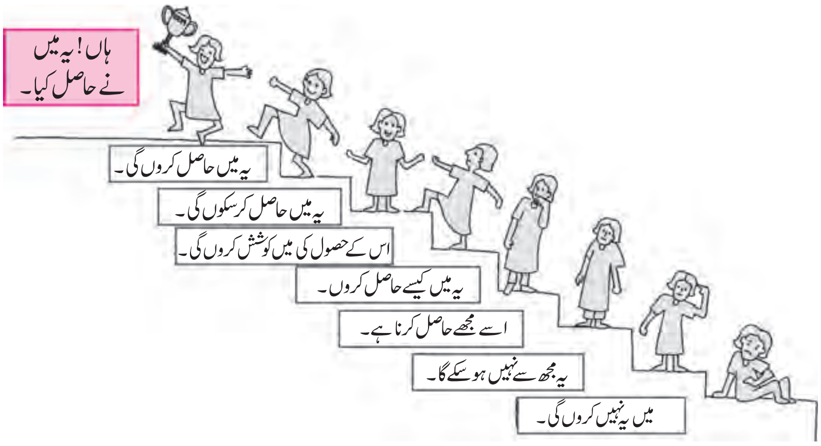

ترقی پذیر ذہنیت کے فروغ کے لیے آسان مراحل

۱۔ یقین رکھیے کہ آپ اپنی صلاحیت اور ذہانت میں اضافہ کرسکتے ہیں۔
۲۔ محنت کیجیے۔
۳۔ جہاں ضرورت ہو وہاں مدد حاصل کیجیے۔
۴۔ ہمیشہ چیلنج قبول کیجیے۔

ہم نے جو سیکھا ہے اس کا اطلاق کریں۔

۱۔ بحث کیجیے۔

ذیل میں کچھ مواقع دیے ہوئے ہیں۔ آپ اپنا گروہ بنائیے اور ان مواقع پر ترقی پذیر ذہنیت کا استعمال کرکے کیسا برتاؤ کریں گے اس بارے میں بحث کیجیے۔

آپ گروہی کھیل کھیلنے کے لیے حال ہی میں ایک نئی ٹیم میں داخل ہوئے۔ آپ کے سمجھنے میں یہ غلطی ہوئی ہے کہ آپ میں وہ کھیل کھیلنے کی مہارت کی کمی ہے۔ آپ ٹیم کے دیگر لوگوں سے اچھا نہیں کھیلتے ہو۔

جماعت میں آزمائشی سلسلہ لیا گیا اور ہر آزمائش میں آپ کو کم نمبر ملتے ہیں۔ اس وقت آپ کے دوست / سہیلی کو ان آزمائشوں میں مسلسل اچھے نمبر ملتے ہیں۔

آپ اسکول میں سب کے سامنے اچھی تقریر کرتے ہیں۔ آپ کے استاد آپ کو بین المدارس تقریری مقابلے میں حصہ لینے کے لیے کہتے ہیں لیکن ممکن ہے کہ آپ مقابلے کے آخر میں بہترین قرار نہ پائیں۔

آپ نے نظم لکھی ہے اور آپ کی رائے ہے کہ وہ اچھی ہوئی ہے۔ جب آپ وہ نظم اپنے استاد کو دکھاتے ہو استاد اس میں بہت سی خامیاں آپ کو بتاتے ہیں۔

آپ کو سائنس مضمون میں مشکل پیش آتی ہے۔ آپ سائنس سیکھنے کے لیے دلچسپی کے ساتھ زیادہ وقت دے رہے ہیں۔ وقت بڑھانے کے باوجود کامیابی حاصل نہیں ہورہی ہے۔

۲۔ انٹرویو

ایسے شخص کے بارے میں سوچیے جس کے اندر ابتدا میں مہارت یا صلاحیت نہیں تھی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس میں ترقی ہوئی۔ پھر وہ شخص کوئی بھی ہو۔ مثلاً آپ کے سرپرست، دوست، رشتے دار یا کوئی مشہور و نامور شخص۔ ایسے شخص کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنے کی کوشش کیجیے۔ انٹرویو میں (ممکن ہو تو) جمع کی ہوئی معلومات کی مدد سے ذیل کے نکات کے جواب دینے والی روداد پیش کیجیے۔

- اس (مرد/ خاتون) نے کس واقعے میں زیادہ سے زیادہ جدوجہد کی ہے؟
- اس (مرد/ خاتون) نے اسے درپیش کون کون سے چیلنجز قبول کیے؟

۳۔ آپ کے سب سے قریبی دوست/ سہیلی کو خط لکھیے۔

آپ کے اندر نقص یا خامی کا کوئی زمرہ معلوم کیجیے جس میں آپ بہتر طور پر کارکردگی نہیں کر پاتے اور اس کے لیے آپ کو اصلاح کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ایک عملی منصوبے کا خاکہ بنائیے۔ (مثلاً آپ کے مطالعہ/ اعادہ کا تقسیم الاوقات)

اپنے قریبی دوست/ سہیلی کو آپ کی اصلاح کے لیے بنائے ہوئے عملی منصوبہ کے خاکے کی معلومات خط کے ذریعے بتائیے اور آپ اس کے ذریعے ایسی ترقی پذیر ذہنیت کس طرح تشکیل دیتے ہو، اسے بیاض میں لکھیے۔

قدر پیمائی

اوزان ۱۰٪				
کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیراطمینان بخش)	نمبرات
سرگرمیوں میں حصہ	تمام مشقیں/معمول کے کاموں میں مشغول رہ کر باہم تعاون سے پوری کیں۔ سبق اور کتاب کے تمام عملی کام اور سرگرمیاں مکمل کیں۔	تمام عملی کام اور سرگرمیاں مکمل کیں۔	دوسروں کا دیکھ کر جواب لکھا۔	
جو سیکھا ہے اس کا اطلاق کریں، اس موضوع کی معلومات کا اطلاق	سبق میں واضح کیے ہوئے تصورات میں سے دو سے زائد تصورات کا اطلاق کیا۔	سبق میں واضح کیے ہوئے تصورات میں سے کم سے کم ایک تصوّر اطلاق کیا۔	کوئی بھی عملی کام مکمل نہیں کیا۔	
سب سے قریبی دوست /سہیلی کو خط لکھیے، اس موضوع کی معلومات کا اطلاق	سبق میں واضح کیے ہوئے تصورات میں سے دو سے زائد تصورات کا اطلاق کیا۔	سبق میں واضح کیے ہوئے تصورات میں سے کم سے کم ایک تصوّر اطلاق کیا۔	کوئی بھی عملی کام مکمل نہیں کیا۔	

آج ہم سے کریئر کے متعلق اسکول میں پوچھا گیا لیکن حقیقت میں مجھے کیا بنا ہے اس بارے میں کچھ بھی سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ تم نے یہ کریئر کس طرح منتخب کیا صابر؟
بھرپور کوشش سے اور سچ بتاؤں تو بہت زیادہ غلطیاں کر کے کام دھندا کرنے کے تمام طریقوں کا سہارا لیا ہے۔
میں نے سب کچھ کر کے دیکھا، دفتر میں کمپیوٹر پر حساب، مختلف چیزوں کی فروخت...مثلاً سبزی فروشی، سنیما کے ٹکٹ فروخت کرنا... مجھے ہمیشہ ایسا ہی محسوس ہوتا تھا کہ کریئر یعنی محض پیسہ حاصل کرنا۔
لیکن بعد میں میری سمجھ میں آیا کہ میں ایسے کاموں کے لیے نہیں بنا ہوں۔ میرے اندر کچھ الگ بات تھی؟... مجھے ایسا لگتا تھا کہ وہ ایسا ہونا چاہیے... آپ کے اندر ایک اندرونی آواز ہوتی ہے۔ آپ کو صرف توجہ دے کر سننا ہوتا ہے۔ پھر اس پر لبیک کہنا چاہیے۔

۸ کریئر (ذریعۂ معاش)

دل کی اندرونی آواز پہچاننا

5400NU

مقاصد :

۱۔ اصطلاح 'کریئر' کی وضاحت کرنا اور اس کی اہمیت اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔
۲۔ اپنی خود کی پسند، صلاحیت اور ہاتھ آنے والے موقع کو پہچاننا۔
۳۔ 'کریئر میجک فریم ورک' کا استعمال کرکے اپنے لیے کریئر کا جو شعبہ بہت مناسب ہے، اسے منتخب کرنا۔
۴۔ دسویں کے بعد اپنی پسند کے دستیاب سات شعبوں کی سرسری طور پر جماعت بندی کرنا۔
۵۔ اپنے لیے زیادہ مناسب محسوس ہونے والے کریئر کے مواقع اور چیلنجز کی تعینِ قدر کرنا۔

۱۔ آپ 'کریئر' سے کیا سمجھتے ہیں؟

ہر بیان پڑھیں اور طلبہ کے ہاں یا نہیں میں سے ان کے جو جواب ہوں اس کے لیے ہاتھ اوپر کرنے کے لیے کہیں۔ کریئر سے متعلق کیا سوچتے ہیں، اپنے خیالات کا ایک دوسرے سے تبادلہ کرنے کی اُنھیں ترغیب دیں۔

- 'کریئر' خوب پیسے حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

  ہاں نہیں

- کریئر یعنی صبح سے شام تک کیا جانے والا کام۔

  ہاں نہیں

- کریئر یعنی مشہور اور کامیاب ہونا۔

  ہاں نہیں

۲۔ کریئر یعنی کیا؟

کریئر یعنی زندگی کی مسرت اور قابلیت سے ہونے والی ہمہ جہت ترقی

مسرت	+ قابلیت	= ہمہ جہت ترقی
مسرت یعنی کوئی پسندیدہ کام کرتے وقت حاصل ہونے والا اطمینان	پسندیدہ شعبے میں سب سے اچھی پوزیشن حاصل کرنے کے لیے آپ کے پاس بنیادی طور پر موجود صلاحیت یا ضروری صلاحیت میں ترقی کرنا قابلیت کہلاتا ہے۔	ہمہ جہت ترقی پیسوں، عزّت، ذہنی سکون، نیک نامی، شہرت وغیرہ کی صورت میں دِکھائی دیتی ہے۔

جب کوئی شخص اپنی پسند کے شعبے میں کام کرتا ہے اور قابلیت سے کام کرنے کے لیے اس کے پاس صلاحیت ہوتی ہے تو اس صلاحیت کو محنت اور پابندی سے بڑھاتا ہے تب اس شخص کی ہمہ جہت ترقی ہوتی ہے۔ اسے ہی کریئر بنانا یا ذریعہ معاش اختیار کرنا کہتے ہیں۔

مثال ، سچن تنڈولکر نے کرکٹ کو اپنا کریئر منتخب کیا۔ کیوں؟ کیونکہ کرکٹ کھیلنے میں انھیں خوشی حاصل ہوتی تھی۔ اس کے لیے وہ بے انتہا محنت کرتے تھے اور وہ اچھا کھیل سکتے تھے۔ کرکٹ سے خوشی حاصل کرتے نیز اس میں اپنی قابلیت میں اضافہ کرتے ہوئے کرکٹ کے میدان میں بہت نام کمایا۔ اپنی پسند اور صلاحیت کے بل پر انھوں نے ہمہ جہت ترقی کی۔

جماعت کو پانچ گروہ میں تقسیم کریں۔ ہر ایک کو ایسے تین اشخاص منتخب کرنے کے لیے کہیں جنھوں نے اپنا کریئر بنایا ہے۔ وہ افراد کوئی بھی ہوسکتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے بارے میں پسند، صلاحیت اور موقع کس طرح اکٹھا جمع ہوئے یہ معلوم کرکے بحث کرنے کے لیے کہیں۔

۳۔ ’کریئر میجک فریم ورک‘

پسند یعنی ایسی کوئی بھی بات جو آپ کو پسند ہے اور جس میں دلی خوشی ملتی ہے۔ آپ وہ کام دیر تک کرسکتے ہو۔ آپ کو وقت کا احساس نہیں ہوتا۔ پسند ذاتی خصوصیت اور اندرونی جذبہ ہے۔

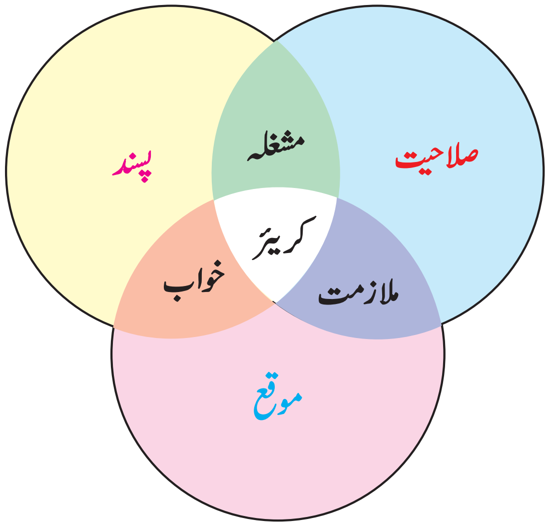

صلاحیت یعنی کسی کام کو کرنے کا علم، مہارت اور قوت۔ صلاحیت وراثتی طور پر حاصل ہوسکتی ہے یا بعد میں تربیت، مشق اور ردِّعمل کے ذریعے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ترقی کرتی ہے۔ ہر شخص اپنی پسند کے شعبے میں سخت محنت کرکے صلاحیت کو فروغ دینے کا ہمیشہ خواہش مند ہوتا ہے۔

موقع یعنی سماج کی طرف سے ملنے والی خاص مانگ یا سماج کی ضرورت پوری ہونے پر سماج اس کے لیے رقم دینے تیار رہتا ہے۔ سماج کی یہ ضرورت یا مانگ ہی ملازمت یا پیشے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

کریئر میجک فریم ورک سے مراد ہے ان تینوں باتوں کا اکٹھا ہونا۔ اس میں سے ایک بھی بات چھوڑ دیں تو باقی صرف اپنا خواب، اپنی ملازمت یا اپنا مشغلہ باقی رہ جاتا ہے۔ کریئر بنانے کے لیے خواب، ملازمت، مشغلہ اور کریئر کا فرق معلوم ہونا ضروری ہے۔

غور طلب نکات :

- ہمیشہ ذہن نشین رہے - آپ خاص قسم کے ہیں۔ آپ کا کریئر میجک فریم ورک بھی خاص قسم کا ہے۔
- آپ کا کریئر میجک فریم ورک آپ کے قریبی دوست/سہیلی ، بھائیوں یا دیگر کسی بھی شخص کے جیسا نہیں ہے۔ اس لیے آپ کو اپنا خود کا مثالی کریئر میجک فریم ورک بنانا ہے۔

۴۔ خواب، مشغلہ، ملازمت اور کریئر کے درمیان فرق سمجھنا۔

الف) خواب = پسند + موقع - صلاحیت

پسند - 'الف' کو کرتب باز (اداکار) بننا پسند ہے۔

صلاحیت - 'الف' بے حد شرمیلا اور کاہل ہے۔ اسے اچھی طرح سے اپنے احساسات اور جذبات کے اظہار کی ایکٹنگ نہیں آتی۔

موقع - اداکاروں اور کرتب بازوں کو زیادہ پیسے کمانے کے خوب مواقع ہیں۔

صلاحیت نہیں ہونے کی وجہ سے اداکار بننا 'الف' کا صرف خواب ہی رہے گا۔ ایکٹنگ کے ذریعے کریئر بنانے کے لیے اسے اپنی صلاحیت کو بے حد محنت اور تربیت سے فروغ دینا ہوگا۔

ب) مشغلہ = پسند + صلاحیت - موقع

پسند - 'ب' کو کتابیں پڑھنا بہت پسند ہے۔

صلاحیت - 'ب' روزانہ سو صفحات پڑھتی ہے۔

موقع - صرف کتابیں پڑھنے سے پیسہ کمانے کا کوئی موقع نہیں ہے۔

موقع نہ ہونے کی وجہ سے 'ب' کے لیے کتاب پڑھنا مشغلہ ہی رہے گا جب تک اس کو کسی نہ کسی تعلیمی شعبے سے مربوط نہ کیا جائے۔

ج) ملازمت = صلاحیت + موقع - پسند

پسند - 'ج' کو ریاضی اور سائنس پسند ہے۔

صلاحیت - 'ج' موسیقی کے پس منظر والے گھرانے میں پیدا ہوا ہے اور گانے کی صلاحیت اس کا قدرتی امتیاز و انتخاب ہے۔

موقع - اچھے گوویوں کو پیسے اور شہرت کمانے کے خوب مواقع دستیاب ہیں۔

پسند نہ ہونے کے باوجود 'ج' گویّا بن جائے تب بھی وہ بادلِ نخواستہ پیسے کمانے کے لیے ملازمت کرے گا۔

د) کریئر = صلاحیت + موقع + پسند

پسند - 'د' کو دوست/سہیلی کے کھیت پر کام کرنا پسند ہے۔ اسی طرح زراعت سے متعلق معلومات حاصل کرنے میں وقت لگانا بھی اسے پسند ہے۔

صلاحیت - 'د' نے فصلوں کے بارے میں نیز مشینی کھیتی کے بارے میں تحقیق کی ہے۔ 'د' گرمی میں بھی زیادہ وقت کام کرسکتی ہے۔

موقع - زراعت کے شعبے میں نئی نئی تحقیق اور تلاش کرنے کے بہت زیادہ مواقع ہیں۔

یعنی 'د' کی پسند، صلاحیت اور مواقع یکجا ہوگئے ہیں اس لیے 'د' کا زراعت میں بہترین کریئر بن سکتا ہے۔

۵۔ کون بنائے گا اپنی طبیعت کے مطابق کریئر ؟

ذیل کے مواقع کا مطالعہ کرکے پوچھے ہوئے سوالوں کے جواب اپنے الفاظ میں لکھیے۔

صنوبر کے سرپرست ڈاکٹر ہیں۔ اورنگ آباد میں ان کا اپنا دواخانہ ہے۔ صنوبر کی والدہ چاہتی ہیں کہ وہ بھی ڈاکٹر بنے۔ اس کے ماں باپ اس کی فیس بھرکر اسے ڈاکٹری کی تعلیم فراہم کرنے کے لیے بضد ہیں لیکن صنوبر کو پینٹنگ کرنا پسند ہے۔ اس میں وہ بہت اچھا کام کرسکتی ہے۔ وہ کئی کئی گھنٹے اسکیچ اور پینٹنگ بے تکان کرسکتی ہے۔ اسے دواخانہ جانا پسند نہیں ہے۔

- کیا صنوبر بہترین ڈاکٹر بن سکتی ہے؟
- اسے بہترین ڈاکٹر بننے کے لیے کون سی بات اس کے موافق ہے؟
- کس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہترین ڈاکٹر نہیں بن سکتی؟

منیش کو کرکٹر بننا ہے۔ اس کا آئیڈیل سچن تنڈولکر ہے۔ اس کا خواب ہے کہ کسی بھی طرح سچن جیسا بنے لیکن کچھ طبّی مسائل کی وجہ سے وہ دھوپ میں زیادہ دیر نہیں رہ سکتا۔

- کیا منیش بہترین کرکٹر بن سکے گا؟
- وہ کرکٹر بن سکتا ہے، ایسی کون سی بات اس کے موافق ہے؟
- کس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کبھی بھی کرکٹر نہیں بن سکے گا؟

علی کو معلم بننا ہے۔ اس کے والدین ٹیچر ہیں اور اس کے عزم کی تائید کرتے ہیں۔ علی طالب علم کے طور پر بھی بہترین ہے اور امتحان میں بھی اچھی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ اس کے دوستوں کو ہمیشہ محسوس ہوتا ہے کہ علی میں سیکھنے کی اچھی عملی صلاحیت ہے۔ علی کو جب وقت ملتا ہے تب اُسے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ وقت گزارنا پسند ہے۔ علی کالونی کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو سکھاتا ہے۔

- کیا علی اچھا معلم بن سکتا ہے؟
- علی کے بہترین معلم بننے میں کون سی خصوصیت اس کے موافق ہے؟
- کیا ایسا محسوس ہوتا ہے کہ علی شاید اچھا معلم نہیں بنے گا؟

٦۔ اپنی پسند کے بارے میں غور کیجیے۔

١۔ ایسا عمل جسے کرتے ہوئے آپ کو وقت کے گزرنے کا اندازہ نہیں ہوتا اور آپ اسے کرنے کے دوران مکمل ہمہ تن مشغول ہوتے ہیں۔

٢۔ ایسا عمل جسے کرنے کے دوران آپ بہت خوش ہوتے ہو اور یہ عمل بار بار کرنا پسند کرتے ہو۔

٣۔ ایسا کام جس کے کرنے کے دوران آپ کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کے لیے آپ صدفی صد کوشش کر رہے ہیں۔

٤۔ ایسا عمل جس کے لیے آپ مسلسل اپنے اندر اصلاح کر رہے ہو۔

٥۔ ایسا شعبہ جس کے بارے میں آپ زیادہ معلومات حاصل کرتے ہو یا اس شعبے کے بارے میں دیگر لوگوں سے گفتگو کرتے ہو کہ کسی بھی طرح آپ کو اس مضمون کا زیادہ ادراک اور فہم ہو سکے۔

٦۔ ایسا عمل جسے فرصت کے اوقات میں کرنے پر آپ غور کرتے ہیں۔

٧۔ ایسی کوئی بات جسے کرنا آپ کو پسند نہیں ہے، اسے کرنے میں خوف محسوس ہوتا ہے، کرتے ہوئے بے چینی محسوس کرتے ہو۔

٨۔ ایسا کام جس کے لیے آپ کتنی بھی کوشش کریں مشکل ہی محسوس ہوتا ہے۔

٩۔ ایسا کام جسے آپ ہمیشہ نظر انداز کرتے ہیں۔

پوچھے ہوئے سوالوں پر کریئر کے نظریے سے غور کرنے کے لیے طلبہ کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کو بیاض میں جواب لکھنے کے لیے کہیں۔
طلبہ کو سرسری جوابوں سے الگ جواب دینا چاہیے یعنی کھانے/ ویڈیو گیم کھیلنا/ ٹی وی دیکھنا/ فون پر گفتگو کرنا ایسے جوابوں سے ہٹ کر غور کرنا چاہیے۔
یہاں پوچھے ہوئے سوال اس طرح بنائے گئے ہیں کہ ان کو خود اپنی پسند سے متعلق سوچنے کے لیے مدد ملے۔
طلبہ کو کئی سوالوں کا صرف ایک جواب دینا یا ہر سوال کے ایک سے زیادہ جواب دینے کی آزادی ہے۔

۷۔ اپنی پسند تلاش کیجیے۔

- یہاں کچھ افعال کی فہرست دی ہوئی ہے۔
- ایسے پانچ افعال تلاش کیجیے جو آپ کی پسند کے شعبے ظاہر کرتے ہیں اور ان افعال کا استعمال کرکے بامعنی بیانات بنائیے۔
- آپ اپنے افعال بھی استعمال کرسکتے ہیں۔

افعال کی فہرست

غور کرنا	پیشکش کرنا	حفاظت کرنا	گشت کرنا
شمار کرنا	منصوبہ بنانا	سروے کرنا	ورزش کرنا
جمع کرنا	تحقیق کرنا	تدریس	اسکیچ بنانا
تشکیل دینا	مطالعہ کرنا	ترجمہ کرنا	درستی کرنا
تخلیق کرنا	لکھنا	جانچ کرنا	(اپنے طور پر افعال میں اضافہ کیجیے۔
شجرکاری کرنا	جوڑنا	کھانا پکانا	
مظاہرہ کرنا	اختراع کرنا	تیار کرنا	
شروع کرنا	قیادت کرنا	نظم کہنا	
تلاش کرنا	نظم کرنا	رقص کرنا	

مثال - مجھے نظم کہنا پسند ہے۔

۱۔ میں/ مجھے (مذکورہ بالا فہرست سے فعل) .... پسند کرتی ہوں/ پسند کرتا ہوں/ پسند ہے۔
۲۔ میں/ مجھے (مذکورہ بالا فہرست سے فعل) .... پسند کرتی ہوں/ پسند کرتا ہوں/ پسند ہے۔
۳۔ میں/ مجھے (مذکورہ بالا فہرست سے فعل) .... پسند کرتی ہوں/ پسند کرتا ہوں/ پسند ہے۔
۴۔ میں/ مجھے (مذکورہ بالا فہرست سے فعل) .... پسند کرتی ہوں/ پسند کرتا ہوں/ پسند ہے۔
۵۔ میں/ مجھے (مذکورہ بالا فہرست سے فعل) .... پسند کرتی ہوں/ پسند کرتا ہوں/ پسند ہے۔

۸۔ اپنی صلاحیت تلاش کیجیے۔

میں .... کرسکتا/ کرسکتی ہوں۔

مثال : میں اچھی نظم کہہ سکتی ہوں۔

(ثبوت) میری نظموں کی سب تعریف کرتے ہیں۔

میری نظموں کو انعامات مل چکے ہیں۔

- طلبہ کو جو کہنا ہے اسے واضح طور پر لکھنے کی ترغیب دیں۔
- دی ہوئی مثالوں سے متعلق بیانات بنائیں۔
- طلبہ کے لکھے ہوئے بیانات کے لیے ثبوت دیے ہوئے ہوں تو حوصلہ افزائی کریں۔
- وہ ثبوت اس طالب علم کا اپنا، حقیقت میں کس بات میں صاحب کمال ہے، اس کی حقیقی تصویر پیش کرنے والا ہو۔
- طلبہ 'خود کا احوال' بطور حوالہ استعمال کرسکتے ہیں۔
- اس نے یہ مشق 'خودشناسی' سبق میں حل کیا ہے۔

مجھے ....اچھا آتا ہے۔
مثال – مجھے فٹ بال کھیلنا بہت اچھا آتا ہے۔
(ثبوت) اسکول کی ٹیم میں میرا انتخاب ہوا ہے اور مجھے تمغہ ملا ہے۔

میں ....آسانی سے کرسکتی ہوں۔
مثال – میں سائنس کا ماڈل آسانی سے بناسکتی ہوں۔
(ثبوت) کئی نمائشوں کے لیے میں نے سائنسی ماڈل بنائے ہیں۔

میں ....کے لیے ہمیشہ تیار رہتا/ رہتی ہوں۔
مثال – میں سماجی کاموں کے لیے ہمیشہ تیار رہتا/ رہتی ہوں۔
(ثبوت) کسی بھی سماجی کام کے لیے میں سب سے پہلے آگے آتا/ آتی ہوں۔

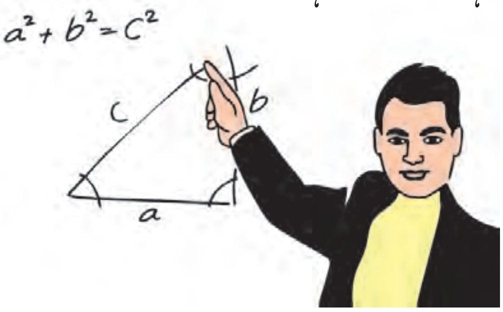

مجھے کبھی بھی ....
مثال – مجھے کبھی بھی ریاضی کی مثالیں حل کرنا مشکل نہیں ہوتی۔ (ثبوت) میرے ہم جماعت مشکل تصورات سمجھنے کے لیے میرے پاس آتے ہیں۔

میں ....کے لیے مشہور ہوں۔
مثال – میں کوئی بھی بات کس طرح ہوتی ہے اس بارے میں سوال کرنے میں مشہور ہوں۔
(ثبوت) سب سے زیادہ ہلچل مچانے والی طالبہ کے طور پر اساتذہ میرا تعارف کراتے ہیں۔

لوگ میری........کے لیے میری حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔
مثال – لوگوں نے میری تحریر کی تعریف کی ہے۔
(ثبوت) ضلعی سطح پر مضمون نویسی کے مقابلے میں مجھے اوّل نمبر حاصل ہوتا۔

مجھے ....میں اچھے نمبر ملتے ہیں۔
مثال – مجھے زباندانی میں اچھے نمبر ملتے ہیں۔
(ثبوت) میری مارک شیٹ میں میرا نتیجہ دیکھنے کو ملے گا۔

۹۔ اپنی پسند اور صلاحیتوں کو ایک دوسرے سے مربوط کیجیے۔

نکات ۷ اور ۸ میں آپ کے لکھے ہوئے جواب کا مطالعہ کیجیے۔ اس میں سے اپنی پسند، ناپسند اور صلاحیت تلاش کیجیے۔

کیا دونوں میں کچھ یکسانیت موجود ہے؟

آپ کی پسند کی باتیں کون سی ہیں؟ اور کون سا عمل اچھا کرنے کی آپ میں اہلیت ہے؟ ان اعمال کی فہرست بنائیے جہاں آپ کو آپ کی پسند اور صلاحیت کے درمیان تعلق دِکھائی دیتا ہے۔

- یہاں طلبہ کو آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔
- طالب علم بیانات کی تشکیل مختلف طریقے سے کریں گے۔ اس کی وجہ سے کبھی کبھی ان کو پسند اور صلاحیت کے درمیان یکسانیت تلاش کرنا مشکل ہوگا۔ ان کی ضرور رہنمائی کریں۔ مثلاً مجھے چھوٹے بچوں کے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگتا ہے اور میں اچھا سیکھ سکتا ہوں۔ یہ بیان تکمیلی ہیں سمجھائیں۔

۱۰۔ اپنے لیے مواقع تلاش کیجیے۔

اکیسویں صدی میں بھرپور مواقع کے امکانات پیدا ہوئے ہیں۔ پہلے اپنا کریئر بنانے کے لیے بہت محدود وسائل دستیاب تھے لیکن موجودہ تکنیکی اور عالم کاری کے زمانے میں آپ کو اپنی پسند کے مشغلے میں کریئر کا انتخاب کرنا بہت آسان ہوگیا ہے۔

عام طور پر دسویں کا امتحان دینے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے شعبے کے انتخاب کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ طالب علم جس شعبے کو منتخب کرتا ہے وہ زیادہ تر ذیل کے مطابق ہے۔

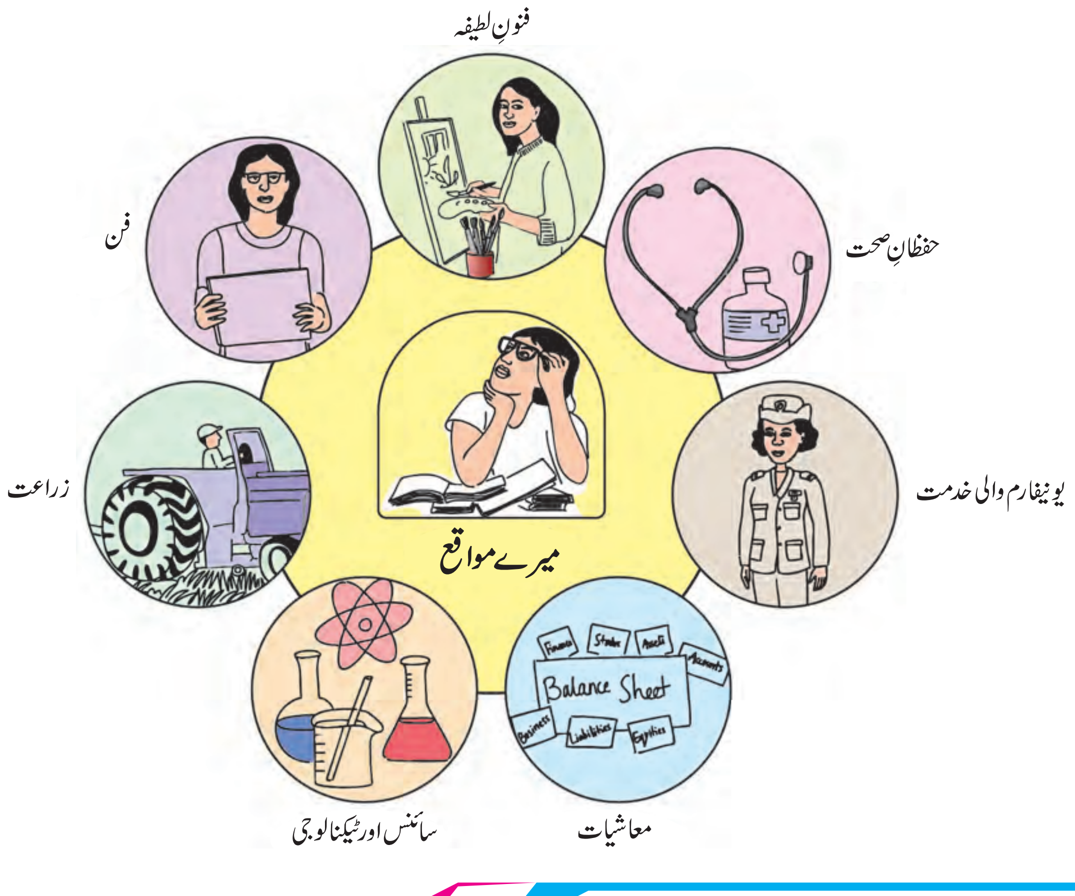

آگے چل کر یہی شعبے اعلیٰ تعلیم کی طرف جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ تدریس، قانون کی تعلیم، تحقیق، انتظام، شہری خدمت وغیرہ کئی متبادل/مواقع بھی ہیں۔

مناسب تعلیمی شعبے کا انتخاب کرنے کے بعد طالب علم اس شعبے میں تجربہ اور مختلف امور انجام دینے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی اعلیٰ سطح کی پسند اور موقع کی تلاش کرسکتا ہے۔

کامیاب کریئر بنانے کا راستہ ہمیشہ مرحلہ وار بنانا ہوتا ہے۔ کامیاب کریئر بنانے کے لیے خوب توجہ، سخت محنت، ذمہ داری اور قابلیت کی ضرورت ہوتی ہے۔

۱۱۔ پروجیکٹ - 'ہدف'

اس سال ہم ایک انتہائی اہم پروجیکٹ شروع کررہے ہیں۔ اس پروجیکٹ کا نام 'ہدف' ہے۔

ہر گروہ اپنی اپنی پسند کو دھیان میں رکھ کر ذیل کا عملی کام گروہ میں کرے۔

۱۔ آپ کی پسند کے شعبے میں کریئر کے مواقع کی فہرست بنائیے۔

۲۔ آپ کی پسند کے شعبے میں کریئر بنانے والے شخص کے کریئر کے سفر سے متعلق انٹرویو لیجیے۔

۳۔ اپنے شعبے میں حاصل ہونے والے مواقع اور انجام دینے والے کام کی نوعیت کے بارے میں اس شخص سے پوچھیے۔

۴۔ اس کریئر کے شعبے سے منسلک جو تعلیم حاصل کرنا ہوتی ہے اس کے خرچ کا اندازہ لیجیے۔

۵۔ وہ شخص جہاں کام کرتا ہے اس مقام پر جا کر ایک پورا دن وہاں گزاریں۔

۶۔ ممکن ہو تو جس شخص سے آپ کو ملنا ہے اس کا فوٹو، وِزِٹنگ کارڈ یا واپس آتے وقت اس کی دستخط لے کر آئیے۔

۷۔ دو مہینے ختم ہونے کے بعد ہر گروہ کلاس کے سامنے اپنے اپنے شعبے سے متعلق اکٹھا کی ہوئی معلومات پیش کرے۔

- پچھلے صفحے پر دیے ہوئے کریئر کے شعبے لے کر سات گروہ بنائیں۔
- طلبہ کو ان سات گروہوں میں سے ان کی پسند کے گروہ میں شامل ہونے کے لیے کہیں۔
- پروجیکٹ پورا کرنے کے لیے انھیں ایک مہینے کا وقت دیں۔
- طلبہ کی پیشکش سننے کے لیے ہر شعبے کے ماہرین کو مدعو کیجیے۔

۱۲۔ زندگی گزارنے کی مہارتوں کی اہمیت :

کسی شعبے میں 'اسکوپ' (گنجائش) کتنا ہے یہ دیکھ کر پہلے لوگ شعبے کا انتخاب کرتے تھے لیکن موجودہ زمانے میں 'اسکوپ' کا تصوّر شعبے سے منسلک نہیں رہا بلکہ طالب علم مرکوز ہوگیا ہے۔ یعنی ہر شخص خود اپنی مرضی کے مطابق 'اسکوپ' پیدا کرسکتا ہے۔

موجودہ زمانے میں تعلیمی قابلیت کے ساتھ ساتھ کسی خاص شعبے میں مہارت حاصل کرنا زیادہ اہم سمجھا جاتا ہے۔ کمپیوٹر خواندگی، زبان پر عبور، گفتگو کی مہارت، ٹیم ورک اور مناسب کام کی ثقافت (ورک کلچر) جیسی مہارتیں ہر شعبے کے لیے ہر ایک کے اندر موجود ہونا چاہیے۔

مسلسل اکتساب کرنے کی ذہنیت، اپنے اندر موجود قوت پہچاننے کی صلاحیت، نیز گروہ میں شامل دیگر لوگوں کی قوت پہچاننے کی صلاحیت ہونا چاہیے۔ منزلِ مقصود حاصل کرنے کے لیے گروہی کام (ٹیم ورک) وغیرہ کی وجہ سے ہر شخص کی زندگی میں مواقع کے دروازے کھلتے ہیں۔

۱۳۔ پیش رفت :

آپ کو دسویں جماعت میں، اب تک حاصل سات شعبوں کے تجربات کی مفصل پہچان کرائی جائے گی۔ آپ 'رجحان کی جانچ' دیں گے۔ اس 'رجحان کی جانچ' سے آپ کی صحیح پسند کیا ہے، اس کی قدر پیمائش ہوگی۔ 'رجحان کی جانچ' کوئی امتحان نہیں ہے اور اس کے لیے کوئی بھی تیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ صرف آپ کو سوالوں کے جواب دینا ہوتے ہیں۔

اگلے سال آپ لوگ نصب العین کا تعین اور کریئر کی منصوبہ بندی سے متعلق سیکھنے والے ہیں۔

قدر پیمائی

۱۰٪ ویٹیج				
کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیراطمینان بخش)	نمبرات
علاقائی سیر اور انٹرویو لینا	علاقائی سیر کیا ہے اور انٹرویو کی روداد تیار کیا ہے۔ فوٹو، وِزِٹنگ کارڈ اور دستخط لایا ہے۔	صرف روداد لکھی ہے۔	کچھ بھی نہیں کیا۔ روداد نامکمل۔	
پسند اور صلاحیت پہچاننا	پسند اور صلاحیت تلاش کر کے واقعات پیش کیے ہیں۔	پسند اور صلاحیت انتہائی سرسری طور پر پیش کیے گئے۔	جواب نقل کر دیا ہے۔ کام نامکمل ہے۔	

صابر اور صابرہ کہیں نظر نہیں آ رہے ہیں۔ تمھیں یاد ہے پچھلی مرتبہ انھوں نے ہمیں فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی کے بارے میں بتایا تھا۔
ہاں، اس کا کیا؟
لیکن انھوں نے موسیقی، ساز یا رقص کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔
یعنی حرکی فن کے بارے میں؟
حرکی فن؟
ہاں ... ایسا ہی کہا جاتا ہے ان کو۔ لیکن اب ہمیں کیا کرنا ہوگا؟
ہم خود اپنے طور پر سمجھنے کی کوشش کریں تو؟
دونوں ایک دوسرے کو تعجب سے دیکھتے ہیں۔

۹ فنونِ لطیفہ سے لطف اندوزی - حرکی فن

فن کی خوبصورتی کو سمجھنا...

54290H

مقاصد :

۱۔ ڈراما، موسیقی اور رقص جیسے حرکی فنون کی اہمیت اپنے الفاظ میں بیان کرنا۔

۲۔ ڈراما، رقص اور موسیقی کی بنیادی اجزا کا زبانی تعارف ہونا۔

۳۔ موسیقی اور رقص کے مختلف فنون کی قسموں کے نام بتانا اور اس فن کی قسموں کی اہمیت بتانا۔

۴۔ مختلف حرکی فنون کی قسموں میں خود اپنا اظہار کرنا۔

۵۔ کسی فنی شاہکار میں اپنی پسند کے اجزا کو پہچان کر انھیں بیان کرنا۔

- پہلی میقات میں 'فن سے لطف اندوزی' سبق میں ہم نے بصری فنونِ لطیفہ اور حرکی فن کے درمیان فرق سمجھ لیا۔
- حرکی فن ایسا ہے جس میں سیدھے ناظرین کے سامنے فن پیش کیا جاتا ہے۔
- حرکی فنون میں جادوئی کرتب، کٹھ پتلی کا کھیل، سرکس، گونگا رقص، تقریر، ایک کردار والا مزاحیہ تجربہ وغیرہ بھی شامل ہوتے ہیں۔ البتہ ان تمام فنون کی سرسری طور پر رقص، ڈراما اور موسیقی ان تین حصوں میں جماعت بندی کی جاسکتی ہے۔ اس لیے فن کی یہ تین قسمیں ہم زیادہ گہرائی سے سمجھیں گے۔

ڈراما :

آئیے، ڈراما کریں...

دوطلبہ کوتختۂ سیاہ کے پاس بلائیں۔ ایک کوسرپرست اور دوسرے کو بچہ بنا کر چھوٹا سا ڈراما پیش کرنے کے لیے کہیں۔ یہ موضوع لیجیے ’بچہ/ بچی امتحان میں ناکام ہوگیا / گئی ہے۔‘ طلبہ کوغور کرنے کے لیے کہیں۔ ایسے وقت ان دونوں میں کیا ہوتا ہے...اسے یاد کر کے چھوٹا سا ڈراما پیش کرنے کے لیے کہیں۔ اس کے لیے ان کو پانچ منٹ وقت دیں۔

بحث کریں :

- چھوٹے ڈرامے میں کام کرنے والے طلبہ حقیقت میں ماں/ باپ جیسا برتاؤ کرنے کی کوشش کیوں کر رہے تھے؟
- جو چل رہا ہے وہ جھوٹ موٹ ہے یہ معلوم ہوتے ہوئے بھی طلبہ ڈراما دیکھنے میں کیوں مگن تھے؟
- اگر ڈرامے میں کام کرنے والے طلبہ سرپرستوں جیسا یا بچے جیسا زیادہ بہتر برتاؤ کرتے تو کیا دیگر طلبہ کو زیادہ پسند آتا؟ وجوہات بتائیے۔

۱۔ ڈراما یعنی کیا؟

ڈرامے میں جیسا دِکھایا گیا ہے ماں/ باپ/لڑکا / لڑکی کا کردار ادا کرنے والے طالب علم اُن کے جیسا کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ ناظرین طلبہ کو معلوم تھا کہ جو اُن کے سامنے ہوا ہے وہ سچ نہیں ہے۔ پھر بھی وہ ڈرامے کو دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ طلبہ نے جو پیش کیا اسے ’ڈراما‘ کہتے ہیں۔

ڈرامافن کی ایک ایسی قسم ہے جس میں فنکار ایک عارضی، تصوّراتی شناخت یا کردار اختیار کر کے ناظرین کو حتی الامکان حقیقی محسوس کرانے والی اداکاری کی کوشش کرتا ہے۔ مختصراً ڈراما یعنی جھوٹ سے سچ کا احساس پیدا کرنا۔ اسی لیے ہم غلط برتاؤ کرنے والے انسان کو ’ناٹک مت کرو‘ کہتے ہیں۔

۲۔ نقالی

کسی تصوّراتی کردار اختیار کرنے والے کو ایکٹر/ ایکٹریس کہا جاتا ہے۔ پھر وہ کردار پیش کرنے کے عمل کو ’نقل کرنا‘ کہتے ہیں۔ بھارت میں نقالی کی چار قسمیں تسلیم کی جاتی ہیں -

۱۔ **جسمانی نقالی** : جسمانی حرکات، جسمانی اشارات (باڈی لینگویج) اور چہرے کے تاثرات کا استعمال کر کے کی جانے والی نقالی کو ’جسمانی نقالی‘ کہا جاتا ہے۔

۲۔ **بول چال کی/ زبانی نقالی** : الفاظ، آواز میں اُتار چڑھاؤ، دو الفاظ میں یا جملوں کے درمیان وقفہ اس کے ذریعے کی جانے والی نقالی کو ’زبانی نقالی‘ کہتے ہیں۔

۳۔ **پہناوے کی نقالی** : جس کی نقالی کی جارہی ہے اس کے لباس، زیب و زینت، موسیقی، اس میں استعمال کردہ اشیا کی مدد سے کی جانے والی نقالی کو ’پہناوے کی نقالی‘ کہا جاتا ہے۔

۴۔ **جذباتی نقالی** : ڈرامے میں اداکار جس جذبے کی نقالی کرتا ہے، جس دلی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے، اس جذبے اور دلی کیفیت کو پیش کرنے والی نقالی کو ’جذباتی نقالی‘ کہتے ہیں۔

بھگوان شنکر کے ذکر والے ذیل کے شلوک میں ان چار قسموں کا ذکر ہے۔

आंगिकं भुवनं यस्य । **वाचिकं** सर्व वाङ्मयम्।।
आहार्यं चन्द्र तारादि। तं नुमः **सात्विकं** शिवम्।।

۳۔ ڈرامے میں تنازعہ کی اہمیت

کہانی - ایک لڑکی تھی۔ اسے تعلیم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا۔ اس کے ماں باپ نے اسے اسکول بھیجا۔ وہ ہمیشہ مطالعہ کرتی تھی۔ اسے اچھے نمبر ملتے تھے۔ اس طرح وہ تعلیم حاصل کرتی گئی اور اپنے پیروں پر کھڑی ہوگئی۔

ڈرامے کا مغز اس میں تنازعہ کا ہونا ہے۔ تنازعہ کے بغیر کوئی بھی ڈراما قائم نہیں رہ سکتا۔ کسی کہانی میں جدوجہد جس میں انسانوں کی وجہ سے حالات کی وجہ سے انقلاب پیدا ہوتا ہے اوپر کی مثال کی کہانی میں جدوجہد ذیل کے طریقے سے پیدا ہوسکتی ہے۔ اس کے ماں باپ اس کو اسکول میں نہیں بھیجنا چاہتے تھے یا والدین کے پاس اسکول میں داخل کرنے کے لیے پیسے نہیں تھے یا اس کو اسکول سے کچھ وجوہات سے نکال دیا جاتا ہے یا اسکول جاتے وقت وہ حادثے کا شکار ہوجاتی ہے۔

پہلے کہانی پڑھیے۔ بحث کیجیے۔

۱۔ کیا انھیں کہانی دلچسپ محسوس ہوئی؟ کہانی میں کیا کمی ہے؟ کیا اس کہانی کو ڈراما میں تبدیل کرنے پر سامعین پسند کریں گے؟

۲۔ آپ کے خیال میں دی ہوئی کہانی کو دلچسپ بنانے کے لیے کیا کرسکتے ہیں؟

غور طلب نکات :

- فن ڈراما کی قسم میں آواز، جذبات اور جسم کی حرکات یہ اداکار/ اداکارہ کی طرف سے پائے جانے والے وسائل ہیں جن کا استعمال کرکے وہ اپنا خیال، جذبہ ناظرین تک پہنچا سکتا/سکتی ہے۔
- اداکاری کرتے وقت بلند واضح الفاظ اور آواز کا اُتار چڑھاؤ انتہائی اہم ہوتا ہے۔

۴۔ بلند اور واضح آواز کی نمو کے لیے ورزش

۱۔ تن کر بیٹھیں۔ گہرا سانس لے کر اپنا منہ کھول کر 'آ....' آواز نکالتے ہوئے منہ سے سانس خارج کریں۔ سانس ختم ہوتے ہی یہی عمل بار بار کریں۔ کم سے کم دس مرتبہ ایسا کریں۔

۲۔ تن کر بیٹھیں۔ گہری سانس لے کر اپنا منہ بند کرکے 'مم....' ایسی آواز منہ سے نکالتے ہوئے ناک کے راستے سانس خارج کریں۔ آپ کے گالوں پر کپکپاہٹ محسوس ہونی چاہیے۔ کم سے کم دس مرتبہ ایسا کریں۔

۳۔ ایک گہری سانس لے کر منہ سے ایک غبارہ پھلائیں اور اس کا سائز دیکھیں۔ ہر مرتبہ غبارے کا سائز بڑھانے کی کوشش کریں۔

تھوڑی سی تفریح

آواز میں اُتار چڑھاؤ

ذیل میں دیے ہوئے جملے الگ الگ الفاظ پر زور دے کر بولیے۔

''میں تجھ سے آج ملنے والا نہیں۔''

''**میں** تجھ سے آج ملنے والا نہیں۔'' (دوسرا کوئی مل سکتا ہے۔)

''میں **تجھ سے** آج ملنے والا نہیں۔'' (میں کسی اور سے مل سکتا ہوں۔)

''میں تجھ سے **آج** ملنے والا نہیں۔'' (کل پرسوں مل سکتا ہوں۔)

''میں تجھ سے آج **ملنے والا** نہیں۔'' (فون پر بات کرسکتا ہوں۔)

''میں تجھ سے آج ملنے والا **نہیں**۔'' (میرا تجھ سے آج ملنا ناممکن ہے۔)

بحث کیجیے :

- الگ الگ لفظوں پر زور دینے سے کیا جملے کا مطلب تبدیل ہوتا ہے؟
- طلبہ کو سمجھائیں کہ کچھ لفظوں پر زور دے کر تو کچھ لفظوں کو آہستہ پست آواز میں کہنا اس کو آواز کا اُتار چڑھاؤ کہا جاتا ہے۔

۵۔ واقعے کے لحاظ سے آواز میں ہونے والی تبدیلی

ایک طالب علم سامنے آ کر ذیل کے جملے جیسے وہ اپنی حقیقی زندگی میں کہتا ہے اسی طرح سے کہے۔

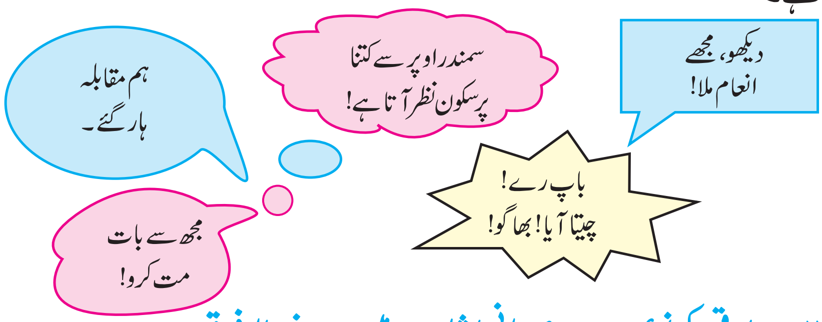

بحث کیجیے :

- کیا ان کی آواز میں جملے کے لحاظ سے کوئی تبدیلی محسوس ہوئی ؟
- کیا آواز میں جوش کم یا زیادہ ہوا؟
- کس سے آپ کوئی جملہ کہہ رہے ہیں، اس سے کوئی فرق پڑتا ہے کیا؟

٦۔ واقعے کی نوعیت سے جسمانی اشاروں میں ہونے والا فرق

ایک طالب علم کو سامنے بلا کر ذیل کا عمل کرنے کے لیے کہیں۔

ا۔ تن کر سیدھا کھڑے رہ کر جسم کی کوئی حرکت نہ کرتے ہوئے صرف آواز میں اُتار چڑھاؤ اور جذبات کا استعمال کر کے ذیل کے جملے کہے -

''آگ لگ گئی ہے، بھاگو۔''

''مجھ سے جھوٹ مت بولو!''

''مجھے تیرا منہ بھی دیکھنا نہیں ہے۔''

''چل، ہم مزے کریں گے۔''

٢۔ اب خوب ہاتھ ہلا ہلا کر اور آواز میں اُتار چڑھاؤ پیدا کر کے ذیل کے جملے کہے -

''آج مجھے بہت سکون محسوس ہو رہا ہے۔''

''میں تیرے دکھ کو سمجھ سکتی ہوں۔ خدا تیرا بھلا کرے۔''

بحث کیجیے :

- کیا بتایا ہوا عملی کام آپ کو غیر فطری / مشکل محسوس ہوتا ہے؟ وجہ بتایئے۔
- کیا کیا جائے کہ وہ عمل فطری / قدرتی محسوس ہوگا؟

غور طلب نکات :

- جذبات، جسمانی حرکات اور آواز کا آپسی تعلق ہوتا ہے۔ نقل کرتے وقت ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔
- جب ہم جوش میں آ کر بولتے ہیں تب آواز قدرتی طور پر بلند ہوتی ہے اور ہم ہاتھ ہلا ہلا کر بولتے ہیں۔ جب ہم دُکھی یا غمگین ہوتے ہیں تب آواز اور جسمانی حرکات میں سکون (پژمردگی) ہوتا ہے۔

۷۔ ڈرامے کے کردار کا شخصی خاکہ :

ذرا غور کیجیے -

- بچوں سے بحث و مباحثہ کیجیے کہ کوئی شخص کس طرز کا لباس پہنتا ہے، کیسے چلتا ہے، اُٹھتا بیٹھتا ہے، اس کی بولی کیسی ہے، اس پر سے ہم کو اس شخص کی عمر، ملکیت اور سماجی حالت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ پھر اگر ہم کو کسی خاص شخص کا کردار ڈرامے میں ادا کرنا ہو تب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟
- ڈرامے میں کام کرنے والا ہر شخص کسی بھی طرح کی اداکاری کر رہا ہو، جس شخص کا کردار ادا کرنا ہو اس کی عمر، سماجی و مالی حالت، پیشہ، برتاؤ، اخلاق، تکیہ کلام، اقدار، فکر وغیرہ اُمور کو مدنظر رکھ کر وہ شخص کیسا ہوگا اس کا ایک اسکیچ بناتے ہیں۔ اسے 'شخصی خاکہ' کہتے ہیں۔

- ڈرامے میں کام کرتے وقت/ لکھتے وقت شخصی خاکے کے مطابق زبان، مکالمہ، لباس ہونا چاہیے۔ اس پر خاص توجہ دی جاتی ہے۔
- ہم شخصی خاکے پر جتنا گہرائی سے غور کریں گے اتنا ہی وہ شخصی خاکہ سچا/حقیقی محسوس ہوتا ہے اور ڈراما دلچسپ ہوسکتا ہے۔

تھوڑی سی تفریح

طلبہ کو ذیل میں دیے ہوئے کردار ادا کرنے کے لیے کہیں۔ جس شخص کا کردار ادا کرنا ہے اس کی آواز، زبان اور جسمانی اشارات پر غور کر کے اس کی نقل کروائیں۔ صرف پانچ جملے بولنے کے لیے کہیں۔ (۱) ضعیف خاتون، غریب کھیت مزدور عورت (۲) کالج میں سیکھنے والا نوجوان (۳) اُدھیر عمر کا ڈاکٹر (۴) گھریلو استعمال کا سامان بیچنے والی عورت (۵) ایک مقبول فلم کا اداکار۔

۸۔ چھوٹے ڈرامے قائم کرنا:

کسی کہانی یا واقعہ جس میں جدوجہد ہو۔ ⇦	کہانی میں شخصی خاکہ، اس کی زبان، آواز، جسمانی زبان، پوشاک۔ ⇦	شخصی خاکے کو آراستہ کرنے والے فنکار کے مکالمے۔

کوئی دلچسپ چھوٹا ڈراما بنانے کے لیے اوپر کی کہانی پر غور کریں۔

۱۔ طلبہ کے گروہ بنائیے۔
۲۔ معلم ہر گروہ کو ایک عنوان دے۔
۳۔ ہر گروہ اس عنوان پر غور کر کے ایسی ہی کوئی کہانی / واقعہ پر غور کرے جس میں جدوجہد ہو۔ اس میں کردار طے کیجیے اور پھر ان کے مطابق مکالمے تیار کیجیے۔
۴۔ ہر کسی کو کوئی ایک کردار ادا کرنے کا موقع ملے اس بات پر خصوصی توجہ دیں۔
۵۔ حتی الامکان اپنے سالانہ گیدرنگ یا کسی پروگرام میں یہ ڈراما پیش کیجیے۔

مثال کے طور پر کچھ عنوانات:

۱۔ کسی شخص کی یا کسی چیز کی راہ دیکھنا (مثلاً کسان بارش کی راہ دیکھتا ہے، ماں لڑکی کی راہ دیکھتی ہے، دولوگ بس کی راہ دیکھتے ہیں وغیرہ)
۲۔ غلط فہمی ہونا (مثلاً ایک ہی نام کے دو شخص ہونے کی وجہ سے یا گھڑی درمیان ہی میں بند ہونے کی وجہ سے غلط فہمی ہونا)
۳۔ واپس آنا (مثلاً بیرون ملک سے بھارت واپس آنا، گم ہوجانے والے لڑکے کا واپس گھر آنا وغیرہ)
۴۔ پچھتانا (محنت نہ کرنے پر، غیر مہذب طور پر بولنے پر، دیر ہوجانے پر پچھتانا وغیرہ)

یہ عنوانات صرف مثال کے طور پر دیے ہوئے ہیں۔ اساتذہ اور طلبہ مل کر خود اپنے تصوّر سے بھی عنوان طے کر سکتے ہیں۔ 'کوئی بھی ڈراما تیار کرنا' یہ طویل عرصہ چلنے والا عمل ہوتا ہے۔ اسے مقررہ وقت میں کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس کے لیے اسکولی اوقات کے علاوہ وقت کا استعمال کیجیے۔ طلبہ کو سبق میں دیے ہوئے تصور کو اچھی طرح سمجھانے کے لیے سرگرمی لیتے رہنا بہت اہم ہے۔

رقص :

روزمرہ زندگی میں ہم کئی کام کرتے رہتے ہیں جیسے چلنا، کسی چیز کی جانب اُنگلی سے اشارہ کرنا، کسی کو بلانا، انکار کرنا، دروازہ بند کرنا وغیرہ۔ اس میں اور رقص میں کی جانے والی حرکات میں کیا فرق ہوتا ہے؟

آپ نے کسی گیدرنگ میں یا ٹی وی پر مختلف قسم کے رقص دیکھے ہوں گے۔ اوپر مذکورہ روزمرہ کے افعال آپ اپنے دیکھے ہوئے رقص کے مطابق کر کے دیکھیے۔

بحث کیجیے:

- کیا ہماری عام حرکات رقص کی حرکات جیسی ہی لچکیلی ہوتی ہیں؟
- کیا ہم اپنی روزمرہ حرکات لَے سرتال پر کرتے ہیں؟
- کیا ہم اپنی روزمرہ حرکات مربوط، ترتیب وار طریقے سے کرتے ہیں؟

۹۔ رقص یعنی کیا؟

رقص فنونِ لطیفہ کی ایک قسم ہے جس میں قصداً منتخب کی گئی خوبصورت حرکات بالترتیب اور سرتال کے ساتھ کسی خیال کو ظاہر کرنے کے لیے کی جاتی ہیں۔ اکثر اوقات رقص کو موسیقی کے ساتھ مربوط کیا جاتا ہے۔ جس رقص کا کوئی مقصد نہ ہو یا اس سے کوئی اظہار نہ ہو تو وہ ورزش کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

آئیے، یہ کر کے دیکھیں۔

۱۰۔ رقص کی حرکات

ہمارے جسم کی حرکات کے ذریعے ذیل میں بیان کی ہوئی باتوں سے کوئی ایک رقص کس طرح پیش کریں گے، کیا آپ اس پر غور کر سکتے ہیں؟ آپ جو مناسب سمجھتے ہیں ویسا کوئی ایک رقص کیجیے۔ جن طلبہ کی خواہش ہو وہ جماعت کے سامنے یہ رقص پیش کریں۔

۱۔ بلّی، سانپ، شیر، انسان وغیرہ حیوانات کی حرکات

۲۔ ندی، درخت، گاڑی، طوفان وغیرہ

۳۔ رُکنا، لڑنا، غور کرنا وغیرہ افعال

۱۱۔ رقص میں تاثرات

چہرے کے تاثرات، جسمانی ہیئت اور جو موسیقی مناسب سمجھتے ہیں اسے استعمال کر کے ایک رقص پیش کیجیے۔ اس کے ذریعے ذیل میں بتائے ہوئے انسانی جذبات کا اظہار ہونا چاہیے۔ آپ کسی ایک قسم کے رقص کا استعمال کر سکتے ہیں۔ جن طلبہ کی خواہش ہو وہ جماعت کے سامنے رقص کی ان قسموں کو پیش کر سکتے ہیں۔

(۱) غصہ (۲) خوشی (۳) خوف (۴) ہمدردی (۵) نفرت

غور طلب نکات :

- چہرے کے تاثرات اور لَے کے ساتھ جسمانی حرکات یہ رقص کے دو اہم جز ہیں۔
- ان کا مناسب استعمال کر کے رقاص/ رقاصہ مطلوبہ مضمون ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔

رقص کا مظاہرہ :

تاثرات اور لَے کے ساتھ جسمانی حرکات کی ایک خوبصورت ترتیب طے کر کے رقص کرنے کو رقص کا مظاہرہ کہتے ہیں۔ یہ رقص ناظرین کو کیسا دِکھائی دے گا اور ان کے دل میں کیا تاثر پیدا ہوگا اس کا خیال بھی رقص کے مظاہرے میں رکھا جاتا ہے۔ جو شخص رقص کا مظاہرہ کرتا ہے اس کو رقاص کہتے ہیں۔ موسیقی، گیت کے بول، تاثر کو ذہن میں رکھ کر رقاص رقص کی تشکیل کرتا ہے۔

آیئے، یہ کر کے دیکھیں۔

طلبہ کے گروہ بنایئے۔ ہر گروہ اپنی پسند کی موسیقی یا گیت یا کوئی نظم منتخب کر کے اس کے ترنم پر رقص کے مانند حرکات کر سکتا ہے۔ گروہ کا ہر طالب علم رقص میں حرکات کی ایک ترتیب کا مظاہرہ کرے۔ منتخب کردہ گیت یا گانے پر رقص جماعت کے سامنے پیش کرے۔ ایک گروہ کا رقص شروع ہو تب دیگر گروہ اس کا جائزہ ذیل کے نکات پر غور کرتے ہوئے لیں۔

۱۔ کیا رقص اور گانے کے بول کا تعلق سمجھ میں آیا؟

۲۔ کیا رقص پیش کرنے والے گروہ کے طلبہ میں تال میل تھا؟

۳۔ کیا رقص گانے کے ٹھیکے کے مطابق پیش ہوا؟

۴۔ کیا رقص کی حرکات میں بار بار وہی عمل دہرایا گیا؟

۵۔ کیا رقص میں کچھ انوکھا پن نظر آیا؟

۶۔ کیا رقص بہترین تھا؟

۷۔ کیا رقص نتیجہ خیز تھا؟

۸۔ کیا رقص سے مناسب خیال ناظرین تک پہنچا؟ آپ کا کیا خیال ہے؟

بھارتی رقص کی قسمیں

موسیقی کی طرح ہی رقص کی جماعت بندی شاستری، لوک ناچ، فلمی گیت پر آزاد رقص وغیرہ رقص کی قسموں میں کی جاتی ہے۔

شاستری رقص :

فن ڈراما میں ذکر کردہ اُصولوں پر پوری طرح عمل پیرا ہونے والے رقص کی قسموں کو ہی بھارتی شاستری رقص کا درجہ دیا جاتا ہے۔ پرانے زمانے میں اس میں زیادہ تر پُرانوں کی روایتی کہانیوں کو مرکز بنایا جاتا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شاستری رقص میں سماجی بیداری اور اس کے اظہار کو شامل کیا گیا۔ بھارت میں شاستری رقص کی آٹھ قسمیں ہیں۔

بھرت ناٹیم :

رقص کی یہ قسم تقریباً ۲۰۰۰ برس قدیم ہے۔ رقص کی اس قسم کے بارے میں بھرت منی کے ناٹیہ شاستر میں ذکر ملتا ہے۔ ہندو دھرم میں کہانی اور روحانی علم کے سہارے بھرت ناٹیم پیش ہوتا ہے۔

کتھک :

کتھا (کہانی) لفظ سے کتھک بنا ہے جس کا مطلب کتھا بیان کرنے کا فن۔ رقص کی اس قسم کی ابتدا شمالی بھارت میں ہوئی۔

کُچی پُڑی :

رقص کی اس قسم کی ابتدا آندھرا پردیش میں ہوئی۔ شری سدھیندر یوگی اس ویشنوی شاعر نے رقص کی اس قسم کے فروغ میں بیش بہا تعاون کیا ہے۔

اُڈیسی :

بھوبنیشور کے قریب دوسری صدی ق ۔م میں گپھاؤں میں بھی رقص کی اس قسم کے ثبوت ملتے ہیں۔ اُڈیسی رقص خاص طور پر رقاصہ پیش کرتی تھی۔ مختلف دیوتاؤں سے منسلک پُران کتھا کو اس رقص کے ذریعے پیش کیا جاتا تھا۔

ستریہ :

ستریہ رقص - ڈراما کی قسم کی ابتدا پندرھویں صدی میں آسام میں ہوئی۔ اس زمانے کے عالم شریمنت شنکر دیو کو اس رقص کی ایجاد کا اعزاز جاتا ہے۔ ویشنو کے مٹھ (ستّرا) کے ذریعے اس رقص کی قسم کو عروج حاصل ہوا اس لیے اس رقص کو ستریہ کہا جاتا ہے۔

منی پوری :

منی پور کے مقام پر اس رقص کی ابتدا ہوئی۔ منی پوری ایک اجتماعی رقص کی قسم ہے۔ اکثر رادھا کرشن کی کہانی پر منحصر پیش کش کی جاتی ہے۔

موہنی اُٹّم :

بھگوان وشنو کے موہنی اوتار کے نام سے رقص کی یہ قسم کیرلا میں شروع ہوئی۔ اس رقص میں حرکات بہت ہی نزاکت سے آہستہ آہستہ طریقے سے ہوتی ہیں۔ اس رقص کو صرف عورتیں پیش کرتی ہیں۔

کتھ کلی/کتھکلی :

کتھ کلی (کتھا + کلی = پیش کرنا) یہ ایک رقص - ڈراما کی قسم ہے۔ اس رقص میں فنکاروں کی پوشاک، چہرے پر رنگ برنگا میک اَپ (سجاوٹ) اور مکھوٹے، مکھوٹوں کی وجہ سے یہ رقص بہت دیدہ زیب لگتا ہے۔ یہ رقص زیادہ تر مرد فنکار پیش کرتے ہیں۔ جنوبی بھارت میں کتھکلی رقص پر کلری پایٹّو مارشل آرٹ کا بہت زیادہ اثر دِکھائی دیتا ہے۔

لوک ناچ :

لوک سنگیت کی طرح لوک ناچ کا مطلب لوگوں کا اکٹھا ہو کر رقص کرنا ہے۔ مخصوص گروہ کے لوگوں کا خاص موقع پر اکٹھا ہو کر اجتماعی رقص۔ بھارت میں پائے جانے والے تنوّع کی وجہ سے لوک ناچ کی مضبوط روایت یہاں ہر طرف دِکھائی دیتی ہے۔ مختلف ریاستوں میں لوک ناچ کے طرز میں بہت زیادہ تنوع پایا جاتا ہے۔

ڈانڈیا، گربا، بھانگڑا، لاوَنی، گھمار، کولی ناچ ایسے بہت سارے لوک ناچ کی قسمیں ہمارے یہاں پائی جاتی ہیں۔ بھارت میں ادی باسی گروہوں کی تہذیب میں بھی روایتی رقص کا خاص مقام ہے۔ مہاراشٹر کے پہاڑی علاقوں میں ادی باسی لوگ بھوپلا (کدّو) سے بنائے ہوئے ایک ساز 'تارپا' کی لَے پر روایتی رقص کرتے ہیں۔ اس رقص کو 'تارپا رقص' کہتے ہیں۔

فلمی گیت پر آزاد رقص :

ہمیں ملکی اور غیر ملکی مختلف قسموں کے رقص کا امتزاج فلمی رقص میں دیکھنے کو ملتا ہے۔ فلمی گیتوں کے رقص اکثر اوقات آزادانہ انداز میں پیش کیے جاتے ہیں۔

رقص کی مختلف قسموں کا مطالعہ :

طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ہر گروہ میں ایک شاستری یا لوک ناچ کی قسم منتخب کیجیے اور اس کے بارے میں معلومات حاصل کر کے جماعت میں اسے پیش کیجیے۔ معلومات حاصل کرتے وقت ذیل کے نکات کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ بھارت کی کس ریاست میں رقص کی اس قسم کی ابتدا ہوئی ؟

۲۔ یہ رقص پیش کرتے وقت کون سی پوشاک یا لباس استعمال کرتے ہیں؟

۳۔ یہ رقص کون سے خاص موقع یا خاص موسم میں کیا جاتا ہے؟

۴۔ رقص کی اس قسم میں مشہور چند افراد کے نام معلوم کیجیے۔ ممکن ہو تو رقص کی اس قسم کی ایک جھلک جماعت میں پیش کیجیے یا اس کے اصل پیشکش کا ویڈیو جماعت کے دیگر طلبہ کو دکھائیے۔

بحث کیجیے:

- ہم ٹی وی اور فلم میں جو رقص دیکھتے ہیں کیا اس پر غور کرتے ہیں؟
- جو رقص ہم نے دیکھا وہ صرف زوردار، جوشیلا تھا یا اس میں خیال کے اظہار کے لیے بامعنی حرکات بھی تھیں؟
- بعض رقصوں میں ورزش جیسی نظر آنے والی حرکات ہوتی ہیں تو بعض حرکات کے تاثر فیملی کے تمام ممبران کے ساتھ دیکھنے کے قابل نہیں ہوتے، کیا اس کی جانب آپ کی توجہ مبذول ہوئی؟ بعض رقص زوردار، بامعنی حرکات سے پُر ہوتے ہیں۔ انھیں دیکھنے سے طبیعت خوش ہوجاتی ہے۔ خیالات بھی بہترین طریقے سے پیش کیے جاتے ہیں۔ ایسے بعض فلمی گیتوں کے رقص کیا آپ بتا سکتے ہیں؟
- کیا آپ ان کا تجزیہ، جانچ، جماعت بندی کرسکتے ہیں؟ کیا ہمیں اپنی دلچسپی اور خوشی کے لیے رقص دیکھنے کی اہمیت محسوس ہوتی ہے؟

موسیقی

۱۔ آواز : آئیے، اپنے اردگرد کی آوازوں کا مشاہدہ کریں۔

اپنی بیاض میں اپنی روزمرہ زندگی میں سنائی دینے والی آوازوں کی جہاں تک ممکن ہو طویل فہرست بنائیے۔ پرندوں کی چہچہاہٹ، گاڑی کے ہارن، انسانوں کی آواز، ریل گاڑی کی آواز وغیرہ۔

بحث کیجیے:

۱۔ دیا گیا عملی کام کرنے میں آسان تھا یا مشکل؟ کیوں؟

۲۔ کیا آپ فہرست میں دی ہوئی آوازوں کی جماعت بندی مثلاً سریلی اور کرخت میں، کرسکیں گے؟

۲۔ ناد :

کچھ آوازیں سریلی ہوتی ہیں تو کچھ کرخت ہوتی ہے۔ سریلی آواز کو 'ناد' کہا جاتا ہے۔ کسی گاڑی کو بریک لگنے سے پیدا ہونے والی آواز، لوگوں کا شور وغل سریلی آواز نہیں ہوتی۔ اس لیے وہ 'ناد' نہیں ہے۔ آپ نے جو فہرست بنائی ہے اس میں کون سی آوازیں ناد ہیں؟ کیا آپ انھیں پہچان سکتے ہیں؟

۳۔ سُر :

قائم رہنے والی اور سریلی آواز موسیقی میں استعمال ہوتی ہے۔ موسیقی میں استعمال ہونے والے 'ناد' کو سُر کہتے ہیں۔ **'سُر' کی زنجیر کو یا خاص ترکیب کو سُر کا ملاپ یا چال کہتے ہیں۔** چال کی طرح سروں میں اور اس کی وجہ سے آواز میں فرق ہوتا ہے۔

ہم سب لوگ روزانہ راشٹر گیت گاتے ہیں۔ راشٹر گیت کے آخر کا مصرع یاد کیجیے۔ 'جیہ جیہ جیہ جیہ ہے۔' جب آپ یہ آخری مصرعہ گاتے ہیں تب ہر 'جیہ' کہتے وقت کیا آپ کو کوئی فرق سمجھ میں آتا ہے؟ لفظ وہی ہوتا ہے پھر تبدیلی کیسے ہوتی ہے؟ کیا آواز چھوٹی بڑی ہوتی ہے؟

ہم راشٹر گیت کتنی بھی بلند آواز میں یا کتنی ہی پست آواز میں گائیں، آخری مصرعے میں ہر 'جیہ' مختلف محسوس ہوتا ہے۔ یہ فرق ہر ایک جیہ کہتے وقت اس کا 'سُر' مختلف ہونے کی وجہ سے سمجھ میں آتا ہے۔ 'سُر' موسیقی کی بنیادی اکائی یا جز ہے۔ راشٹر گیت کے آخری مصرعے میں ہر 'جیہ' کا سُر اس سے قبل کے 'جیہ' سے اوپر چڑھتا ہے۔

- کانچ کے برتنوں/ گلاسوں میں الگ الگ مقدار میں پانی بھریے۔ ہر برتن پر چمچے سے آہستہ سے مار کر دیکھیے کہ نکلنے والی آواز 'سُر' سن کر طلبہ کو نیچے سُر سے اونچے سُر تک ترتیب سے سن سکیں۔ اس طرح برتن کو ترتیب دیجیے۔

بحث کیجیے :

ماں اور باپ دونوں وہی جملے کہیں تب ان کے سُر (آواز) میں فرق سمجھ میں آتا ہے۔

۴۔ ٹھیکہ/ تال :

جماعت میں کوئی جوشیلا گانا گائیے اور اس کے مطابق آپ کیسی تالی بجاتے ہیں، پیر کیسے ہلاتے ہیں، اس جانب توجہ دیجیے۔ اب کوئی آہستہ گانا گائیے اور دوبارہ مشاہدہ کیجیے۔ جس تعدد سے آپ تالی بجائے اسے ٹھیکہ کہتے ہیں۔ ٹھیکے کو تال بھی کہتے ہیں۔ گنپتی کے جلوس میں بجنے والا ڈھول یاد کریں تو آپ کو 'ٹھیکہ' کی اصطلاح زیادہ واضح طور پر سمجھ میں آجائے گی۔

بحث کیجیے :

۱۔ تالی بجانا/ پیر پٹکنا جیسے عمل ان کے مقررہ وقت کے بعد بھی دہرائے گئے؟

۲۔ کیا دونوں گانوں میں بجائی جانے والی تالیوں کے دہرانے میں فرق تھا؟

۵۔ لَے :

'ٹھیکہ' کی رفتار کو 'لَے' کہتے ہیں۔ کوئی بھی سُر کا میل یا چال ہو یہ سُر، تال اور لَے سے مل کر بنتا ہے۔ میل میں جیسی لے ہوتی ہے ویسی ہی فطرت میں بھی لَے ہوتی ہے۔ معین وقت کے بعد رات ختم ہو کر دن ہوتا ہے اور پھر دن ختم ہو کر رات ہوتی ہے۔ متعین وقت کے بعد موسم بدلتا ہے۔ اس طرح فطرت کا چکر جاری رہتا ہے۔

البتہ موسم کی آمد جلد یا دیر سے ہو تو ہم کہتے ہیں کہ فطرت کی لَے بگڑ گئی ہے۔ ہمارے دل کی دھڑکن بھی ایک مقررہ رفتار سے ہوتی ہے۔ اسے ہم دل کی دھڑکن کی لَے کہتے ہیں۔ ریل کی آواز کی بھی ایک لَے ہوتی ہے۔

تھوڑی سی تفریح

لَے والی آواز تلاش کرنا : اپنے اردگرد ایسی آواز تلاش کیجیے جن کی اپنی ذاتی لَے ہو۔

مختلف لے میں ٹھیکے بجا کر نیا آہنگ پیدا کرنا : طلبہ کے گروہ بنائیے۔ ہر ایک سے ایک خاص آواز پیدا کرنے کے لیے کہیے۔ مثلاً کمپاس بکس پر پین سے پیدا ہونے والی آواز، ٹیبل پر تھاپ مار کر پیدا ہونے والی آواز، چٹکی بجا کر پیدا ہونے والی آواز، تالی بجا کر پیدا ہونے والی آواز۔ ہر طالب علم خود طے کرے کہ کون سی آواز اسے پسند آئی۔ اسی لَے میں ٹھیکے کی نوعیت پیدا کر کے اجتماعی طور پر کوئی نیا آہنگ پیدا کرنے کی کوشش کیجیے۔

۶۔ موسیقی یعنی کیا؟

गीतं वाद्यं तथा नृत्यं त्रयं संगीतमुच्यते।।

مذکورہ بالا شلوک کے مطابق گیت، ساز اور رقص ان فنون سے مل کر موسیقی کا فن بنتا ہے۔ موسیقی میں سُر، تال اور لے کے درمیان ربط پیدا کیا جاتا ہے۔ سُر، تال اور لے یہ تینوں موسیقی کے بنیادی اجزا ہیں۔

۷۔ موسیقی میں اثر آفرینی :

۱۔ کوئی جوشیلا گانا سن کر کیا آپ کی طبیعت رقص کرنے کی ہوتی ہے؟

۲۔ حب الوطنی کے گیت سن کر کیا آپ کو فخر محسوس ہوتا ہے؟

۳۔ اُداس اور غمگین گانے سن کر کیا آپ بھی ایک طرح کی اُداسی محسوس کرتے ہیں؟

۴۔ لوری سن کر کیا آپ سکون محسوس کرتے ہیں؟

موسیقی میں سامعین کے جذبات کی تسکین کرنے کی قوت ہوتی ہے۔ ڈراما کی طرح ہی گویا / سازندہ فنکار جتنی لگاؤ اور ایمانداری سے ان کے جذبات سامعین تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اتنے ہی وہ سامعین کے دل کو چھوتے ہیں۔ اس طرح کی موسیقی **'جذبات سے پُر موسیقی'** سمجھی جاتی ہے۔

بحث کیجیے:

۱۔ مختلف قسم کے گیت سن کر اپنے اندر جو جذبات پیدا ہوتے ہیں وہ واقعتاً کیوں پیدا ہوتے ہیں؟ لفظ سے چال (سر) سے یا ٹھیکے سے؟ یا سب اکٹھا مل کر؟

۲۔ مزاح کے طور پر کچھ گانوں کی چال، ٹھیکے یا لفظ بدل کر دیکھیے۔ کیا سمجھ میں آتا ہے؟

۸۔ ساز موسیقی :

آپ کے پسندیدہ کارٹون کی حرکات کے پس پردہ بجنے والی موسیقی کو یاد کیجیے۔ ۱۵/ اگست اور ۲۶/ جنوری کو پریڈ کرتے وقت بجنے والی موسیقی یاد کیجیے۔ اس میں صرف سُر ہوتا ہے، الفاظ نہیں ہوتے یا انسانی آواز نہیں ہوتی۔ پھر بھی اس کے سننے سے حب الوطنی کا جذبہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔ موسیقی میں صرف الفاظ کے ذریعے ہی جذبات کو تقویت نہیں پہنچتی۔ جس موسیقی میں کوئی بھی لفظ نہیں ہوتا اور جو صرف ایک یا کئی ساز (مثلاً طبلہ، پیٹی، ستار، سنتور وغیرہ) بجا کر پیدا کی جاتی ہے اسے ساز موسیقی کہتے ہیں۔ پنڈت ہری پرشاد چورسیا، ڈاکٹر این راجم، پنڈت روی شنکر، پنڈت شیو کمار شرما، استاد ذاکر حسین جیسے کئی فنکار صرف ساز موسیقی کے لیے مشہور ہیں۔

۹۔ سازوں کی قسمیں

بھارت میں عام طور پر بجائے جانے والے بعض سازوں کے نام ذیل میں دیے ہوئے ہیں۔

تال ساز	ضربی ساز	پھونک کر بجائے جانے والے ساز (دم ساز)
طبلہ، ڈھول، دف، پکھواز، تاشا، مردنگ وغیرہ	ستار، تنبورا، وائیولن، سارنگی، سنتور وغیرہ	بانسری، بگل، تُتاری، شہنائی وغیرہ

تھوڑی تفریح کریں

طلبہ کے گروہ بنائیے۔ دی ہوئی سازوں کی فہرست سے کوئی بھی ایک ساز منتخب کیجیے۔ اس کے بارے میں ذیل کے نکات کی مدد سے معلومات جمع کر کے پیشکش کیجیے۔

۱۔ ساز کی قسم

۲۔ اس کا فوٹو یا تصویر

۳۔ ساز سے آواز کس طرح پیدا ہوتی ہے اس کے بارے میں معلومات

۴۔ یہ ساز بجانے والے عوامی طور پر مقبول چند فنکاروں کے نام

۵۔ کوئی فلمی گیت/ لوک گیت جس میں یہ ساز بجایا گیا ہے۔

۱۰۔ موسیقی کے بغیر زندگی

تصور کیجیے کہ ایک دن آپ کی زندگی سے تمام موسیقی غائب ہو جائے تو کیا ہوگا؟ اسکول میں دعا، جماعت میں گائے جانے والے گیت، موبائل کے الارم کے گانے، رنگ ٹون، دروازے کی بیل سے بجنے والی موسیقی، ویڈیو یا ٹی وی پر بجنے والے گانے وغیرہ سب بند ہو جائیں تو اس سے کیا نتیجہ برآمد ہوگا؟

۱۱۔ بھارتی موسیقی کی قسمیں

بھارت میں بہت بڑے پیمانے پر مذہبی، جغرافیائی، لسانی، تہذیبی و ثقافتی تنوع پایا جاتا ہے۔ یہی تنوع ہمیں بھارتی موسیقی میں بھی دِکھائی دیتا ہے۔ ذیل میں بعض اہم موسیقی کی قسموں کے بارے میں معلومات دی ہوئی ہے۔

بھارتی شاستری موسیقی :

شاستری موسیقی میں زبانی موسیقی اور ساز موسیقی کا شمار ہوتا ہے۔ شاستری موسیقی میں متعین اجزا کی ترتیب کی ساخت اور اُصولوں کے حدود میں رہ کر موسیقی پیدا کی جاتی ہے۔ 'راگ' اور 'تال' شاستری موسیقی کے دو بنیادی اجزا ہیں۔ ہر راگ کا اپنا اصول ہوتا ہے۔ اس میں بعض مقررہ سُروں کا استعمال مقررہ طریقے سے کرتے ہیں۔ ہر تال میں بھی اس کے اپنے اصول ہیں۔ بھارتی شاستری موسیقی کو 'شمالی بھارتی موسیقی' اور 'جنوبی بھارتی موسیقی' میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پنڈت بھیم سین جوشی، پنڈت کمار گندھرو، گان سرسوتی کشور تائی، امونکر، بیگم اختر جیسے کئی شاستری موسیقی گویّے بھارت میں مشہور ہوئے۔ اسی طرح کئی شاستری صرف موسیقار کے طور پر مشہور ہوئے۔

۱۔ حتی الامکان لوک سنگیت کے نمونے طلبہ کو سننے/ دکھانے کا انتظام کریں۔
۲۔ طلبہ کسی موسیقی کے پروگرام میں گئے ہوں تو اس تجربے پر بحث کیجیے۔

لوک سنگیت یا عوامی موسیقی :

لوک سنگیت یعنی لوگوں کی موسیقی۔ لوک سنگیت کی ابتدا لوگوں کے رواج اور تہذیب سے ہوئی اور نسل در نسل منتقل ہوتے ہوئے یہاں تک آئی۔ ایک اور امر واضح ہے کہ بھارت کے جغرافیائی حالات کے مطابق لوک سنگیت تبدیل ہوتے گئے ہیں۔

مہاراشٹر میں عوامی مقبول لوک سنگیت -

- **پوواڑا:**

پوواڑا ایک رزمیہ گیت ہوتا ہے۔ اس کا اہم مقصد تاریخی واقعات کو بیان کر کے لوگوں کو جوش دلانا ہوتا ہے۔ پوواڑا لکھنے والے اور پیش کرنے والے فنکاروں کو شاعر، بھٹ یا مغنی کہتے ہیں۔ چھترپتی شیواجی مہاراج کی بہادری کو بیان کرنے والے پوواڑے مہاراشٹر میں بہت مشہور ہیں۔ پوواڑا پیش کرتے وقت دف، تنتنے، تال وغیرہ ساز استعمال کیے جاتے ہیں۔

- **ابھنگ:**

گیت کی اس قسم میں بھکتی کا اظہار ہوتا ہے۔ مثلاً سنت تکارام کے ابھنگ میں وِٹھل کی تعریف کی گئی ہے۔ اسی طرح زندگی سے متعلق فلسفے بیان کرنے والے کئی ابھنگ مشہور ہیں۔ ابھنگ پیش کرتے وقت طبلہ، پیٹی، تال، مردنگ سازوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

- **کیرتن:**

کیرتن یعنی کیرتی (شہرت) بیان کرنا، سننا، کسی تصور یا کہانی کو بیان کرنا۔ کیرتن کرنے والے فنکار کو کرتن کار کہتے ہیں۔ کیرتن کا مقصد اچھی عادتیں، اخلاق، اچھے خیالات لوگوں میں پیدا کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً گاڈگے بابا نے عوامی صفائی سے متعلق کیرتن پیش کیے۔ کیرتن میں پیٹی، تال، چمٹا، مردنگ، طبلہ جیسے سازوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

- **بھاروڈ:**

موسیقی کی اس قسم کو سنت ایکناتھ نے مشہور کیا۔ کیرتن کے جیسے بھاروڈ میں بھی موسیقی کا استعمال کر کے کہانی کہی جاتی ہے لیکن بھاروڈ کو گروہ میں پیش کیا جاتا ہے۔ سماج میں بیداری پیدا کرنا بھاروڈ کا اصل مقصد ہے۔

- **جاگرن-گوندھل**

دیوی کے لیے گوندھل اور کھنڈے راؤ کے لیے جاگرن گانے کی رسم ہے۔ ان دونوں قسموں میں موسیقی اور ساز استعمال کیے جاتے ہیں۔

- **بھجن:**

یہ کسی بھی مذہبی یا روحانی گانے کو دیا گیا نام ہے۔ پُران کے تصورات، سادھوسنتوں کی تعلیمات بھجن کا مرکز ہوتے ہیں۔ اس میں بھی تال، طبلہ، پیٹی، مردنگ جیسے ساز استعمال کیے جاتے ہیں۔

- **لاوَنی:**

یہ ایک روایتی گیت اور رقص کی قسم ہے جو ڈھولکی کی تھاپ پر پیش کی جاتی ہے۔ لاوَنی کا جوشیلا ٹھیکا اس کی خصوصیت ہے۔ ڈھولکی اور پیٹی کا استعمال خاص طور پر لاوَنی پیش کرتے وقت کیا جاتا ہے۔

- **قوالی:**

یہ صوفی بھکتی پر منحصر موسیقی کی قسم ہے۔ قوالی اجتماعی گیت کی قسم ہے۔ اس میں ایک خاص ٹھیکہ ہوتا ہے۔ قوالی پیش کرتے وقت ایک خاص طریقے سے تالی بجانے کا طریقہ ہے۔

- **مقبول فلمی موسیقی :**

فلمی موسیقی میں ہمیں ہر قسم کی موسیقی کی جھلک ملتی ہے لیکن کسی ایک قسم پر یہ موسیقی منحصر نہیں ہوتی۔ شاستری اور عوامی موسیقی سے کئی باتیں فلمی موسیقی میں لی گئی ہیں۔

- **ڈرامائی موسیقی :**

مہاراشٹر میں ڈرامے میں موسیقی کے استعمال کا بہت قدیم رواج رہا ہے۔ ڈراموں میں ایکٹر/ ایکٹریس کے زبانی مکالموں کے ساتھ گانوں میں بھی اپنے جذبات اور خیالات کو ظاہر کرنے کے لیے موسیقی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈراموں میں پیش کی جانے والی موسیقی کو ڈرامائی موسیقی کہتے ہیں۔ ڈرامائی موسیقی میں گانے کو 'پد' کہا جاتا ہے۔ ڈرامائی موسیقی اکثر شاستر موسیقی پر مبنی ہوتی ہے۔ بال گندھرو، ماسٹر دیناناتھ منگیشکر، پنڈت وسنت راؤ دیشپانڈے، پنڈت جتیندر ابھیشیکی جیسے کئی بڑے ڈراما موسیقار مہاراشٹر میں مشہور ہوئے۔ اسی طرح شیلدار خاندان نے بھی ڈراما موسیقی کے فروغ میں بڑا قیمتی تعاون پیش کیا ہے۔

- **غزل :**

غزل موسیقی میں الفاظ کی بڑی اہمیت ہے۔ لفظوں کی خوبصورتی زیادہ واضح کرنے کے مقصد سے قافیہ بندی کی جاتی ہے۔ غزل شاعری کی قسم کی ایک مقررہ ساخت ہے اور اسی کے مطابق یعنی غزل کی بحروں میں لکھی جاتی ہے۔ غزل کا مضمون مختلف حصوں میں منقسم ہوتا ہے۔ قدیم زمانے میں غزل فارسی یا اُردو میں کہی جاتی تھی لیکن اب غزل ہندی، مراٹھی جیسی کئی زبانوں میں بھی کہی جانے لگی ہے۔

- **موسیقی کی دیگر قسمیں :**

فلمی موسیقی کے علاوہ ایسے فنکار جو فلم میں نہیں ہیں، انھوں نے آزادانہ طور پر موسیقی تخلیق کی ہے اور کسی خاص موسیقی گروپ میں نہ ہوتے ہوئے ایک الگ موسیقی کی قسم ترتیب دی ہے۔

۱۲۔ آیئے، تلاش کریں۔

- آپ کے علاقے میں کون سی قسم کا لوک سنگیت پہلے سے رائج ہے؟
- آپ کے گاؤں/ شہر میں کون سے فنکار مقبول ہیں؟
- کیا آپ کے گاؤں/ شہر میں موسیقی کے عوامی پروگرام ہوتے ہیں؟ ممکن ہو تو کسی ایک پروگرام میں شرکت کیجیے۔

۱۳۔ چال باندھنا

کسی نظم کو جب گانے میں تحویل کرنا ہوتا ہے تب نظم پر چال باندھی جاتی ہے۔ چال باندھتے وقت موسیقار اس نظم کا خیال، الفاظ کی ترتیب، نظم میں استعمال ہوئی زبان کس جغرافیائی علاقے کی ہے، اس کے مطابق موسیقی کی قسم طے کر کے چال باندھی جاتی ہے۔ ایک مرتبہ چال طے ہو جانے کے بعد اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ اس گانے کو پیش کرنے کے لیے کون سے ساز استعمال کیے جائیں۔

فلم میں گانے کو چال دیتے وقت کبھی کبھی پہلے چال باندھ کر بعد میں اس کے لحاظ سے نظم لکھی جاتی ہے۔ فلم میں گانے کی چال باندھتے وقت اس گانے میں ممکنہ مقامات، موقع، اس کے کردار، اس گانے سے سامعین پر کیا تاثر قائم کرنا ہے وغیرہ کئی امور پر غور کیا جاتا ہے۔

۱۴۔ آئیے، اطلاق کریں:

طلبہ کے گروہ بنائیے۔ آپ کی کتاب میں یا کسی بھی نظموں کی کتاب سے ایک نظم منتخب کیجیے۔ اس نظم کا تجزیہ ذیل کے نکات کی مدد سے کیجیے -

۱۔ لفظ کیسے ہیں؟ کیا شاعر نے کوئی جذبہ الفاظ کے ذریعے پیش کرنے کی کوشش کی ہے؟
۲۔ نظم کا موڈ کیسا ہے؟
۳۔ اگر نظم کو گانے میں تحویل کرنا ہو تو اس گانے کے ٹھیکے کا آپ کیسا تصور کریں گے؟
۴۔ گانے کی قسم آپ کی سیکھی ہوئی موسیقی کی قسم میں سے آپ کس کے جیسی چاہتے ہیں؟
۵۔ کیا مذکورہ نکات کو دھیان میں رکھ کر نظم کے ابتدائی چار مصرعوں کے لیے آپ خود چال باندھ سکیں گے؟ یا کسی علیحدہ گانے کی چال اس نظم کو مناسب ہو آپ کو کیسی محسوس ہوتی ہے؟
۶۔ گانے کے لیے آپ کون سا ساز استعمال کریں گے؟
۷۔ ممکن ہو تو گانے کی پیش کش کیجیے۔

قدر پیمائی

کسوٹی	بہت اچھا (بہترین)	مناسب (اطمینان بخش)	نامناسب (غیر اطمینان بخش)	نمبرات
۱۰٪ وِیٹیج				
ڈرامے میں اچھی کارکردگی	شخصی خاکے کی آواز کا اور جسمانی حرکات پر کافی غور کیا گیا۔ ڈرامے میں جدو جہد تھی۔	شخصی خاکے کی آواز اور جسمانی حرکات کے تناسب پر غور کیا گیا۔ ڈرامے میں جدو جہد نہیں تھی۔	شخصی خاکے کی آواز کا اور جسمانی حرکات کا بالکل خیال نہیں کیا گیا۔ ڈرامے میں جدو جہد نہیں تھی۔	
موسیقی	موسیقی میں ٹھیکہ، سروں کا ملاپ اور جذبہ، نظم سے مناسب رکھتا تھا۔ ملاپ خود سے باندھا تھا۔	موسیقی میں ٹھیکہ، سروں کا ملاپ اور جذبہ نظم سے مناسب رکھتا تھا۔	موسیقی میں ٹھیکہ، سروں کا ملاپ اور جذبہ ان میں سے صرف ایک بات نظم سے مربوط تھی۔	
رقص کا مظاہرہ	رقص گانے کی تال کے مطابق تھا۔ رقص کی حرکات، گانے کے الفاظ اور موسیقی سے مربوط تھیں۔ رقاص کے چہرے کے تاثرات بہتر تھے۔	دائیں جانب کے تین میں سے کوئی دو نکات پیشکش میں موجود تھے۔	دائیں جانب کے تین نکات میں سے صرف ایک نکتہ پیشکش میں موجود تھا۔	

پانچوں دوست - سہیلیاں ان کے محبوب مقام پر جمع ہوتے ہیں۔سب صابر اور صابرہ کو تلاش کرتے ہیں۔
جوزف! تو نے ان دونوں کو کہیں دیکھا؟
نہیں راگھو، مجھے ایسا لگتا ہے ثمینہ نے ان کو آخری بار دیکھا تھا۔
انھیں فوراً تلاش کرنا چاہیے۔ مجھے کئی باتوں میں ان کی مدد کی ضرورت ہے۔
ہاں! سچ مچ۔
کہاں تھے دونوں؟
وہ دیکھو! آسمان میں
ہم واپس جارہے تھے۔تم لوگوں سے آخری ملاقات کے لیے آئے ہیں۔
لیکن تم اس طرح نہیں جاسکتے۔ ہماری مدد کون کرے گا؟
تم لوگوں کو اب ہماری ضرورت نہیں ہے۔تمھاری لڑائی اب تمھیں ہی لڑنی ہوگی۔تم اب خود کے بارے میں فکر کرنے لگے ہو۔اب تمھیں تھوڑا باہر کی دنیا کی طرف بھی دیکھنا چاہیے۔ نئے نئے مواقع تمھاری راہ تک رہے ہیں۔تمھاری تلاش کے لیے نیک خواہشات!

حوالہ جات

۱۔ آکرتی - آبھا بھاگوت

۲۔ واچک ابھینے - ڈاکٹر شری رام لاگو

۳۔ کلا سے سیکھنا - جین ساہی، روشنی ساہی

۴۔ شکشا کا واہن: کلا - دیوی پرساد

۵۔ کلے چا اتیہاس - پاٹھیہ پستک منڈل، پونہ

۶۔ ۲۱ ویا شتکاتل جیون کوشلیانور سنشودھن و وکاس - شیامچی آئی فاؤنڈیشن

۷۔ An actor prepares - Constantin Stanislavski

۸۔ Mindset : Key Takeaways, Analysis and Review - Carol Dweck

۹۔ Introduction to Conflict Management : Improving performance using the TKI - Kenneth Wayne Thomas

حوالوں کے لیے ویب سائٹس

1. www.safindia.org
2. http://mahacareermitra.in
3. http://ccrtindia.gov.in/
4. http://ncert.nic.in/ncert/aerc/pdfs/training_resource_materials.pdf
5. https://www.sps186.org/downloads/basic/571702/conflict_management_styles.pdf
6. https://en.wikipedia.org/wiki/Environmental_enrichment
7. https://dweck.socialpsychology.org/
8. https://en.wikipedia.org/wiki/Neuroplasticity
9. http://www.thebetterindia.com/53993/10-indian-folk-art-formssurvived-paintings/

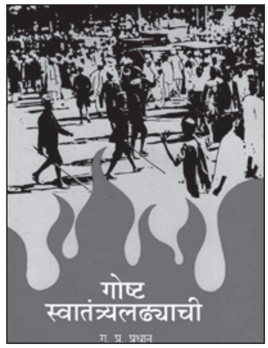

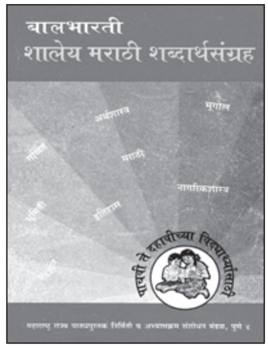

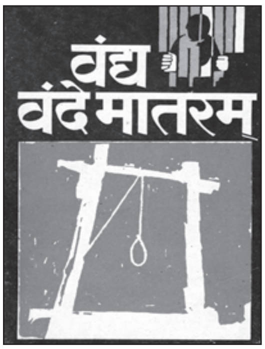

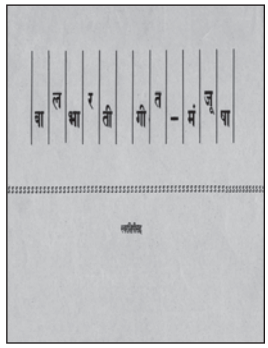

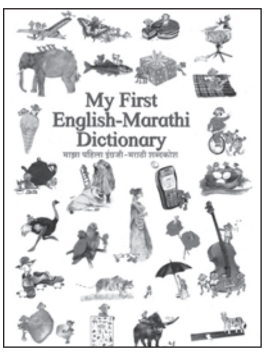

- पाठ्यपुस्तक मंडळाची वैशिष्ट्यपूर्ण पाठ्येत्तर प्रकाशने.
- नामवंत लेखक, कवी, विचारवंत यांच्या साहित्याचा समावेश.
- शालेय स्तरावर पूरक वाचनासाठी उपयुक्त.

पुस्तक मागणीसाठी www.ebalbharati.in, www.balbharati.in संकेत स्थळावर भेट द्या.

साहित्य पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या विभागीय भांडारांमध्ये विक्रीसाठी उपलब्ध आहे.

ebalbharati

विभागीय भांडारे संपर्क क्रमांक : पुणे - ☎ २५६५९४६५, कोल्हापूर- ☎ २४६८५७६, मुंबई (गोरेगाव) - ☎ २८७७१८४२, पनवेल - ☎ २७४६२६४६५, नाशिक - ☎ २३९१५११, औरंगाबाद - ☎ २३३२१७१, नागपूर - ☎ २५४७७१६/२५२३०७८, लातूर - ☎ २२०९३०, अमरावती - ☎ २५३०९६५

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ۔

स्व–विकास व कलारसास्वाद इयत्ता नववी (उर्दू)

₹ 64.00